امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر
مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون
مولانا رضوان احمد ندوی

جلد نمبر 64/74 | مورخہ یکم رشعبان المعظم ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۲رفروری ۲۰۲۴ء روز سوموار | شمارہ نمبر: 07

اس شمارہ میں

- اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
- دینی مسائل، حکایات اھل دل
- خواتین کی دو بنیادی ذمہ داریاں
- مروجہ شادیوں میں غیر اسلامی طریقے
- بہار میں معیاری اسکولی تعلیم
- سچی خوشی کسی کو خوشی دینے میں ملتی ہے
- برصغیر ہندو پاک میں غلام......
- اخبار جہاں، ملی سرگرمیاں، طب وصحت

بین السطور

خوف خدا- گناہوں سے روکنے کی شاہ کلید

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

انسان، انسان ہی ہے فرشتہ نہیں، اس سے خطا کا صدور ہوتا ہے، شیطان معصیت کی طرف اس کی رہنمائی کرتا رہتا ہے، نفس امارہ اسے خواہشات دنیا کی لذتوں اور بازار کی چکا چوند کی طرف کھینچتا رہتا ہے، اس کی فطرت میں خیر وشر کی قوت رکھی گئی ہے، اسی لیے غلبہ کبھی فسق وفجور اور معصیت کا ہو جاتا ہے اور بندہ وہ کر گذرتا ہے، جس سے اللہ رب العزت نے بچنے اور نہ کرنے کا حکم دیا ہے، کبھی یہ معصیت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ آدمی اس پر ڈھیٹ ہو جاتا ہے اور پوری ڈھٹائی کے ساتھ اللہ کی نافرمانی کی دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے، پھر اس کی آنکھ، کان، دل ودماغ پر گناہوں کثافت اس قدر چڑھ جاتی ہے کہ وہاں سے اس کی واپسی ممکن نہیں ہوتی اور جہنم اس کا مقدر بن جاتا ہے۔

معصیت کی اس فطرت اور گناہوں کی لذت سے بچنے میں جو چیز سب سے زیادہ مؤثر ہے وہ خوف خدا ہے، یہ ''ماسٹر کی'' اور شاہ کلید ہے، یہ جب کسی کے دل میں پیدا ہو جائے تو اس کے دل کی دنیا بدل جاتی ہے، اس کے سوچنے کا انداز بدلتا ہے اور اس کی معاشرت، رکھ رکھاؤ، بول چال، اعمال وافعال میں ایسی تبدیلی آتی ہے کہ لوگ کھلی آنکھوں دیکھ کر محسوس کر لیتے ہیں کہ یہ اللہ سے ڈرنے والا انسان ہے، اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں بار بار ڈرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا وہ دو جنت کا مستحق ہوگا، سورۃ اعراف ۵۴ر میں ہے کہ جو لوگ اللہ رب العزت سے ڈرتے ہیں، ان کے لیے ہدایت ورحمت ہے۔ سورۃ بینۃ :۸رمیں ہے کہ اللہ رب العزت کی خوشنودی اس کو حاصل ہے اور وہ اللہ سے خوش ہے جو رب سے ڈرتا ہے، ڈر کی یہ صفت انسان کے اندر معرفت رب کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، اسی لیے اللہ رب العزت کا یہ بھی فرمان ہے کہ علم والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔ (سورۃ فاطر: ۲۸)

اس لیے بندوں کو جنت کی طلب میں خوف خدا کے ساتھ زندگی گذارنی چاہیے تا کہ اس کی آخرت سنور جائے، اللہ رب العزت نے بندوں کو یہ بھی ہدایت دی کہ سنو کم ہنسو، روؤ زیادہ، اس لیے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اس کا یہی تقاضہ ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل فرمایا کرتے تھے کہ خوف خدا نے مجھے کھانے پینے سے روک دیا ہے، اس لیے مجھے اب اس کی خواہش نہیں ہوتی، قیامت کے دن جن سات آدمیوں کو عرش کے سایے میں جگہ ملے گی، ان میں ایک وہ بھی ہوگا جو اللہ رب العزت کے عذاب اور بداعمالی پر وعیدوں کو یاد کر کے دنیا میں رویا کرتا تھا، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دو آنکھیں ایسی ہیں جن کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی، ایک اللہ کے خوف سے دیر رات رونے والی آنکھیں اور دوسری وہ جو سرحد کی نگہبانی کے لیے بیدار رہی ہو، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص کا قول ہے کہ مجھے ایک ہزار دینار صدقہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ اللہ کے خوف سے ایک قطرہ آنسو کا بہنا ہے، حضرت عوف بن عبد اللہ کہا کرتے تھے کہ مجھے یہ روایت پہونچی ہے کہ اللہ کے خوف سے نکلنے والا آنسو جسم کے جس حصے کو لگ جائے اس پر دوزخ کی آگ کو اللہ نے حرام کر دیا ہے، ایک حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری عزت وجلال کی قسم میں اپنے بندے کو دو خوف میں مبتلا نہیں کر سکتا، جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہے گا میں اسے آخرت میں ڈراؤں گا اور جو دنیا میں مجھ سے ڈرے گا اس کو آخرت میں امن وامان اور اطمینان دوں گا، اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

تم ان کافروں سے مت ڈرو اور میرا خوف رکھو اگر تم مؤمن ہو (آل عمران: ۱۷۵) ایمان والوں کی علامت میں سے ایک اللہ کے خوف کو قرار دیا گیا (المومنون: ۵۷) اور حکم ہوا مجھ ہی سے ڈرو۔ (البقرۃ: ۴۰) اور اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے، (آل عمران: ۱۰۲) اور تم ڈرنے کی جس قدر استطاعت رکھتے ہو، اتنا ڈرو۔ ترمذی شریف میں ایک روایت ہے جس کو انہوں نے حسن قرار دیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ سے ڈرنا کسی خاص جگہ یا مکان سے متعلق نہیں ہے بلکہ جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرتے رہو۔ دل کو آباد رکھنے کے لیے اللہ کا خوف ضروری ہے، جس دل میں اللہ کا خوف نہ ہو وہ ویران اور بنجر زمین کی طرح ہے، اسی لیے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ واولیاء عظام کثرت سے رویا کرتے تھے، حضرت آدم اور نوح علیہما السلام کے بارے میں حضرت حسن بصری کا قول ہے کہ وہ تین سو سال تک روتے رہے، حضرت داؤد، حضرت یحیٰ کی گریہ زاری کا بھی یہی حال تھا، اس گریہ زاری کے اثرات ان کے رخسار اور زمین پر بھی پڑا کرتے تھے اور چہرے آنسوؤں کے مسلسل بہنے سے زخمی ہو جایا کرتے تھے، صحابہ کرام کے خوف خدا سے رونے کے واقعات کتابوں میں مرقوم ہیں خصوصا حضرات خلفاء راشدین اپنی تمام تر عظمت کے باوجود اللہ کے خوف سے اس قدر روتے تھے کہ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے، بعض طبیبوں نے اولیاء کرام کو مشورہ دیا کہ آپ کی آنکھیں اچھی ہو سکتی ہیں، اگر آپ رونا چھوڑ دیں، انہوں نے اس مشورہ کو ماننے سے انکار کر دیا، اور فرمایا کہ اس آنکھ میں کوئی خیر نہیں جو نہ روئے، بعض بزرگوں کے بارے میں منقول ہے کہ خوف خدا سے روتے روتے ان کی بینائی چلی گئی، اور بعضوں کی آنکھوں سے آنسو کے بجائے خون بہنے لگا۔

حضرت عائشہؓ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حال نقل کیا ہے کہ آپ راتوں کو بہت گریہ زاری کرتے تھے، ایک رات اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا کہ جب آپ کی اگلی اور پچھلی لغزشوں کو اللہ نے معاف کر دیا ہے، پھر آپ اس قدر کیوں روتے ہیں، ارشاد فرمایا کہ کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

ہر رونا خوف خدا سے نہیں ہوتا کبھی خوشی میں بھی آنسو نکل آتے ہیں، اور کبھی حزن وملال، درد وغم، رنج والم کی وجہ سے بھی رونا آتا ہے، یہ فطری چیز ہے، ان رونے میں سب سے بہترین رونا اللہ کے خوف سے رونا ہے، البتہ یہ رونا دکھلاوے اور لوگوں کے سامنے رقیق القلب کے اظہار کے لیے نہ ہو، کیوں کہ دکھاوے کے لیے رونا اللہ سے قربت کے بجائے بُعد اور دوری پیدا کرتا ہے۔

اللہ کے خوف سے رونا اس لیے بھی ضروری ہے کہ کوئی بھی یقین کے ساتھ اپنی مغفرت اور دخول جنت کے بارے میں مطمئن نہیں ہو سکتا کیوں کہ اس پر مختلف حالتیں طاری ہوتی ہیں اور بعض موقعوں سے وہ معصیت سے خود کو بچا نہیں پاتا، اس لیے بندوں کو اللہ کی پکڑ سے ڈرنا چاہیے، اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ اللہ کی پکڑ سے کوئی بے فکر نہیں ہوتا الا یہ کہ اس کی شامت ہی آ گئی ہو، گناہوں میں ملوث ہونے کے باوجود اگر کسی کو دنیاوی عیش وآرام حاصل ہے اور مرفہ حال ہے تو اس کو خدا کی قربت سمجھنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے، کیوں کہ اللہ رب العزت کا طریقہ ڈھیل دینے کا بھی ہے، بالآخر اللہ کی پکڑ آتی ہے اور یقیناً اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے، اس لیے سوء خاتمہ سے ڈرنا چاہیے، گناہوں پر جری نہیں ہونا چاہیے، عمل میں اخلاص پیدا کرنا چاہیے اور عمل نفاق سے بالکلیہ بچنا چاہیے کہ یہ سوء خاتمہ کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

خوف انسان پر مسلط ہوتا ہی رہتا ہے، وہ رات کی تاریکی میں اپنے سایے سے بھی ڈر جاتا ہے، عورتیں تھوڑی تھوڑی بات پر رونا شروع کر دیتی ہیں، یہاں خوف سے مراد ایسا خوف ہے جو انسان کو گناہوں سے روک دے اور اللہ ورسول کی اطاعت کی طرف راغب کر دے۔

اللہ کا خوف دل میں پیدا ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ آدمی ہر کام اخلاص کے ساتھ کرے، اللہ کی رضا کے استحضار کے ساتھ کرے، غور وفکر اور سمجھ کر قرآن کریم کی تلاوت کیا کرے، اللہ کے نیک بندوں کی سیرت وسوانح کا مطالعہ کیا کرے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ (الانفال: ۲) گناہوں کے ارتکاب سے بچنا چاہیے کیوں کہ گناہ گار کے دل سے اللہ کا خوف نکل جاتا ہے، ان ظالموں اور فاسقوں کے احوال کو پڑھ کر عبرت پکڑنا جن کو اللہ نے ہلاک کر دیا اور وہ شہروں میں جائے پناہ تلاشتے ہی رہے، علماء کے با اثر بیان سننا کہ یہ بھی ''از دل خیزد بر دل ریزد'' کا مصداق بن کر دل کی دنیا بدلنے میں کیمیا اثر ہے، اور سب سے آخری ترکیب یہ ہے کہ رات کی تاریکی اور تنہائی میں گڑگڑا کر اللہ سے اس کی مغفرت اور معرفت طلب کی جائے، اس لیے کہ ساری توفیق اللہ کی جانب سے ہوا کرتی ہے۔ جگر مراد آبادی نے کہا ہے:

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس بات نہیں
فیضان محبت عام سہی عرفان محبت عام نہیں

اچھی باتیں

''بُرے سلوک کا بہترین جواب اچھا سلوک اور جہالت کا بہترین جواب خاموشی ہے ☆ خوبصورت عمل انسان کی شخصیت بدل دیتا ہے اور خوبصورت اخلاق انسان کی زندگی ☆ اچھے لوگ ہمیشہ یاد رہتے ہیں، دلوں میں بھی، لفظوں میں بھی اور دعاؤں میں بھی ☆ میرے پاس وقت نہیں ان لوگوں سے نفرت کرنے کا، جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں، کیوں کہ میں مصروف رہتا ہوں ان لوگوں میں جو مجھ سے محبت کرتے ہیں۔

(حاصل مطالعہ)

بلا تبصرہ

''یہ نہ صرف میرا بلکہ میرے ''آدرشوں اور سدھانتوں'' کا بھی اعزاز ہے، آر ایس ایس میں شامل ہونے کے بعد سے زندگی میں مجھے جو بھی ذمہ داری ملی، اسے اٹھاتے ہوئے اپنے محبوب ملک کے لیے خود سپردگی اور بے غرض خدمت کرنے میں ہی مجھے خوشی ملی، میں ''بھارت رتن'' دینے کے لیے صدر جمہوریہ مرمو اور وزیر اعظم مودی کو قلبی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (لال کرشن اڈوانی، راشٹریہ سہارا ۴رفروری ۲۴ء)

اللہ کی باتیں ـــــ رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

معاف کردیجئے

''اے رسول! آپ عفوودرگذر سے کام لیجئے، بھلائی کا حکم دیجئے اوران نادانوں سے پہلوتہی اختیار کیجئے'' (سورہ اعراف:۱۹۹)

مطلب: دنیا میں دوقسم کے لوگ پائے جاتے ہیں، کچھ وہ لوگ ہیں، جوآپ کے محسن وشفیق ہیں اوردوسرے ایسے لوگ ہیں، جونہ آپ کے ہمدردوخیرخواہ ہیں اورنہ معاشرہ وسماج کے لئے مفید ہیں، بلکہ وہ بدکار، بدخواہ اور بدکردار لوگ ہیں، اس آیت میں اللہ رب العزت نے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوان دونوں طبقوں کے ساتھ اخلاق کریمانہ کا مظاہرہ کرنے اورحسن معاشرت کی ہدات دی ہے کہ جولوگ نیکوکار ہیں، اگران سے کبھی بشری تقاضے کی بنیاد پرغلطیاں سرزد ہوجائیں تو انہیں راہ راست پرلانے کے لئے افہام وتفہیم سے کام لیجئے، اورہاں ان کی جاہلانہ گفتگو کا ہرگز جواب نہ دیجئے، ممکن ہے کہ ہوش آنے پر ان کی عقل ٹھکانے لگ جائے اور پھر وہ اپنی غلطی پرندامت کے آنسو بہائیں، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال واخلاق ہمیشہ اسی سانچے میں ڈھلے رہے جس کا پورا مظاہرہ اس وقت ہوا جب مکہ فتح ہوااورآپ کے جانی دشمن آپ کے قبضہ میں آئے، آپ نے سب کوآزاد کرکے فرمایا کہ تمہارے مظالم کا بدلہ لینا تو کیا ہم تمہیں پچھلے معاملات پرملامت بھی نہیں کریں گے، انتقام کی قدرت اوراستطاعت رکھنے کے باوجود معاف کردینا بہت بلند ہمتی کا کام ہے اوریہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرکے دکھلایا، حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سے اپنا ذاتی انتقام نہیں لیا، الا یہ کہ اس نے خدا کے کسی حکم کوتوڑا تواس کوقانوناً سزا ملی، اس وقت اونچ نیچ اورامیر وغریب میں کوئی فرق نہیں کیا، ایک دفعہ ایک شریف مسلمان عورت سرقہ کے جرم میں گرفتار ہوئی اورقریش نے چاہا کہ اس کوسزا نہ دی جائے اوراس کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سفارشیں پہونچائی گئیں تو فرمایا کہ اے لوگو! تم سے پہلے قومیں اسی لئے ہلاک ہوئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تھا تو اس کوچھوڑ دیتے تھے اوراگرکوئی معمولی آدمی اسی کام کوکرتا تواس کوسزا دیتے، خدا کی قسم اگرمحمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹتا'' (صحیح بخاری، جلد دوم، کتاب الحدود، ص:۱۰۲) قانونی جرائم کی صورت میں عفوودرگذر کرنا گویا مجرم کوجرم پرجری کردینا ہے، اس لئے اس کوسزا دینے میں نرمی نہیں برتنی چاہئے، لیکن اگرانجانے میں کوئی ایسا عمل صادر ہوا جس سے انتقامی جذبہ ابھرتا ہواس وقت معاف کردینا سب سے بڑا کام ہے، قرآن مجید میں نیکوکاروں کی تعریف کرتے ہوئے ہوئے کہا گیا ہے: ''وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ'' جوغصہ کودبانے والے اورلوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اوراللہ اچھے کام کرنے والوں سے محبت کرتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ قصوروں کومعاف کردینا اسلام میں ایسی نیکی ہے جس کی وجہ سے خدا ایسی نیکی کرنے والوں کواپنے پیار اورمحبت کی خوش خبری دیتا ہے۔

عقلمند آدمی کون ہے؟

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سمجھدار اور عقلمند آدمی وہ ہے جس نے اپنے نفس کورام کرلیا اورموت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کیا اوربے وقوف ونادان وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کواس کی خواہشوں کے پیچھے لگادیا اوراللہ پرجھوٹی امیدیں لگائے رکھا'' (ترمذی شریف، ابواب الزہد)

وضاحت: عام طورپرعقلمند ودانا انسان اس کوتصور کیا جاتا ہے جودائیں بائیں کرکے میدان کوسرکرلیا کرتا ہے اوربے وقوف اپنی ناعاقبت اندیشی سے پیچھے رہ جایا کرتا ہے اورلوگوں کے طعنے سنتا رہتا ہے، اسلام کہتا ہے کہ عقلمندی بے وقوفی کا یہ کوئی معیار نہیں ہے بلکہ عقلمند ودانا شخص وہ ہے جواپنے نفس کورام کرلے، نفس کورام کرنے کا مطلب ہے کہ قیامت کے دن کے حساب وکتاب سے پہلے دنیا ہی میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے، یعنی جوشخص دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے اورخیر وشر کے فرق کے ساتھ زندگی گذارتا ہے اوراپنے نفس کوعقل وشرع کے تابع رکھتا ہے، ایسے شخص پراللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کی بارش برساتے ہیں اورقیامت کے دن اس پرحساب کوآسان فرمائیں گے، اس کے برعکس جوزندگی کے قیمتی لمحات کونفس کی خواہش براری میں ضائع کرتا ہے اوراس کولذتوں کے پیچھے بے لگام چھوڑ دیتا ہے اورساتھ ہی جنت کی تمنا رکھتا ہے گویا وہ دھوکہ میں پڑا ہوا ہے، حضرت امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ، اے نفس ذرا انصاف کر، اگرایک یہودی تجھ سے کہہ دیتا ہے کہ فلاں لذیذ ترین کھانا تیرے لئے مضر ہے تو توصبر کرتا ہے اوراسے چھوڑ دیتا ہے اوراس کی خاطر تکلیف اٹھاتا ہے، کیا انبیاء کا قول جن کومعجزات کی تائید حاصل ہوتی ہے اورفرمان الٰہی اورصحف سماوی کا مضمون تیرے لئے اس سے بھی کم اثر رکھتا ہے جتنا کہ اس یہودی کا ایک قیاس واندازہ، اگرایک بچہ کہتا ہے کہ تیرے کپڑے میں کچھ ہے تو بغیر دلیل کے اورسوچے سمجھے اپنے کپڑے اتار پھینکتا ہے، کیا انبیاء، علماء، اولیاء اورحکماء کی متفقہ بات تیرے نزدیک اس بچہ کی بات سے بھی کم وقعت رکھتی ہے؟ یا جہنم کی آگ، اس کی بیڑیاں، اس کے گرز، اس کا عذاب، اس کا زقوم اوراس کے آنکڑے، اس کے سانپ بچھواور زہریلی چیزیں تیرے ایک بچھو سے بھی کم تکلیف دہ ہیں، جس کی تکلیف زیادہ سے زیادہ ایک دن یا اس سے کم رہتی ہے، یہ عقلمندوں کا شیوہ نہیں، اگرکہیں بہائم کوتیری حالت کا علم ہوجائے تو وہ تجھ پرہنسیں اورتیری نادانی کا مذاق اڑائیں، پس اگر اے نفس، تجھ کو یہ سب چیزیں معلوم ہیں اوران پرتیرا ایمان ہے تو کیا بات ہے کہ توعمل میں تساہل اورٹال مٹول سے کام لیتا ہے، حالانکہ موت کمین گاہ میں منتظر ہے کہ وہ بغیر مہلت کے تجھے اچک لے (احیاء العلوم) اس لئے نفس انسانی کو کتاب وسنت کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے اوراس کے لئے خود احتسابی کے عمل کوتیز کرنا چاہئے، کیونکہ محاسبہ سے آدمی کا ذہن بیدار رہتا ہے اوراس کے اندر اصلاح حال کا جذبہ ابھرتا رہتا ہے، اس وقت وہ طالب علم بھی ہوتا ہے اوراستاد بھی، وہ اپنی تشکیل آپ کرتا ہے، انسان اگرخود نہ چاہے تو کوئی دوسرا شخص اس کی شخصیت سازی نہیں کرسکتا ہے، بہت سے لوگ اپنی غلطیوں کی توجیہ تلاش کرنے میں لگے رہتے ہیں، پھرنتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی ذہنی اورروحانی ترقی کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اورتزکیۂ نفس کا عمل رک جاتا ہے، ایسے شخص کے بارے میں حدیث شریف میں کہا گیا ہے کہ وہ ناداں اوربے وقوف ہے، یادرکھئے کہ موجودہ دنیا امتحان کی دنیا ہے اگرہم نے یہاں اپنی خواہشات کوقرآن وحدیث کے تابع کیا تو اللہ کے یہاں اعزاز واکرام سے نوازے جائیں گے اوراگراس کوبے لگام چھوڑ دیا تو اللہ کے یہاں سزا کے مستحق ہوں گے۔

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

شب برات میں ٹولیاں بناکر قبرستان جانا

س: شب برات میں ٹولیاں بنابناکرلوگ قبرستان جاتے ہیں، میلہ کا ایک سماہوتا ہے، قبروں پراگربتی اورموم بتی جلاتے ہیں، کیا اس کا ثبوت کتاب وسنت سے ہے؟ کیا دعا اورایصال ثواب کیلئے قبرستان جانا ضروری ہے؟

ج: اگرکوئی شخص کبھی کبھار انفرادی طورپرشب برات میں قبرستان چلا جائے تواس کی گنجائش ہے لیکن اسے ضروری سمجھنا یا تماشہ کے طورپر جماعت درجماعت قبرستانوں میں بھیڑ اکٹھی کرنا، میلہ لگانا، قبروں پرروشنی وچراغاں کرنا جیسا کہ آج کل مروج ہے کتاب وسنت، صحابہ اورسلف صالحین سے ثابت نہیں ہے اس سے بچنا نہایت ضروری ہے، جہاں تک دعا اورایصال ثواب کا معاملہ ہے تو وہ کبھی بھی اورکہیں سے بھی کیا جاسکتا ہے اس کیلئے قبرستان جانا ضروری نہیں ہے۔

شبینہ کی شرعی حیثیت

س: بعض جگہوں پرشب برات میں شبینہ ہوتا ہے جس میں دوتین حافظ قرآن باری باری سے مائک پر قرآن کریم پڑھتے ہیں، باضابطہ لاؤڈ اسپیکر کا انتظام ہوتا ہے جس کوپورے محلّہ میں پھیلا دیا جاتا ہے جس کی گونج صرف اسی محلّہ میں نہیں بلکہ اطراف کی پوری آبادی میں سنائی دیتی ہے جبکہ اردگرد کی بہت سی بستیاں غیرمسلموں کی بھی ہوتی ہیں انہیں ناگوار گذرتا ہے، مجلس کے اختتام پرمٹھائی تقسیم ہوتی ہے، یہ سارا انتظام چندہ کی رقم سے ہوتا ہے، شرعاً کیا حکم ہے؟

ج: مروجہ شبینہ میں بہت سی خرابیاں ہیں، مثلاً:

(۱) شب برات میں شبینہ کولازمی سمجھ کرانجام دینا، جوکتاب وسنت سے ثابت نہیں۔

(۲) عام طورپرشبینہ ایک رات کا ہوتا ہے جس میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے، حافظ صاحبان نہایت تیزی سے قرآن پڑھتے ہیں، جس سے حروف کٹتے ہیں، چھوٹتے بھی ہیں، مخارج کی ادائیگی اورتجوید کی رعایت بالکل نہیں ہوپاتی ہے، ظاہر ہے ایسا قرآن پڑھنا باعث گناہ اورقرآنی ہدایت کے خلاف ہے، اللہ پاک کا ارشاد ہے قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھو:

''وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا'' (سورۃ المزمل: ۴) ای لاتعجل بقرأۃ القرآن بل اقرأہ فی مہل وبیان مع تدبر المعانی وقال الضحاک اقرأہ حرفا حرفا'' (الجامع لاحکام القرآن: ۳۷/۱۹)

(۳) لاؤڈ اسپیکر سے گونجنے والی غیرمعمولی آواز سے جہاں برادران وطن کے آرام میں خلل ہوتا ہے، انہیں سخت ناگواری ہوتی ہے، برا بھلا کہتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں اوراسلام وشعائر اسلام کے ساتھ گستاخیاں کرتے ہیں وہیں اہل محلّہ کے کام وآرام میں بھی بہت زیادہ خلل ہوتا ہے، بہت سارے مریضوں کیلئے نیند نہایت ضروری ہوتی ہے، لیکن لاؤڈ اسپیکر کی تیز آواز سے انہیں نیند نہیں آتی اوراس طرح پوری رات کرب اوربے چینی میں گذرتی ہے، ظاہر ہے اس طرح تکلیف پہونچانا شرعاً ناجائز وحرام ہے شریعت مطہرہ ان چیزوں کوبالکل پسند نہیں کرتی اس کی تعلیم تو یہ ہے کہ سلام بھی اتنی آواز میں کروکہ سونے والوں کی نیند میں خلل نہ ہو:

''فیسلم تسلیما لایوقظ النائم ویسمع الیقظان'' (صحیح مسلم، کتاب الاشربہ، باب اکرام الضیف: ۱۸۴/۲) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے توایسی آواز میں سلام کرتے کہ جولوگ جگے ہیں وہ سن لیں اورجوسورہے ہیں وہ جگیں نہ۔

(۴) یہ رات چونکہ عبادت کی رات ہوتی ہے بہت سارے لوگ اپنے اپنے گھروں میں یا مسجدوں میں عبادت کررہے ہوتے ہیں، لاؤڈ اسپیکر کی آواز ان کی عبادت میں خلل ڈالتی ہے جس سے انہیں تکلیف ہوتی ہے اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے، چنانچہ آپ نے دوران اعتکاف کچھ لوگوں کوزور سے قرآن پڑھتے سنا تواس پرتنبیہ فرمائی کہ ہرآدمی اپنے رب سے مناجات وسرگوشی میں لگا ہے، لہذا زور سے قرآن پڑھ کردوسروں کوتکلیف نہ پہونچاؤ:

''ألا إن کلکم مناج ربہ فلایوذین بعضکم بعضا ولایرفعن بعضکم علی بعض القرأۃ، (صحیح ابن خزیمۃ: ۱۹۰/۲)

(۵) آیت سجدہ پرسجدہ واجب ہے، دورتک آواز جاتی ہے، آیت سجدہ لوگوں کے کانوں سے ٹکراتی ہے لیکن وہ اس پرسجدہ نہیں کرتے جس کی وجہ سے وہ گنہگار ہوتے ہیں۔

(۶) اس طرح کے پروگرام کا مقصد عام طورپرریاوشہرت اورنام ونمود ہوتا ہے اوریہ اتنا خطرناک مرض ہے جس سے بڑی بڑی عبادتیں بے کار ہوجاتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص لوگوں کوسنانے اورشہرت حاصل کرنے کیلئے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا حال لوگوں کوسنائے گا (یعنی قیامت کے دن لوگوں کے سامنے اس کے عیوب کے ساتھ ذلیل ورسوا کرے گا) نیز جوشخص لوگوں کودکھانے کیلئے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کوریاکاری کی سزا دے گا یعنی قیامت کے دن اس سے کہے گا کہ اپنا اجروثواب اسی سے مانگو جس کیلئے تم نے وہ عمل کیا تھا:

'' عن جندب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من سمع سمع اللہ بہ ومن یراء یراء اللہ بہ'' (صحیح البخاری، باب الریا والسمعۃ: ۹۶۲/۳)

(۷) ضرورت سے زیادہ روشنی اورمٹھائی کا انتظام اوراس طرح کے خلاف شرع کاموں کے لئے چندہ کیا جانا صحیح نہیں ہے۔ لہذا مذکورہ مفاسد کے پیش نظر مروجہ شبینہ صحیح نہیں ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

Scanned with CamScanner

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب پھلواری شریف پٹنہ

پھلواری شریف

جلد نمبر 64/74 شمارہ نمبر 07 مورخہ ا رشعبان المعظم ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۲رفروری ۲۰۲۴ء روز سوموار

وہ ایک رات

شعبان کا مہینہ اسلامی تاریخ میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے، اس لیے کہ اسی ماہ میں حضرت حسینؓ کی ولادت ہوئی ، اسی ماہ میں حضرت حفصہؓ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح ہوا، مسجد ضرار کی حیثیت اسی ماہ میں واضح ہوئی اور اسے نذر آتش کیا گیا، اسی مہینہ میں تحویل قبلہ کا واقعہ پیش آیا اور اسی مہینہ میں مسیلمہ کذاب کے وجود سے دنیا پاک ہوئی؛ لیکن اسلام میں اس کی اہمیت ایک اہم رات کی وجہ سے ہے، جسے شب براءت کہتے ہیں، یعنی جہنم سے گلوخلاصی کی رات ، اس رات کو اللہ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے اور سارے ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کے لیے آواز لگائی جاتی ہے، خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس آواز کے ساتھ اپنی ضرورتیں بارگاہ ایزدی میں پیش کر کے دامن مراد حصولیابیوں سے بھر لیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اگر تو نے ہمارا شمار بد بختوں میں کرلیا ہے تو اسے مٹا دے اور ہمیں نیک بختوں میں لکھ لے اور اگر ہمیں نیک بختوں میں لکھ رکھا ہے تو اسے برقرار رکھ؛ کیونکہ تیرے ہی پاس لوح محفوظ ہے، اس رات رحمت کی باد بہاری چلتی ہے، مغفرت کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں اور جہنم سے گلوخلاصی عمل میں آتی ہے، گویا پورے سال بندہ رحمت خداوندی کی تلاش میں رہتا ہے، لیکن اس رات میں رحمت خداوندی بندوں کو تلاش کرتی ہے، اور ضرورت مندوں کی ضروتیں پوری کی جاتی ہیں، اس فضیلت والی رات میں بھی بعض محروم القسمت اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے محروم رہ جاتے ہیں، مختلف احادیث میں ان کا ذکر آیا ہے اس فہرست میں کینہ رکھنے والا ، مشرک ، ناحق خون کرنے والا ، قطع تعلق کرنے والا ، ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا ، غیب کی باتیں بتانے والا ، کاہن ، نجومی ، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا ، شراب کا عادی ، ظلماً ٹیکس وصولنے والا اور باجہ بجانے والا ، سود کھانے والا ، چغل خور ، زانی ، گستاخ رسول ، شامل ہے ، یہ فہرست مکمل نہیں ہے ، تحقیق سے اور بھی کچھ لوگوں کا اضافہ ہوسکتا ہے ، ہر آدمی کو اس پر غور کرنا چاہیے کہ وہ کسی ایسے اعمال بد کا شکار تو نہیں ہے، جس کی وجہ سے اس رات میں بخشش سے محرومی اس کا مقدر رہے۔

اس رات کے فضائل بے شمار ہیں، احادیث میں روزے رکھنے اور نمازیں پڑھنے کا بھی ذکر ہے، لیکن اس کی خاص رکعات اور پڑھنے کا کوئی خاص طریقہ مذکور نہیں ہے، اس لیے یہ کہنا کہ اس رات میں سو رکعت نفل پڑھی جائے اور ہر رکعت میں دس دس بار قل ھو اللہ پڑھیں، صحیح نہیں، اس نماز کو ۴۴۸ھ میں بیت المقدس میں عام لوگوں کی قربت کے حصول کے لیے بعض ائمہ مساجد نے شروع کرایا تھا، دھیرے دھیرے اس نے جڑ پکڑ لیا، اس نماز کے ساتھ قوم براقعہ نے چراغاں کا اضافہ کیا اس کے علاوہ یہ اور بہت سارے منکرات پر مبنی تھا، اس لیے علماء نے اسے بدعت سے تعبیر کیا ہے، عرب میں اس بدعات کو ختم کرنے کے لیے جدوجہد کی گئی اور بالآخر آٹھویں صدی ہجری میں عربوں کے یہاں اس بدعت کا خاتمہ ہوگیا۔ لیکن ہندوستان میں چراغاں، رت جگے، اجتماعی قرآن خوانی، ایصال ثواب کی مجلسوں کا قیام، حلوہ بنانا، بانٹنا اور کھانا آج بھی رائج ہے، چراغوں کے ساتھ پٹاخوں کی بھی کثرت ہوتی ہے اور بالکل غیر مسلموں کی دیوالی کا سا منظر ہوتا ہے، ظاہر ہے اس عمل کا کوئی تعلق شریعت سے نہیں ہے اور اگر کسی قوم کی مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت کو سامنے رکھیں تو یہ ممنوعات کے ذیل میں ہی آئے گا؛ اس لیے ہمیں اس سے بچنا چاہیے یہ شرعی تقاضوں کے زیادہ قریب ہے۔

اس لیے اس رات میں عبادت کا اہتمام کرنا اور پندرہویں شعبان کا روزہ رکھنا تو ثابت ہے، قبرستان کی حاضری سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا، اس رات کی فضیلت سے متعلق احادیث مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دار می، مؤطا، ابن ماجہ اور مسند احمد میں مذکور ہے، اور اس کثرت سے ہیں کہ اس کے ثبوت میں کلام نہیں کیا جا سکتا ہے، البتہ شریعت کے مدارج کو سمجھنا چاہیے اور اسے مستحب سمجھ کر ادا کرنا چاہیے، سماج میں اگر کوئی مسلمان اس رات کی فضیلت کا انکار کرتا ہے، روزہ نہیں رکھتا ہے تو اس پر لعن طعن کرنا اور اس کو جھگڑے کا سبب بنانا قطعاً درست نہیں ہے، اسی طرح اس رات کو لہو ولعب میں گذارنا نہیں چاہیے، پٹاخہ، آتش بازی اور چراغاں سے گریز کرنا چاہیے، کیوں کہ یہ سب شیطانی کام ہیں، جس سے عبادت کے فوائد کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

اتراکھنڈ میں یو سی سی

7 فروری کو اتراکھنڈ اسمبلی میں بھاجپا نے یونی فارم سول کوڈ کو صوتی ووٹ سے پاس کرالیا، اس طرح آزادی کے بعد یو سی سی پر قانون بنانے والی وہ ہندوستان کی پہلی ریاست بن گئی ہے، گو اسے صرف اسمبلی سے پاس کروانا کافی نہیں ہے کیوں کہ اس قسم کی قانون سازی کا حق مرکز کو ہے ریاستیں ان کے تابع ہیں، اس لیے اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ دھامی نے اسے صدر جمہوریہ کو بھیجنے اور ان کی منظوری کے بعد اسے نافذ کرنے کی بات کہی ہے، چونکہ اتراکھنڈ اور مرکز میں ایک ہی پارٹی کی حکومت ہے اس لیے توقع یہی ہے کہ اسے وہاں سے بھی ہری جھنڈی مل جائے گی۔

جیسا کہ میں پہلے بھی لکھتا رہا ہوں کہ اس قانون کی زد میں صرف اور صرف مسلمان ہیں، کیوں کہ دوسرے مذاہب کے پاس احکام الٰہی نہیں ہے، اس لیے وہ رسم ورواج، کسٹم، قبائلی روایات اور دیو مالائی قصے کہانیوں کو دین کے طور پر تسلیم کرتے ہیں اور انہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا، کیوں کہ ان کی بنیادیں اللہ کے دین میں پیوست نہیں ہیں، اس قانون کی رو سے مرد وعورت دوسری شادی نہیں کر سکیں گے، شادی کا رجسٹریشن ضروری ہوگا، طلاق صرف عدالت کے ذریعہ ہی ممکن ہوگا، وہ بھی جب شادی کو ایک سال ہو چکے ہوں گے، لڑکے لڑکی کو ترکہ میں برابر حصہ ملے گا، منہ بولے بیٹے بیٹی بھی ترکہ میں حقیقی اور نسبتی اولاد کی طرح حصہ پائیں گے، طلاق یا شوہر کے انتقال کے بعد عدت نہیں گذارنی ہوگی، رضامندی کے ساتھ لڑکے لڑکی ایک کمرے میں رہ سکیں گے، جسے اصطلاح میں ''لیوان ریلیشن شپ'' کہا جاتا ہے، البتہ اس کا بھی رجسٹریشن ہوگا، بغیر رجسٹریشن کے رہنے پر چھ ماہ کی سزا ہوگی، ریلیشن شپ کے دوران جو بچے پیدا ہوں گے وہ بھی ترکہ کے مستحق ہوں گے، شادی سے متعلق تمام معاملات میں اگر خلاف ورزی کی جاتی ہے تو چھ ماہ کی سزا اور پچاس ہزار روپے تک جرمانہ ادا کرنا ہوگا، یہ اور اس قسم کے دوسرے دفعات شریعت اپلی کیشن ایکٹ 1937 کے خلاف ہیں، ان قوانین کو بناتے وقت دفعہ 25، /26 کے تحت دی گئی مذہبی آزادی کا بھی خیال نہیں رکھا گیا ہے، جب کہ اس قانون سے درج فہرست قبائل کو آئین کی دفعہ 366 کے باب 25 کی ذیلی دفعہ 342 کے تحت مستثنیٰ رکھا گیا ہے یعنی یہ قوانین اس پر لاگو نہیں ہوں گے، اس کا سیدھا مطلب ہے کہ یہ ہندو کوڈ ہے یونی فارم سول کوڈ نہیں، کیوں کہ اسے سب پر لاگو کرنے کے بجائے ایک خاص طبقہ کو اس سے الگ رکھا گیا ہے، مسلم پرسنل لا بورڈ نے اس قانون کو غیر مناسب اور ناقابل عمل قرار دیا ہے، یہی موقف ساری تنظیموں کا ہونا چاہیے اور مختلف مذہبی اکائیوں کو ساتھ لے کر اس قانون کے بے اثر اور غیر نافذ ہونے کے طریقہ کار پر غور کرنا چاہیے خصوصاً حال میں سکھوں کے ذریعہ تشکیل نئی تنظیم سکھ پرسنل لا بورڈ کو ضرور ساتھ لینا چاہیے، یہ پہلا پتھر ہے جسے بھاجپا نے مذہبی اکائی کی درجہ حرارت ناپنے کے لیے پھینکا ہے، مرکزی حکومت یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ اس سے کتنا مد وجزر پیدا ہوتا ہے، اگر ہم نے اسے خاموشی سے برداشت کرلیا تو مرکزی حکومت کو اس سے حوصلہ ملے گا اور وہ پورے ملک میں اس کو نافذ کرنے کی کوشش کرے گی، جو یقینی طور پر کسی بھی حال میں ہمارے لیے قابل برداشت نہیں ہوگا، ہم اس ملک کے اچھے شہری ہیں، امن وامان سے رہنا چاہتے ہیں اور دوسروں سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں، لیکن ہم اپنے اس عہد پر بھی قائم ہیں کہ ہم پہلے مسلمان ہیں بعد میں ہندوستانی، ہمارا ہندوستانی ہونا مذہب پر عمل کرنے سے نہیں روکتا، اس لیے ہم اس ملک میں فرائض واجبات، حلال تو بڑی چیز ہے، ہم یہاں اپنی چھوٹی چھوٹی سنتوں اور نوافل میں بھی رکاوٹ کو پسند نہیں کرتے، ہماری توانائی اس ملک کی ترقی، یک جہتی اور سالمیت کے لیے وقف ہے، لیکن ہمارا دل ودماغ اسلام کی تعلیمات سے کبھی بھی الگ نہیں ہوسکتا، کیوں کہ ہم اس ملک کے اچھے شہری ہونے کے ساتھ اچھے مسلمان بھی ہیں اور ہم اپنے عقائد، قرآنی احکام اور نبوی ہدایات پر عمل کرنے سے روکنے کو ہندوستانی قانون اور دستور کے منافی سمجھتے ہیں۔

گیان واپی مسجد معاملہ بابری مسجد کی راہ پر

جس طرح بابری مسجد کو مسمار کرنے کے لیے آر ایس ایس اور ان کی حلیف تنظیموں نے قسطوں میں پلان اور منصوبہ بنایا تھا، دروازے کھولے گیے، مورتی رکھی گئی، پوجا شروع ہوا، مسجد کی جگہ مندر بنانے کا فیصلہ ہوا، مسجد منہدم کردی گئی اور آج اس کی جگہ رام مندر کھڑا کیا گیا، ٹھیک اسی طرح گیان واپی مسجد کو مندر بنانے کی تیاری شروع کردی گئی ہے، پہلے سروے کی عرضی داخل کی گئی، وضوء کے حوض میں لگے فوارے کو شیولنگ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی، آرکیالوجیکل سروے کرا کر یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ مندر کی بنیاد پر ہی یہ مسجد کھڑی ہے، جو باقیات پیش کیے گیے اس کے بارے میں یقین سے یہ بھی نہیں کہا جا سکتا ہے کہ وہ اسی مندر سے ملے یا کہیں اور سے لاکر اسے گیان واپی مسجد سے جوڑ دیا گیا اور پھر جنوب سے مسجد کے نیچے تہہ خانے میں پوجا پاٹ کی اجازت دی گئی، مہلت سات دن کی تھی، لیکن ڈی ایم صاحب کو اتنی جلدی تھی کہ رات میں ہی فیصلہ کے بعد انہوں نے رکاوٹیں ہٹادیں، بریکٹ تڑوادیے، مورتی رکھوادیا اور پوجا شروع ہوگئی، جس جج نے فیصلہ دیا وہ اس کی ملازمت کا آخری دن تھا اس نے بھاجپا میں مقبول ہونے اور آئندہ رنجن گگوئی کی طرح کسی اچھے عہدہ پر پہونچنے کے لیے اسے بیساکھی بنانے کی غرض سے فیصلہ سنادیا، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تنفیذ میں جلدی اس لیے کیا کہ کہیں مسلمان ضلعی عدالت کے اس فیصلے کے بدلے ہائی کورٹ سے اسٹے نہ لے آئیں، الٰہ آباد ہائی کورٹ نے اس اہم معاملے کو فوری طور پر سننے سے انکار کردیا، بابری مسجد کے موقع سے بھی یہی ہوا تھا، ساری یقین دہانیوں کے باوجود بابری مسجد توڑ کر عارضی مندر میں رام للا کو براجمان کردیا گیا تھا، کلیان سنگھ تو بھاجپائی تھا، لیکن اس موقع سے کانگریس کی نرسمہا راؤ حکومت بھی سافٹ ہندتوا کے نقطہ نظر سے خاموش تماشائی بنی رہ گئی تھی، اب جو مورتی گیان واپی مسجد میں رکھ دی گئی اور پوجا ہو رہی ہے اسے نکالنے اور بند کروانے کی ہمت کسی کے پاس نہیں ہے، خصوصاً یوگی حکومت میں، جو آستھا کی بنیاد پر گیان واپی مسجد اور متھرا کے شاہی عیدگاہ کو توڑ کر مندر بنانے کا بار بار اعلان بھی کر چکے ہیں اور مسلمانوں کو دھمکیاں بھی دے رہے ہیں کہ اگر مسلمانوں نے عقیدت (آستھا) کی بنیاد پر ان کو ہندوؤں کے حوالہ نہیں کیا تو مہابھارت ہوگی، یہ منظرنامہ کسی نئے طوفان کا پیش خیمہ ہے اور عقل مند وہ ہے جو طوفان آنے کے پہلے اپنے گھروں کے تحفظ کا نظم کرلے اور گیان واپی مسجد تو اللہ کا گھر ہے۔

ابھی گیان واپی مسجد کے ایک ہی تہہ خانے میں پوجا شروع ہوئی ہے، فرقہ پرست طاقتوں کا مطالبہ ہے کہ مسجد کے دو اور تہہ خانوں کا سروے کرایا جائے تاکہ اس پر بھی قبضہ کرلیا جائے، تہہ خانے پر قبضہ کے بعد مسجد کے اوپری ڈھانچے کو سبوتاز کرنے میں وقت ہی کتنا لگے گا، اس لیے انجمن انتظامیہ نے سروے کی عرضی پر اپنا اعتراض درج کرایا ہے اور مخالفت کی ہے، لیکن آپ کو معلوم ہی ہے کہ

بدلتی ہے جب ظالم کی نیت
نہیں کام آتی دلیل اور حجت

Scanned with CamScanner

یادوں کے چراغ — مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

مولانا امام الدین قاسمی

مولانا محمد امام الدین قاسمی ولد مولانا صغیر احمد ساکن مؤمن ٹولہ، ڈاکخانہ پنڈول ضلع مدھوبنی کا انتقال یکم فروری ۲۰۲۴ء کو ہوگیا، اللہ کے یہاں وقت مقرر تھا، لیکن بندوں کو اس وقت کا پتہ نہیں ہوتا ہے، اس لیے ایسا لگتا ہے کہ اچانک ہی سب کچھ ہوگیا، وہ معمول کے مطابق الحمد ٹرسٹ میں اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کو ادا کرنے آئے تھے ، چار بجے کے قریب دفتر میں ہی ان کو برین ہمرتج ہوا، اٹھا بیٹھا کر قریب کے ایس ایس ہوسپٹل لے جایا گیا، ڈاکٹر نے مایوسی کا اظہار کیا، دل کی تسلی کے لیے لوگ پارس ہوسپٹل سمن پورہ لے گیے ، وہاں ایڈمٹ نہیں ہوئے اور ڈاکٹر نے ان کے دنیا چھوڑنے کا اعلان کر دیا، جنازہ امارت شرعیہ کے ایمبولینس سے ان کے آبائی گاؤں مؤمن پور لے جایا گیا، حضرت امیر شریعت کی ہدایت پر ایک مؤقر وفد ان کے گاؤں گیا، جس میں قائم مقام ناظم مولانا محمد شبلی قاسمی ، مولانا احمد حسین قاسمی معاون ناظم ،مولانا عبداللہ جاوید، مدھوبنی ضلع کے قضاۃ ومعاونین قضاۃ اور ضلع کمیٹی کے ذمہ داران شریک تھے بعد نماز جمعہ ۲رفروری ۲۰۲۴ء کو مومن پور پنڈول کے مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی ، اس موقع سے امارت شرعیہ کے ذمہ داروں نے تعزیت اور تسلی کے کلمات کہے، حضرت امیر شریعت کی طرف سے وارثین تک تعزیتی پیغامات پہونچائے گیے ، جنازہ کی نماز ان کے حقیقی ماموں مولانا بدیع الزماں قاسمی نے پڑھائی، جنازہ میں علماء، صلحاء اور عوام الناس کی تعداد ایک ہزار سے زائد بتائی جاتی ہے۔

تعلیمی اسناد کے مطابق ان کی ولادت یکم مئی ۱۹۸۷ء کو ان کے آبائی گاؤں مومن پور پنڈول مدھوبنی میں ہوئی ،صرف چار سال کی عمر میں والدہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا ، خالہ دوسری ماں کی حیثیت سے ان کے والد کے نکاح میں آئیں اور انہوں نے شفقت ومحبت سے اس بچے کی پرورش وپرداخت کی۔مولانا چار بھائیوں میں سب سے بڑے تھے، پس ماندگان میں اہلیہ، والد اور دو چھوٹے بھائیوں کو چھوڑا، ایک بھائی کا انتقال گذشتہ سال ہی جواں عمری میں ہو چکا تھا، یہ دوسرا حادثہ مولانا کے والد کے لیے سوہان روح ہے اور کہنا چاہیے کہ ان کو اندر تک توڑ کر رکھ دیا ہے، لیکن اللہ نے بڑا صبر وحوصلہ دیا ہے، اور اس وقت درد والم، غم واندوہ کی شدت کے باوجود وہ راضی برضائے الٰہی کا پیکر اور صبر واستقامت کی تصویر نظر آتے ہیں۔ والد صاحب کرناٹک کے ایک مدرسہ میں استاذ تھے، اس لیے ابتدائی تعلیم وہیں ہوئی ،حفظ قرآن کے لیے مدرسہ محمود العلوم دملہ مدھوبنی میں داخل ہوئے اور تکمیل حفظ کے بعد عربی سوم تک کی تعلیم وہیں حاصل کی، عربی چہارم میں دار العلوم وقف دیو بند میں داخلہ لیا اور فراغت پائی، ایک سال تکمیل عربی ادب میں بھی لگایا، وہاں سے پھر المعہد العالی امارت شرعیہ آگیے اور تدریب افتاء وقضاء میں دو سال لگایا، فراغت کے بعد امارت شرعیہ کے مرکزی دار القضاء میں ۲۰رشوال المکرم ۱۴۳۳ھ میں امیر شریعت سادس کے حکم سے بحالی عمل میں آئی اور مسلسل دس سال انہوں نے یہاں اپنے مفوضہ امور کو انجام دیا، قاضی شریعت مولانا محمد انظار عالم قاسمی کی تجویز اور مشورہ کے مطابق ۱۷رشعبان ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۱رمارچ ۲۰۲۲ء کو امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ نے ان کا تبادلہ دار القضاء جگت سنگھ پور اڈیشہ کر دیا، یہ دار القضاء وہاں نیا کھلا تھا اور تجربہ کار قاضی کی ضرورت تھی، ان بڑوں کی نظر انتخاب مولانا مرحوم پر جا کر ٹک گئی مرحوم نے سمع وطاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہاں جوائن بھی کر لیا اور رمضان کی تعطیلات تک وہیں، خدمت انجام دیتے رہے، لیکن عید بعد وہاں جانے سے انہوں نے معذرت کرلی، کیوں کہ وہاں کی آب وہوا ان کے مطابق نہیں تھی ، اڑیا زبان ان کو نہیں آتی تھی، لاولد ہونے کی وجہ سے آدم کہیں، حوا کہیں کے مصداق ان کے لیے میاں بیوی کا الگ الگ رہنا بھی ممکن نہیں تھا، ان کی خواہش مرکزی دفتر میں حسب سابق خدمت انجام دینے کی تھی، لیکن یہ خواہش بعض وجوہ سے ان کی پوری نہیں ہوسکی، اس لیے انہوں نے تین ماہ کے بعد ہی دار القضاء امارت شرعیہ سے علاحدگی اختیار کرلی، نہ یہ تبادلے کا عمل پہلی بار ہوا تھا اور نہ ہی تبادلے کے بعد علاحدگی کا فیصلہ پہلی بار تھا، اس لیے اس عمل کو معمول کا حصہ ہی سمجھا گیا، لیکن مولانا مرحوم کو امارت شرعیہ سے جو محبت تھی ، اس کی وجہ سے وہ مایوسی کے شکار ہو گیے ، مسئلہ معاش کا بھی تھا، اس کے لے انہوں نے جمال الدین چک میں مکتب میں تعلیم دینی شروع کی اور جمعہ کی امامت بھی کرنے لگے، ۱۵ر مارچ ۲۰۲۳ء سے الحمد ٹرسٹ ہارون نگر میں خدمت انجام دینے لگے اور دم واپسیں تک وہیں رہے۔

مولانا امام الدین قاسمی خوش اخلاق ،خوش اطوار، خوش مزاج اور کم گفتار لوگوں میں تھے، ان کے ہونٹوں پر تبسم کی لکیر ہر وقت ہوا کرتی تھی ، جسے لوگ واضح طور پر محسوس کرتے تھے، ان کا تعلیمی رکارڈ بھی بہت اچھا تھا، ان کی خوش خطی کی وقف کے اساتذہ نہ صرف تعریف کرتے تھے، بلکہ طلبہ کو دکھا کر ترغیب بھی دیتے تھے کہ اس طرح لکھا کرو، دورہ کے سال انہوں نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ صحاح ستہ کا تکرار کرایا اور بڑی تعداد میں طلبہ ان کے تکرار میں شریک ہوا کرتے تھے۔

میری ان سے ملاقات امارت شرعیہ آنے کے بعد ہوئی تھی ، وفود کے بعض دوروں میں وہ میرے شریک سفر تھے، میں نے انہیں اپنے کام سے کام رکھنے والا پایا، سفر میں قائد سفر کی رعایت اور سمع وطاعت کا مزاج تھا، خوش سلیقگی کے ساتھ وہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیا کرتے تھے، بعض موقعوں پر وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ میرے گھر بھی تشریف لائے تھے، ان کے مزاج میں شور وغوغا نہیں تھا، وہ سارے دُکھ، مصائب اور مسائل کا سامنا خود کرنے کے عادی تھے، دوسروں سے اپنی پریشانیاں شیَر بھی نہیں کرتے تھے، ایسے لوگ سارا بار والم اپنے دل پر اٹھا لیتے ہیں، اور جب دل اس بوجھ کو اٹھا نہیں پاتا تو دل کا دورہ پڑتا ہے اور کبھی برین ہیمرتج ہوجاتا ہے۔

مولانا کا برین ہیمرتج ہوا ناک اور کان سے خون نکلنے لگا اور مولانا چل بسے، وجوہات جو بھی ہوں ہم نے ایک باصلاحیت قاضی کو کھو دیا ہے۔یہ اتفاق ہے اور خود میری گوشہ نشینی کہ جو امارت سے الگ ہوجاتا ہے، اس سے میری ملاقات نہ جسمانی طور پر ہوتی ہے اور نہ فون سے ، چنانچہ امارت سے علاحدگی کے بعد ان سے نہ میری کوئی ملاقات ہوئی اور نہ ہی ٹیلی فونک گفتگو، تا آں کہ ان کے انتقال پُر ملال کی خبر آ گئی، میں سفر میں تھا اس لیے آخری دیدار اور جنازہ میں شرکت سے بھی معذور رہا، اللہ رب العزت ان کے گناہوں کو معاف فرمائے، درجات بلند کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل دے۔آمین یارب العالمین

کتابوں کی دنیا — عین الحق امینی قاسمی

(تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں)

تماشہ میرے آگے

کتاب کے باکمال مصنف آبروئے قلم مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ ہیں، اپنے مثبت افکار، صالح خیالات اور قلمی معیار وکردار کی وجہ سے اکثر حلقوں میں احترام کے ساتھ جانے جاتے ہیں، وہ صبر آزما ذہن رکھتے ہیں، مزاج میں ترشی نہیں ہے، خندہ پیشانی سے انہونی کو بھی انگیز کر لیتے ہیں، ملول خاطر ہونا ان کے یہاں نہیں ہے، ہاں! ''غیر اہم'' کو ''اہم'' قرار دیئے جانے کا احساس انہیں شاید دیر تک رہتا ہے اور یہ فطری امر ہے، ایسے تمام سیاسی، سماجی دشوار گزار مرحلوں کو وہ اک ''تماشہ'' سے زیادہ اہمیت بھی نہیں دیتے ہیں، اسی لئے آئے دن کے سیاسی تماشوں سے وہ نہ خود مایوس ہوتے ہیں اور نہ عام لوگوں کے عزم وعمل میں ٹھہراؤ کو جائز سمجھتے ہیں۔ان کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ جہاں جہاں سیاسی بازیگر، ملک وملت کو مسائل میں الجھا کر دشواریاں پیدا کرتے ہیں، دن کو رات ثابت کرنے یا غلط کو درست دکھانے کی بے وجہ کوشش کرتے ہیں، ایسے مرحلوں میں ان کا قلم رواں رہ کر نہ صرف راہ تلاشتا ہے، بلکہ اوروں کے لئے راہ یابی کا فریضہ بھی انجام دیتا ہے۔مصنف کتاب اپنے اس مجموعہ تحریر کے حوالے سے پیش لفظ میں ایک جگہ بڑی خوبصورتی سے لکھتے ہیں:

''تماشہ میرے آگے'' میرے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو سیاسی احوال ومعاملات پر لکھے گئے نقیب میں چھپ کر لوگوں تک پہنچے اور مقبول ہوئے ،اب چوں کہ سیاست میں اخلاق واقدار کا جنازہ نکل گیا ہے، نظریات، اقتدار اور کرسی کے گرد گھومنے لگے ہیں، یہ سب ایک تماشہ ہے جو اقتدار کے اسٹیج سے یا اقتدار تک پہنچنے کے لئے کیا جارہا ہے اس لئے میں نے ان مضامین پر مشتمل کتاب کا نام ہی ''تماشہ میرے آگے'' رکھ دیا ہے۔

سردست مجموعۂ مضامین میں جن 130 / عناوین کے تحت انہوں نے ''تماشہ جہاں'' کو پرکھا اور اس پر اپنے موقف کو پیش کیا ہے، اس کا لفظ لفظ ، بلکہ حرف حرف ان کی ہمہ جہت معلومات، دوررس سیاسی آگہی، فکر ودانشمندی، بے باک موقف، درد وچبھن، کامیاب حل اور حقیقت حال کا مظہر ہے،خوبی کی بات یہ بھی ہے کہ ان کی خامہ فرسائی کا میدان تذکرہ، سوانح، تاریخ، ادب، تحقیق اور تنقید سمیت اصلاح ودعوت، تعلیم وتربیت اور فکری وسماجی موضوعات کے علاوہ فقہ، سیرت، حدیث، تفسیر اور دین کے بنیادی مآخذ بھی ہیں، جن پر الگ الگ زاویوں سے وہ مسلسل یومیہ لکھ رہے ہیں، آج یہاں وہاں سیاسی گلیاروں میں جو بے چینیاں پائی جارہی ہیں ان کے پڑھنے سمجھنے کا بھی ان کے یہاں ایک وقت متعین ہے اور خیالات کی قلم بندی کے لئے بھی وقت مقرر کیا ہوا ہے، اوقات میں برکتوں کے حوالے سے وہ اکابرین کے پرتو ہیں، خدا نے بڑی برکتوں سے نوازا ہے۔زیر تذکرہ کتاب کا ہر عنوان وپیراگراف، ان کے فکر ومطالعے کی وسعت کا عکس ہے، کتاب ہاتھ میں لیجئے تو ورق ورق الٹے بغیر آپ حرف آخر تک نہیں پہنچ سکتے ،عنوان کا انداز وساخت، عام علماء کی نثری روش سے مختلف، کم لفظوں میں پوری کہانی کا سرنامہ ہے۔

یہ کتاب دراصل ''سیاسی حالات، مسائل اور معاملات پر امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے ترجمان ہفت روزہ نقیب (2019-2015) میں چھپے اداریے، شذرات، تجزیاتی وتنقیدی مضامین کا انتخاب'' ہے۔''تماشہ میرے آگے'' قریباً 130 /مختلف النوع مضامین پر مشتمل ہے، جس کی ضخامت 280 /صفحات کو محیط ہے، ظاہر وباطن میں حسن ہی حسن، دیدہ زیب طباعت، عمدہ کاغذ، روایتی تقریظات سے پاک، عام فہم زبان جیسی خوبیوں والی اس دراز نفس کتاب کی عام قیمت 300 / روپے ہے۔نور اردو لائبریری حسن پور گنگھٹی بکساما، ویشالی بہار کو اس کتاب کا ناشر ہونے کا فخر حاصل ہے جب کہ مکتبہ امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ، نور اردو لائبریری ویشالی، ادارہ سبیل الشرعیہ آواپور سیتامڑھی اور الہدی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ آشیانہ کالونی روڈ نمبر ٦ ، باغ ملی حاجی پور وغیرہ سے کتاب منگوائی جاسکتی ہے۔شاندار، خوبصورت اور معیاری مطبوعات پیش کرنے کے لئے مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی صاحب مدظلہ شکریہ اور مبارکباد دونوں کے یکساں مستحق ہیں۔

Scanned with CamScanner

حکایات اہل دل

مولانا رضوان احمد ندوی

مواخذۂ آخرت کا احساس: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں رات کو گشت فرمایا کرتے تھے؛ تاکہ کوئی کسی قسم کی تکلیف میں ہو تو اس کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کریں۔ ایک رات آپ گشت کرتے ہوئے مدینے سے دور نکل گئے، وہاں دیکھا کہ ایک عورت کچھ پکار رہی ہے اور دو تین بچے اس کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں، آپ نے عورت سے حالت دریافت کی تو معلوم ہوا کہ کچھ کھانے کو نہیں ہے، بچے بھوک سے تڑپ رہے ہیں، ان کی تسلی کے لئے ماں نے خالی ہانڈی چڑھا دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی وقت کھانے کا سامان لینے کے لئے مدینہ آئے، کندھے پر سامان رکھ کر چلنے لگے تو غلام نے کہا: میرے ہوتے ہوئے آپ بوجھ کیوں ڈھوتے ہیں؟ لائیے مجھے دیجئے، آپ نے فرمایا: ''تم آج میرا بوجھ اٹھالو گے؛ لیکن کل قیامت کے دن میرا بوجھ کون اٹھائے گا؟ یہ کہہ کر آپ خود ہی سامان اٹھالے گئے''۔

ایک بار کچھ سرکاری اونٹ غائب ہوگئے، گرمیوں کا زمانہ تھا اور دوپہر کا وقت ان دنوں عرب میں دھوپ اتنی تیز ہوتی ہے، جیسے آگ برس رہی ہو، حضرت عمرؓ کو ان اونٹوں کے گم ہونے کی اطلاع ہوئی، تو آپ دوپہر ہی میں ان کی تلاش کے لئے نکل پڑے، بڑی پریشانیوں کے بعد اونٹ ملے، آپ ان کو لیے ہوئے واپس آرہے تھے، دھوپ سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا، تمام جسم پسینے سے شرابور تھا، ادھر سے حضرت علیؓ آرہے تھے، انہوں نے حضرت عمرؓ کو اس حال میں دیکھا تو تڑپ اٹھے، کہنے لگے: امیر المومنین! ملازموں کو اونٹ کی تلاش میں بھیج دیتے، خود کیوں تکلیف کی؟

بشر حافی اللہ سے واقف ہیں: حضرت بشر حافیؒ ایک بزرگ ہوئے ہیں، ننگے پیر رہا کرتے تھے، اس لئے حافی سے مشہور تھے، ایک مرتبہ قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی: '' وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ'' بس ایک حال طاری ہوا کہ زمین خدا تعالیٰ کا فرش ہے، اگر میں جوتا پہن کر چلوں تو بے ادبی و گستاخی ہے، چنانچہ پوری زندگی جوتا نہیں پہنا، ننگے پیر ہی چلا کرتے تھے، چونکہ عظمتِ الٰہی کے سبب یہ سب کچھ تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے خاص فضل تھا کہ ننگے پیر زمین پر چلنے سے کسی قسم کی تکلیف ان کو نہیں پہنچتی تھی، حضرت امام احمد بن حنبلؒ ان سے ملنے کے لئے آیا کرتے تھے، ان کے شاگرد کہتے: حضرت! آپ اتنے اونچے، زبردست، کتاب اللہ کے عالم اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہر، دنیا آپ کی طرف رجوع کرتی ہے اور آپ ان سے ملنے جاتے ہیں، حالانکہ وہ عالم بھی نہیں، مگر اس کے باوجود پھر بھی آپ جاتے ہیں؟ حضرت امام محمدؒ نے جواب دیا: بھائیو! میں کتاب اللہ سے واقف ہوں، بشر حافی اللہ سے واقف ہیں، اس لئے میں کبھی کبھی ان کے پاس جاتا ہوں۔

نیکی کا بدلہ: حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک چراگاہ سے گزر ہوا، میں نے دیکھا کہ ایک حبشی غلام بکریوں کی رکھوالی کر رہا ہے، ایک کتا آیا اور اس کے سامنے بیٹھ گیا، حبشی غلام نے ایک روٹی نکال کر اس کو دے دی، پھر دوسری اور اس کے بعد تیسری بھی اس کے سامنے ڈال دی۔

عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے پوچھا کہ اے غلام! تجھے روز کتنی روٹی ملتی ہے، اس نے جواب دیا کہ وہی جو آپ نے دیکھی ہے۔ اس پر میں نے پوچھا کہ پھر تو نے ساری روٹی اٹھا کر کُتے کو کیوں دی؟ غلام نے جواب دیا کہ یہ کتوں کی جگہ نہیں ہے، وہ تو کہیں دور سے امید لے کر آیا ہے، اس لئے میں نے یہ گوارا نہیں کیا کہ اس کی محنت ضائع کی جائے، عبداللہ کہتے ہیں کہ اس کی یہ بات مجھے اتنی پیاری لگی کہ میں نے غلام سمیت اس چراگاہ اور بکریوں کو مالک سے خرید لیا، غلام کو آزاد کر دیا اور اس سے کہہ دیا کہ یہ سب بکریاں اور چراگاہ تیری ملکیت ہیں، میں نے یہ سب کچھ تمہیں بخش دیا، غلام نے مجھے دعا دی، بکریاں اور چراگاہ سب کچھ صدقہ کیا اور وہاں سے چلا گیا۔

توبہ کی توفیق: حضرت ذوالنون مصریؒ جو ایک ولی گذرے ہیں، ایک روز اپنے مریدوں کے ہمراہ کشتی میں سوار دریائے نیل میں جا رہے تھے، سامنے سے ایک دوسری کشتی آئی جس میں لوگ خوب گا بجا اور خوشیاں منا رہے تھے اور انہوں نے کشتی میں طرح طرح کی شرارتوں سے اودھم مچا رکھا تھا، مریدوں نے آپ سے عرض کیا اے شیخ! ان لوگوں کے لئے بددعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو غرق کر دے اور ان کی نحوست سے اپنی مخلوق کو پاک فرمائے، حضرت ذوالنونؒ اسی وقت کھڑے ہو۔ بددعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر فرمایا: اے میرے خدایا! ان لوگوں کو آپ نے جیسے اس دنیا میں خوشی عطا فرمائی ہے، اسی طرح آخرت میں بھی ان کو خوش رکھنا۔ مرید یہ دعا سن کر بہت حیران ہوئے، اتنے میں وہ کشتی آپ کے بالکل سامنے آگئی، ان لوگوں نے آپ کو دیکھتے ہی سخت ندامت اور پشیمانی کا اظہار کیا اور اپنے گانے بجانے والے آلات توڑ کر سمندر میں پھینک دیئے اور توبہ کر کے آپ کے مریدوں میں شامل ہوگئے۔ آپ نے اپنے مریدوں سے فرمایا: تم نے دیکھ لیا، سب کی مراد پوری ہوگئی، تمہاری مراد بھی حاصل ہوئی اور وہ بھی اپنی مراد کو پہنچ گئے۔

سچ ہے کہ بزرگ اور نیک لوگ کسی کے لئے بددعا نہیں کرتے، وہ ہر کسی کے بھلے کی بات کرتے ہیں اور ہر مسلمان کو چاہئے کہ دوسرے کیلئے ہی وہی کچھ کرے جس میں اس کا بھلا ہو۔

طلبۂ علم اور تہجد کا اہتمام: حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا واقعہ ہے کہ ایک طالب علم آپ کا مہمان ہوا، رات کو سوتے وقت آپ نے اس کے پاس لوٹے میں پانی بھر کر رکھ دیا؛ جب آپ وہاں تشریف لائے تو دیکھا لوٹے میں اسی طرح پانی رکھا ہے، تب آپ نے اس مہمان طالب علم سے فرمایا کہ میں نے لوٹے میں پانی بھر کر اس لئے رکھ دیا تھا کہ تم تہجد کے لئے اٹھو گے تو تم کو وضو کے لئے پانی تلاش کرنے کی دقت نہ ہو، مگر میں نے دیکھا کہ پانی اسی طرح رکھا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ تم تہجد کے پابند نہیں۔ بہت افسوس کی بات ہے طالب علموں کو اس کا زیادہ خیال رکھنا چاہئے، اگر طلبہ اور علما ہی پابند نہ ہوں گے تو اور کون ہوگا؟

موت سے خوف کی وجہ: سلیمان بن عبدالملک اپنے دور حکومت میں مدینہ منورہ آیا اور ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ جو اس وقت کے بڑے عالم تھے، ان کو بلا کر دریافت کیا کہ موت سے ڈرنے کی وجہ بتائیے؟ آپ نے جواب دیا: چونکہ تم دنیا کو آباد کر رہے ہو اور آخرت کو ویران؛ لہٰذا ظاہر ہے جو آدمی ویرانے کی طرف جائے گا کیسے خوش ہوگا۔

اس کے بعد خلیفہ نے دریافت کیا کہ دنیا والے خدا کے سامنے کیسے جائیں گے؟ تو جواب دیا: کہ نیک اس طرح جس طرح کوئی سفر سے واپس آکر اپنے عزیزوں سے بخوشی ملتا ہے اور بُرے لوگ اس طرح پکڑ جکڑ کر لائے جائیں گے جیسے کوئی چور غلام گرفتار ہوکر اپنے مالک کے سامنے آتا ہے، خلیفہ نے کہا: کتنا اچھا ہوتا کہ میں اپنے متعلق جان لیتا کہ میرا کیا حال ہوگا؟ تو حضرت ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ قرآن کریم میں دیکھ معلوم ہوجائے گا خداوند عالم فرماتا ہے: ''اِنَّ الْاَبْـرَارَ لَـفِـىْ نَعِيْمٍ () وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِىْ جَحِيْمٍ'' [یقیناً نیک آدمی بہشت میں جائیں گے اور برے دوزخ میں] پھر خلیفہ نے دریافت کیا کہ رحمت خدا کس پر ہوگی؟ تو ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ نیک کام کرنے والوں پر۔ (کیمائے سعادت: ۳۰۵)

محبوب دو جہاں کے غم کی انتہاء: ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ جبرئیل کچھ غم زدہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ جبرئیل کیا معاملہ ہے کہ میں آج آپ کو غمزدہ دیکھتا ہوں جبرئیل نے عرض کیا کہ اے محبوب کل جہاں صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ کے حکم سے آج جہنم کا نظارہ کر کے آیا ہوں اس کو دیکھنے کی وجہ سے میرے اوپر غم کے اثرات ہیں، نبی علیہ السلام نے پوچھا کہ جبرئیل بتاؤ کہ جہنم کے کیا حالات ہیں، عرض کیا اے اللہ کے نبی جہنم کے اندر سات درجے ہوں گے، ان میں سے جو سب سے نیچے ہوگا اس کے اندر اللہ تعالیٰ منافقوں کو رکھیں گے، جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا: ''اِنَّ الْـمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ'' اس کے اوپر والے (چھٹے) درجے میں اللہ تعالیٰ مشرک لوگوں کو ڈالیں گے، اس سے اوپر پانچویں درجے میں اللہ تعالیٰ آتش پرست لوگوں کو ڈالیں گے اس کے اوپر تیسرے درجے میں یہودیوں کو ڈالیں گے، دوسرے درجے میں عیسائیوں کو ڈالیں گے، یہ کہہ کر حضرت جبرئیل خاموش ہوگئے، محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا! جبرئیل آپ خاموش کیوں ہوگئے؟ بتاؤ کہ پہلے درجے میں کون ہوں گے؟ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اوپر والے یعنی پہلے درجے میں اللہ تعالیٰ آپ کی امت کے گنہگاروں کو ڈالیں گے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا کہ میری امت کے گنہگاروں کو بھی جہنم میں ڈالا جائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت غمگین ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حضور دعائیں کرنا شروع کر دیں، کتابوں میں لکھا ہے کہ تین دن ایسے گزرے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے تشریف لاتے، نماز پڑھ کر حجرے میں تشریف لے جاتے اور حجرہ بند کر لیتے، حجرہ کے اندر پروردگار کے سامنے آہ وزاری میں مشغول ہوجاتے، صحابہ کرامؓ حیران ہوتے کہ کہ نبی علیہ السلام پر کیا خاص کیفیت ہے کہ کسی سے بات چیت بھی نہیں کرتے اور نماز پڑھنے کے بعد حجرے کی تنہائی کو اختیار فرما لیتے ہیں گھر میں بھی تشریف نہیں لے جا رہے ہیں یہ کیا معاملہ ہے؟

جب تیسرا دن ہوا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے برداشت نہ ہوسکا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے دروازہ پر تشریف لائے اور دستک دی اور کہا ''السلام علیکم'' لبیک یارسول اللہ کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلے گئے اور انہوں نے روتے ہوئے جا کر عمر بن خطابؓ سے کہا عمر نبی علیہ السلام نے اس وقت میرے سلام کا جواب عطا نہیں فرمایا، لہٰذا آپ جائیں ممکن ہے کہ آپ کو سلام کا جواب مل جائے، چنانچہ حضرت عمرؓ حجرہ مبارک کے دروازے پر آئے، انہوں نے بھی اونچی آواز سے تین مرتبہ سلام کیا مگر نبی علیہ السلام کی طرف سے جواب کی آواز نہ آئی، چنانچہ وہ بھی یہی سمجھے کہ ابھی دروازہ کھولنے کی اجازت نہیں ہے لہٰذا وہ بھی واپس تشریف لے گئے واپسی پر ان کی ملاقات حضرت سلمان فارسیؓ سے ہوئی، حضرت عمر ابن خطابؓ نے ان سے کہا، سلمان! آپ کے بارے میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''سلمان منامن اھل البیت'' سلمان تو میرے اہل بیت میں ہے، اس لئے آپ جائیں ہوسکتا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ دروازہ کھلنے کا سبب بنا دیں، چنانچہ انہوں نے بھی آکر سلام کیا، لیکن نبی علیہ السلام کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا، اس کے بعد حضرت علیؓ سے کہا گیا جب ان سے کہا گیا تو انہوں نے سوچا کہ میں اس کے بارے میں کوئی اور حل کیوں نہ کروں، چنانچہ وہ خود دروازے پر جانے کی بجائے اپنے گھر تشریف لے گئے اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت فاطمۃ الزہرہؓ سے فرمایا کہ نبی علیہ السلام پر تین دن سے ایسی کیفیت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرے کی تنہائی میں ہیں، جب مسجد میں تشریف لاتے ہیں تو چہرۂ انور پر غم کے آثار ہوتے ہیں، آنکھیں آبدیدہ محسوس ہوتی ہیں اور نبی علیہ السلام کسی سے کلام بھی نہیں فرماتے، لہٰذا آپ جائیں اور دروازہ کھٹکھٹائیں ہوسکتا ہے کہ آپ کی وجہ سے دروازہ کھول دیا جائے، چنانچہ سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ تشریف لائیں اور انہوں نے بھی آکر نبی علیہ السلام کو سلام کیا، بالآخر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز پر دروازہ کھولا اور اپنی بیٹی کو اندر بلا لیا، سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ نے پوچھا اے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر یہ کیا کیفیت ہے کہ تین دن سے آپ مجلس میں بھی تشریف فرما نہیں ہوتے، حجرے کی تنہائی کو اختیار کیا ہوا ہے اور چہرہ انور پر بھی غم کے آثار ہیں اس وقت نبی علیہ السلام نے یہ پوری بات بتائی کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے آکر بتایا کہ میری امت کے کچھ گنہگار لوگ جہنم میں جائیں گے، فاطمہ! مجھے اپنی امت کے ان گنہگاروں کا غم ہے اور میں اپنے مالک سے فریاد کر رہا ہوں کہ وہ ان کو جہنم کی آگ سے بری فرما دے، یہ کہہ کر نبی علیہ السلام نے پھر لمبا سجدہ فرمایا حتی کہ اس سجدے کے اندر بھی روتے رہے بالآخر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ آگیا کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! ''وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى''

کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا عطا کر دے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے، چنانچہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کر لیا ہے، لہٰذا وہ قیامت کے دن مجھے راضی کرے گا اور میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا آخری امتی بھی جنت میں نہیں چلا جائے گا، سبحان اللہ اس کے بعد نبی علیہ السلام باہر تشریف لائے۔

Scanned with CamScanner

ماہ شعبان کی فضیلت

مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی

شعبان کا مہینہ بھی عظمت وفضیلت والا ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ اکثر شعبان کے مہینے کے پورے روزے رکھتے تھے اور کبھی پورے مہینہ کے نہ رکھتے تھے، دوسرے مہینوں کی نسبت شعبان میں زیادہ روزے رکھتے، آپ کو شعبان کے روزے زیادہ محبوب تھے۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں اتنے روزے نہیں رکھتے جتنے شعبان میں روزے رکھتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مہینہ میں لوگوں کے اعمال اللہ کے یہاں پیش کئے جاتے ہیں اور میں بھی دوست رکھتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ کے یہاں اس حال میں پیش ہوں کہ میں روزہ کے حال میں ہوں۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ شعبان کے پانچ حروف ہیں ''ش'' سے اشارہ ''شرف'' کی طرف ہے، اگر شرافت حاصل کرنی ہے تو اس ماہ میں روزے رکھو، عبادت کرو۔ ''ع'' سے اشارہ ''علو'' کی طرف ہے، اس مہینہ میں عبادت سے بلندی حاصل ہوتی۔ ''ب'' سے اشارہ ''بر'' کی طرف ہے کہ یہ مہینہ احسان اور بھلائی کرنے کا ہے۔ ''الف'' سے اشارہ ''الفت'' کی طرف ہے، یہ مہینہ الفت ومحبت کرنے کا ہے۔ ''ن'' سے اشارہ ''نور'' کی طرف ہے، اس مہینہ میں عبادت کرنا خصوصی نور کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ کیوں کہ اس مہینہ میں نیکیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں، گناہوں سے معافی کا اعلان ہو جاتا ہے، بندہ عبادت کر کے روزے رکھ کر اللہ کا مقرب بنتا ہے، شعبان شعب سے ماخوذ ہے، جس کا معنی کثرت ہے؛ چوں کہ اس مہینہ میں بے شمار نیکیاں تقسیم کی جاتی ہیں اس لئے اس کو شعبان کہتے ہیں۔

شب برائت کے فضائل

شب برائت کے مختلف نام ھیں:

(۱) **لیلۃ البراء ت**: کیوں کہ اس میں بہت سے لوگوں کو جہنم سے بری کیا جاتا ہے۔

(۲) **لیلۃ المغفرت**: کیوں کہ اس رات میں بہت سے گناہگاروں کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

(۳) **لیلۃ الرضوان**: کیوں کہ یہ رات اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

(۴) **لیلۃ البرکت**: کیوں کہ یہ برکت والی رات ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کو مبارک کہا ہے وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا کہ ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا ہے جس سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور مردہ زمین زندہ ہوتی ہے اور کھیتیاں سرسبز وشاداب ہوتی ہیں جس سے ہر چیز میں زندگی آجاتی ہے جیسا کہ فرمایا جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ تمام چیزوں کو پانی سے زندگی دی ہے۔ اللہ نے شب برائت کو لیلۃ مبارکۃ کہا جو اس رات میں عبادت میں مشغول ہوگا وہ گناہوں سے پاک ہوگا، اس دل کو روحانی زندگی اور تازگی ملے گی، اس کو روحانی غذا میسر ہوگی، اس کو ایمانی اخلاص والی روشنی حاصل ہوگی، وہ گناہوں سے دھل جائے گا، اس کو امن حاصل ہوگا، اس کے لئے ظاہری رزق اور روزی میں فراخی ہوگی، اللہ اس کو اپنا بنالے گا۔

۵- **لیلۃ القضاء**: کیوں کہ اس رات میں سارے سال کے فیصلے ہوتے ہیں جو بچے پیدا ہونے والے ہیں، جو مرنے والے ہیں ان کے نام لکھے جاتے ہیں، مخلوق کے لئے رزق کی تقسیم لکھی جاتی ہے۔

٦- **لیلۃ الرافع**: کیوں کہ اس رات میں سب کے اعمال، افعال آسمانوں کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔

شب برائت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا عمل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو عبادت کرتے، دن کو روزہ رکھتے۔ (۱) حضرت عائشہ کی روایت ہے قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فصلّی ما طال السجود حتی ظننت انه قد قبض اس رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری رات عبادت میں گزاردی، کبھی قیام میں، کبھی رکوع میں، کبھی سجدہ میں، پھر آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں نے گمان کیا کہ آپ کا انتقال ہوگیا، میں نے آپ کے قدم کے انگوٹھے کو حرکت دی تو آپ نے حرکت کی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ زندہ ہیں، میں نے کان لگایا، پیغمبر کی زبان فیض ترجمان پر دعاء کے یہ کلمات تھے، آپ دعا مانگ رہے تھے:

أعوذ بعفوک من عقوبتک. یا اللہ! میں تیری معافی کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ واعوذ بک من سخطک. اور تیری رحمت کے ذریعہ تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں واعوذ برضاک من سخطک. اور تیری رضا کے ذریعہ تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔ و اعوذ بک منک. اور میں تجھ ہی سے تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ جل ثنائک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک. تو بڑی بزرگی والا ہے، میں تیری شایان شان تیری حمد وثنا نہیں کرسکتا، تو ہی اپنی ثنا بیان کرسکتا ہے اور اپنی تعریفیں تو ہی جانتا ہے تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی حمد وثنا کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر سجدہ سے اٹھایا، فرمایا: عائشہ! اظننت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خان بک کیا تو نے یہ گمان کیا کہ اللہ کے رسول نے خیانت کی، تیری حق تلفی کی کسی دوسری بیوی کے گھر چلے گئے، حضرت عائشہ نے کہا لا واللہ یا رسول اللہ میرا یہ گمان نہ تھا، مگر میں نے سجدہ کے لمبے ہونے کی وجہ سے سمجھا کہ آپ وفات پا گئے، اس لئے میں نے آپ کے پاؤں کو ہاتھ لگایا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! تجھے پتہ ہے یہ رات کیسی ہے؟ میں نے کہا اللہ و رسوله اعلم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ معافی مانگنے والوں کو معاف کرتے ہیں اور رحمت مانگے والوں کو رحمت عطا فرماتے ہیں۔

شب براءت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا عمل

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں قام رسول اللہ رویداً حضور آہستہ سے اٹھے وفتح الباب رویداً اور آہستہ سے دروازہ کھولا واغلق الباب رویداً، پھر آہستہ سے دروازہ بند کیا۔ میرے دل میں خیال تھا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس جائیں گے کنت فی اثر الرسول میں آپ کے پیچھے گئی فخرجت اطلبه آپ کو تلاش کیا فاذا هو بالبقیع رافع راسه الی السماء تو میں نے آپ کو جنت البقیع میں دیکھا، آپ کا سر مبارک آسمان کی طرف تھا فسمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد تو آپ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ یا اللہ اس قبرستان والوں کو بخش دے تو پیغمبر نے اس رات قبرستان جا کر اہل قبور کے لئے دعا مانگی، تم بھی اس رات میں تمام مسلمانوں کی مغفرت کے لئے دعا مانگو، اگر قبرستان جاسکتے ہو تو جاؤ، دعا مانگو، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشة اکنت تخافین ان یحیف اللہ علیک و رسوله کیا تو نے سمجھا کہ اللہ ورسول تجھ پر ظلم کریں گے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا میں یہ نہیں سوچ سکتی، البتہ میرا گمان تھا کہ آپ کسی بیوی کے پاس جائیں گے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ! یہ ایسی رات ہے کہ جس میں اللہ کی رحمت کی تجلی ہوتی ہے اور اللہ بنو کلب کے قبیلہ کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر گناہگاروں کو معاف کرتے ہیں۔

غافل انسان کا عمل

پیغمبرؐ نے شب برأت اللہ کی عبادت میں گزاردی اور مسلمانوں نے یہ رات آتش بازی میں گزاردی، رات تو دین ودنیا کی سرفرازی کی تھی اس نے آتش بازی کی بنالی، حکمراں، امیر، غریب، بڑا، چھوٹا، تاجر، غیر تاجر، پڑھا لکھا، ان پڑھ سب نے اپنے گھر میں، محلہ میں، شہر میں، پورے ملک میں اس بربادی کی رسم پر لاکھوں، کروڑوں روپئے خرچ کردیئے، کاش کہ یہ رقم غریبوں، مسکینوں محتاجوں، بیواؤں، یتیموں، مساجد، دینی مدارس، دینی کاموں، رفاہی کاموں پر خرچ ہوتی مگر

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے ۔۔۔ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس آتش بازی میں دنیا کا نقصان ہے، کئی گھر آگ سے جل کر ویران ہو گئے، ملک وملت کے خون پسینے کی کمائی آگ کا دھواں بن گئی اس آتش بازی میں دین کا نقصان ہے، کیوں کہ اس میں ناراضگی رب رحمٰن ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''فضول خرچی نہ کرو، اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔ دوسری جگہ فرمایا: ''فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی اور دوست ہیں''۔

آسمانوں سے خدا کی رحمت کا نزول ہوتا ہے، یہ نیچے سے پٹاخے چلا رہے ہیں، آگ جلا رہے ہیں کہ یہ آگ اوپر جائے ہم خدا کی رحمت کی توجہ نہیں چاہتے، افسوس نور کی رات کو نار سے بھر دیا، شیطان کو خوش کردیا کہ تجھے نار سے پیدا کیا گیا، ہم بھی ناری بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس رسم بد سے محفوظ فرمائے۔ پیغمبرؐ نے اس رات اللہ کا سجدہ کیا، اس سے امت کو سبق ملا کہ صرف اللہ کا سجدہ کرو، پیغمبرؐ نے اس رات کو اللہ کو پکارا، رب سے مانگا، اس سے امت کو سبق ملا کہ صرف اللہ کو پکارو اور اسی سے مانگو۔ پیغمبرؐ نے اس رات قبرستان والوں کے لئے اللہ سے دعا کی، اس سے امت کو سبق ملا کہ قبرستان جاؤ مگر ان کو سجدہ نہ کرنا اور نہ ان کو پکارنا، نہ ان کی نذر ونیاز بلکہ ان کے لئے اللہ سے دعاء مغفرت کرو۔ پیغمبرؐ نے اس رات لمبا سجدہ کیا اس سے امت کو سبق ملا کہ تم بھی اس رات رب کو راضی کرنے کے لئے لمبے لمبے سجدے کرو، روٹھا رب راضی ہو جائے گا۔

پیغمبرؐ نے اپنی امت کو بتایا کہ یہ رات رحمت، مغفرت، برکت، عنایت کی ہے، تم اپنے دامنوں کو رحمت خداوندی سے بھرلو۔

پیغمبرؐ اس رات بہت روئے، اس سے امت کو سبق ملا کہ اس رات میں رونا تمہارا کام، پھر تمہارے گناہوں کو دھونا رب کا کام ہے، حدیث میں آتا ہے کہ جب بچہ روئے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مارتا ہے، باہر اترتا ہے اسی طرح جب گناہگار روتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش مارتی ہے اور اترتی ہے تو اس رحمت سے بندہ کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ کی عظمت

حضرت عائشہؓ نے شب برأت میں پیغمبرؐ کا عبادت والا عمل امت کو بتایا، حضرت عائشہؓ نے دن کو پیغمبر کا روزہ رکھنا امت کو بتایا، حضرت عائشہؓ نے شب برأت میں پیغمبر کی دعا کے کلمات امت کو بتائے، حضرت عائشہؓ نے نبی کے جنت البقیع میں جانے کا امت کو بتایا، حضرت عائشہؓ نے نبی کا اہل قبرستان کے لئے دعا کرنے کی بات امت کو بتائی، قربان جاؤں عائشہؓ تیری عظمت پر کہ تو شب برأت میں پیغمبر کے احوال افعال واعمال کی گواہ بنی، نبی بھی شان والا، نبی کی بیوی بھی شان والی اور شب برأت بھی شان والی۔

شب برأت میں سات غلط کاروں کی بخشش نہ ہوگی

(۱) مشرک کی بخشش نہ ہوگی، بیہقی میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اِنَّ اللہ لاینظر الی مشرک اللہ تعالیٰ مشرک کی طرف نظر رحمت نہ فرمائیں گے، ابن ماجہ کے الفاظ ہیں فیغفر لجمیع خلقه الا مشرک اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو بخش دے گا، مگر مشرک کو نہ بخشے گا، شرک یہی ہے کہ اللہ کے حقوق بندوں کو دیئے جائیں، زندگی دینا اللہ کا حق ہے، نفع نقصان دینا اللہ کا حق ہے، بیٹا بیٹی دینا اللہ کا حق ہے، نذر ونیاز صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے، عزت ذلت دینا اللہ کا حق ہے، جو انسان دوسرے کو زندگی وموت کا مالک سمجھے دوسرے کو نفع نقصان، عزت ذلت کا مالک سمجھے، دوسرے کو بیٹا بیٹی دینے والا سمجھے، دوسرے کی نذر منت دے وہ مشرک ہے، اس کی مغفرت بخشش نہ ہوگی، شرک سب سے بڑی گندی نجاست ہے اور مشرک نجس ہے۔ ارشاد فرمایا: ''کہ مشرک پلید ہے، شرک بہت بڑا ظلم ہے، ارشاد فرمایا: ''شرک بڑا ظلم وناانصافی ہے، مشرک کو خدا نہ بخشے گا، ارشاد فرمایا: ''مشرک کے لئے اللہ نے جنت کو حرام کردیا، ارشاد فرمایا: ''شرک سے تمام نیکیاں برباد ہوجاتی ہیں۔

حدیث میں آتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں شفاعت کروں گا، مگر یہ سفارش اس کے لئے ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریگا اس لئے اس رحمت برکت مغفرت والی رات میں مشرک جیسے پلید کی بخشش نہ ہوتی۔

(۲) ولا الی مشحان بدعتی کی بخشش نہ ہوگی جو بدعات، رسومات پھیلا کر اسلام کی بنیادیں گراتا ہے اور بدعات کو رواج دیتا ہے۔

(۳) ولا الی حاسد مومن سے حسد کرنے والے، کینہ بغض رکھنے والے پر بھی اللہ نظر رحمت نہیں کرتے، اس کی مغفرت نہیں ہوتی، جب تک دل کو اس سے پاک نہ کرے۔

(۴) ولا الی قاطع رحم قطع رحمی کرنے والا اپنے اقرباء ورشتہ داروں سے غلط سلوک کرنے والا، اس کی طرف بھی اللہ رحمت کی نظر نہیں کرتے اور نہ اس کی مغفرت ہوتی ہے جب تک اپنی اس عادت سے باز نہ آئے۔ (بقیہ: صفحہ:۱٤/پر)

Scanned with CamScanner

قرآن کریم اور عصرِ حاضر کے مسائل

پروفیسر محمد صدیق قریشی

اسلام ہی وہ دین ہے جس نے تمام وقتوں کے مسائل پر بحث کی ہے اور اس نے وہ قوانین اور ضوابط متعارف کرائے ہیں جو انسانی زندگی اور اس کے معاشرے اور دنیا کے ساتھ باہمی تعلقات کو منظم کر سکتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اصولوں کی دعوت دی وہ انفرادی واجتماعی زندگی کے ہر گوشے پر محیط تھے۔ یہ پیغام اس وقت آیا جب نسل انسانی فکری اعتبار سے پختہ ہو چکی تھی۔ تمام مکاتب، فلسفہ اور تمام مذاہب ظہور پذیر ہو چکے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ مادی علوم نے بھی خاطر خواہ ترقی کر لی تھی۔ گویا انسان کا اجتماعی شعور بھی خط پختگی کو پہنچ چکا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ نے تبلیغ کی تو کسی قسم کی مصلحت آپ کے سدراہ نہ بنیں۔ آپ نے اصولوں کی خاطر کبھی سودے بازی نہ کی بلکہ ہر طرح کے خطرات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا۔ اس طرح آپ نے محض ۲۳ برس میں ایک مکمل ترین نظام حیات کھڑا کر دیا اور ایک وسیع وعریض خطے پر دین حق کو اپنے معاشرتی، معاشی اور سیاسی ڈھانچے سمیت بالفعل قائم ونافذ کر دیا۔ یہ اس کی بدولت ہی ممکن ہوا کہ قوم شتربانی کے مقام سے نہ صرف جہاں بانی کے مقام پر فائز ہو گئی بلکہ اس نے بلا استثناء دنیا کی ساری ہی اقوام کو سیاست اور جہاں بانی کا درس بھی دیا۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو صرف ایک اللہ کے آگے سربسجود ہونے کی تعلیم دے کر اسے آزاد وحر کامل بنا دیا۔ اس سیاسی نظام کی اساس انفرادی و اجتماعی ایمانداری اور سچائی تھی۔ اس میں دنیوی کروفر کے بجائے خلافت الٰہی کا جلال اور ظاہری شان وشوکت کی جگہ خدمت اور محبت کا جمال تھا لیکن اس سادگی اور فقر کے باوجود اس کے دبدبے کا یہ عالم تھا کہ قیصر وکسریٰ اس کے تصور پر ہی لرزہ براندام ہو جاتے تھے۔ آپ نے مختلف قسم کے سیاسی اور معاشی معاہدے کیے لیکن بھی کوئی جھوٹا معاہدہ نہیں کیا اور نہ ہی کسی معاہدے کی کبھی خلاف ورزی کی۔ حلیفوں کا نازک سے نازک حالات میں بھی ساتھ دیا اور دشمنوں کے ساتھ ان کے نہایت ہی نا مساعد حالات میں بھی انصاف کیا۔ سیاسی جبر کا خاتمہ کیا، اس انقلاب کا محور قرآن حکیم تھا جو چوں بجاں در رفت کے مصداق صحابہ کرام کے رگ وریشے میں اس طرح سرایت کر گیا کہ ان کی زندگیوں کا رخ ہی تبدیل ہو کر رہ گیا۔ یہ تغیر آپ کے نقش قدم کو راہ دلیل بنانے کے باعث ہی ممکن ہوا۔ اسی لیے آپ نے فرمایا: میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ آج بھی اگر دنیا فوز وفلاح اور اپنے مسائل کے حل کی خواہاں ہے تو اسے آپ کے اسوہ حسنہ کا اتباع کرنا پڑے گا۔ دنیا کو پر آشوب حالات کا سامنا ہے، ان سے بچنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ انقلاب نبوی کو ہی نصب العین بنایا جائے۔

اس انقلاب کے لیے سب سے پہلے اپنی فکر کی تصحیح شرط لازم ہے اور یہ فطری ثمرہ ہے تلاوت قرآن حکیم کا۔ اس سے فاسد خیالات اور غلط نظریات کی بیخ کنی ہوگی۔ جب قلوب واذہان نور ایمانی سے منور ہو جائیں گے تو مجموعی طور پر معاشرہ یا قوم بلکہ پوری دنیا کے اجتماعی فکر کی تطہیر اور اس کی سوچ کے دھارے کا رخ تبدیل ہو جائے گا۔ قرآنی اخلاق اور قرآن کی مثالی سیرت کا مظہر اتم آپ ہی کی ذات مبارکہ تھی۔ کسی بھی نوع کی آیت لے لیں، وہ آپ کی کسی نہ کسی پیغمبرانہ سیرت اور کسی نہ کسی مقام نبوت کی تعبیر ہے اور آپ کی سیرت اس کی تفسیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد گرامی ہی تو تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت قرآن ہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی رحمت قرار دیا اور قرآن حکیم کو بھی رحمت بنایا: ''اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرما رہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔ (الاسراء (۸۲) اس کو علامہ اقبالؒ نے اس طرح بیان کیا:

لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینۂ رنگ تیرے محیط میں حباب

اور اس آیت ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا۔'' (المائدہ:۳) کے نزول کے ساتھ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت بھی مکمل ہو گئی۔ اب قیامت تک قرآن حکیم اور آپ کی سیرت بنی نوع انسان کی ہدایت ورشد کے لیے کافی ہے۔ یہ ایک ایسا نور ہے جس کی قندیلیں گل نہیں ہوتیں۔ یہ ایک ایسی منزل ہے کہ اس کی راہ میں کوئی راہرو بھٹکتا نہیں، نہ ہی یہ کسی ایک علاقے یا وہاں آباد لوگوں کے لیے نازل ہوا بلکہ یہ کل کائنات کے لیے ہے۔ لہٰذا قرآن حکیم بھی رحمت اور آپ بھی رحمت انسانیت کا اعلیٰ اور حقیقی درجہ اس دین کی پیروی سے ہی میسر آ سکتا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی ہمہ گیری کی، وحدت انسانی، احترام آپ آدمیت اور دین کے معاملات میں ایسی ذاتی اور عملی مثالیں پیش کیں جن سے نوع انسانی کے فکر وتصور کے دھارے بدل گئے اور اس کے نتیجے میں ایک نئی امت اور ایک نیا معاشرہ معرض وجود میں آیا۔

یہ تقاضائے جبلت ہے کہ انسان تنہا نہیں رہ سکتا۔ وہ انسانیت کی معراج کو معاشرتی زندگی کے بغیر پہنچ ہی نہیں سکتا۔ معاشرہ افراد کی ترقی اور نشونما کا ضامن ہے۔ چونکہ افراد سے معاشرہ تشکیل پاتا ہے اس لیے فرد کا معاشرے پر اثر ہوتا ہے اور معاشرے کا فرد پر بہترین معاشرتی زندگی وہ ہوتی ہے جس میں تمام افراد ایک دوسرے کے لیے معین ومددگار ہوں۔ ارشاد نبی کریم ہے: ''لوگوں میں بہتر وہ فرد ہے جو لوگوں کے حق میں سب سے زیادہ نفع رساں ہے۔ اور یہ نفع رسانی یقیناً خاندان سے شروع ہوتی ہے جو معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اور بچے کا اولین مدرسہ ہے۔ اسی لیے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں مضمر ہے۔''

انسان مدنی الطبع ہے اور وہ معاشرے سے الگ تھلگ ہو کر نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرے میں مختلف مقاصد کے تحت معرضِ وجود میں آنے والے اداروں میں سے کئی ایک کے ساتھ وہ وابستہ ہوتا ہے۔ تعصب، اقتصادی مسائل اور احساس برتری وہ اسباب ہیں جو صحیح تناسب اطاعت قائم نہیں ہونے دیتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ مامون نہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ آپ کا ایک اور ارشاد حضرت عائشہ سے مروی ہے: ''جبریل مجھ کو پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی برابر تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ پڑوسی کو پڑوسی کا وارث بنا دیں گے۔'' حضرت عمر فاروق حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ''تم میں سے سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم معزز طریقے سے رہتا ہے۔''

ماہرین عمرانیات کی رائے ہے کہ خاندان اور ہمسائے کے حقوق کا یوں پاس ملحوظ خاطر ہو تو دنیا صحیح معنوں میں جنت بن جاتی ہے۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے: ''جو زمین والوں پر رحمت نہیں کرے گا آسمانوں والا اس پر رحم نہیں کرے گا۔ بزبان شاعر:

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

گویا اسلامی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ اتباع احکام الٰہی اور سیرت رسول کی روشنی میں صحیح معنوں میں انسان بننے کی انتھک کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ اگر ہم ہر موقع پر اخلاقی برتاؤ کو ملحوظ خاطر رکھیں تو ہم خود کو تمام گناہوں اور جرائم سے بچا سکتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا عملی نمونہ ہمارے سامنے ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے مسائل کا حل تلاش کر سکتے ہیں، ارشاد ربانی ہے: ''درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول) کی ذات مبارکہ) میں ایک بہترین نمونہ ہو۔ (احزاب:۲۱)

اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور شمائل ایک حیثیت سے عملی قرآن ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حقوق العباد کا احترام کیا جائے اور امور خیر میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ اس طرح شر کی راہیں مسدود ہو جائیں گی۔ فرمان الٰہی ہے: ''اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدونہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو (المائدہ:۲)

اگر اقوام عالم اس اصول پر عمل کریں تو دنیا میں فساد کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے۔ مشاہدہ یہ ہے کہ حق کے بجائے دوسرے مصالح کی بنا پر قومیں باطل کی طرفداری شروع کر دیتی ہیں جن کی وجہ سے باطل قوتیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور دُنیا میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حکومتیں اپنے سیاسی مفادات کے پیش نظر شہادت حق کو چھپاتی ہیں اور عدل وانصاف کی پاسداری نہیں کرتیں۔ پیغمبر انسانیت نے مسلمانوں میں اخوت ومساوات کی روح پھونک کر ان کے باہمی اتفاق کو ایک ابدی صورت عطا کی۔ قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے: مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ (الحجرات:۱۰) اس کے فضل وکرم سے تم بھائی بن گئے۔ (آل عمران:۱۰۳) آپ نے فرمایا: "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں۔

اسلام میں پڑوسی کے حقوق

سید ظفر عالم باروی

اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک اور احسان کرو اور اپنے رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور غلاموں سے۔ یقیناً اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

سورہ نساء کے اس آیت کریمہ میں بہت سے حقوق کے ساتھ ہمسایہ کے حقوق کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا حق بیان فرمایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ خالص اسی ہی کی عبادت کرو۔ مسلم شریف کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو، یہ بات آپ نے تین بار فرمائی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کی یا رسول اللہ ناک خاک آلود ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور جنتی نہیں ہوا۔ یعنی انکی خدمت نہیں کی۔ بخاری اور مسلم شریف کی روایت ہے'' کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے کی عمر دراز ہوتی ہے اور رزق وسیع ہوتا ہے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا ایسے قریب ہونگے جس طرح شہادت کی انگلی اور درمیان کی انگلی ہے۔ ایک دوسری جگہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' بیوہ کی اور مسکین کی خبر گیر کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے ہمسائے کے بارے میں اتنا تاکید کی ہے کہ میں نے گمان کیا کہ کہیں اس کو وراثت میں حصہ دار نہ بنا دیں۔

ایک روایت میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ زنا کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ حرام ہے۔ اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور قیامت تک حرام رہیگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! دس عورتوں سے زنا کاری کرنے والا اس مرد سے کم گناہ گار ہوگا جس نے اپنے ہمسایہ کی عورت سے زنا کیا۔ پھر دریافت فرمایا چوری کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے اور قیامت تک حرام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سنو! دس گھروں سے چوری کرتا اس سے کم گناہ ہے کہ ایک آدمی اپنے ہمسائے کی چوری کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہمسایہ کے ساتھ کوئی بھی گناہ کرنا دس گناہ سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے جو تم نیکی کرو گے اللہ اس کے بدلے میں دس گنا زیادہ اجر دیگا اور برے کام کا ایک گنا لیکن ہمسائے کے ساتھ برا عمل بھی دس گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور اس کے بعد اپنی پروسن کے ساتھ زنا کرنا۔ ایک آدمی مدینہ سے آیا۔ اس وقت رسول اللہ اور حضرت جبریل علیہ السلام اس جگہ نماز پڑھ رہے تھے جہاں جنازوں کی نماز پڑھی جاتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھ دوسرا کون شخص نماز پڑھ رہا تھا۔

Scanned with CamScanner

اخبار جہاں

محمد اسعد اللہ قاسمی

9 ممالک کی شرکت سے ’رماح النصر‘ فوجی مشقیں جاری

سعودی عرب، پاکستان اور دیگر 9 برادر اور دوست ممالک کی مشترکہ فوجی مشقیں ’رماح النصر‘ گزشتہ 7 دنوں سے جاری ہیں، سبق ویب سائٹ کے مطابق 9 دوست ممالک کی افواج کے علاوہ مشقوں میں سعودی مسلح افواج کے تمام شعبوں، وزارت نیشنل گارڈز اور ریاستی سلامتی پریذیڈنسی کے عسکری دستے شریک ہیں، مشترکہ فوجی مشقیں 18؍فروری کو اختتام پذیر ہوں گی جن میں جوانوں کو جدید عسکری ہنر سکھائے جارہے ہیں، مشترکہ مشقوں کے سربراہ جنرل خالد الحربی نے کہا ہے کہ ’مشقوں کا مقصد باہمی عسکری تعلقات کو فروغ دینا اور ایک دوسرے کے تجربات سے مستفید ہونے کے علاوہ مشترکہ مشقوں کی اہلیت کی بھی جانچ کی جائے گی، مشترکہ عسکری مشقوں سے عسکری امور کے تجربات کا تبادلہ بھی کیا جاتا ہے جبکہ باہمی تعارف اور تعلقات میں بھی اضافہ ہوتا ہے، واضح رہے کہ رماح النصر مشقوں میں جی سی سی، امریکہ، برطانیہ، پاکستان، یونان اور اردن کے فوجی شریک ہیں (نیوز سروس)

’رفح آخری پناہ گاہ ہے، اسرائیلی حملہ انتہائی خطرناک ہوسکتا ہے‘

سعودی عرب نے غزہ میں رفح پر اسرائیلی حملے کو انتہائی خطرناک قرار دیا ہے

سعودی عرب نے غزہ میں رفح پر اسرائیلی حملے کو انتہائی خطرناک قرار دیا ہے، سبق ویب سائٹ کے مطابق سعودی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ’سعودی عرب رفح پر حملے کی خطرناکی سے آگاہ کرتا ہے، ’اسرائیلی وحشیانہ بمباری سے فرار ہونے والے لاکھوں شہریوں کی آخری پناہ گاہ رفح ہے جو غزہ پر اسرائیلی حملوں کی وجہ سے نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں، وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ’سعودی عرب پناہ گزینوں کی جبری نقل مکانی کو مسترد کرتے ہوئے شدید الفاظ میں اس کی مذمت کرتا ہے (الجزیرہ نیوز)

یوکرین جنگ: اگر امریکہ جنگ ختم کرنا چاہتا ہے تو اسے ہتھیار دینا بند کرنا ہوں گے

روسی صدر ولادیمیر پوتن نے فروری سنہ 2022 میں یوکرین پر حملہ شروع کرنے کے بعد کسی مغربی صحافی کو انٹرویو نہیں دیا تھا؛ لیکن پوتن کا رواں ہفتے مشہور امریکی صحافی ٹکر کارلسن کو دیا گیا ایک انٹرویو گذشتہ جمعرات کو نشر کیا گیا، کارلسن کے شو کو اپریل سنہ 2023 تک فاکس نیوز پر سب سے زیادہ ریٹنگ حاصل تھی، لیکن نیٹ ورک نے انھیں بغیر کسی وجہ کے نکال دیا، اب ان کی ایک آزاد کمپنی ٹکر کارلسن نیٹ ورک ہے اور ان کا پروگرام ایکس یعنی سابقہ ٹوئٹر پر بھی نشر ہوتا ہے، اپنے پلیٹ فارم سے وہ سابق امریکی صدر ٹرمپ جیسے دائیں بازو کے سیاست دانوں کے دوستانہ انٹرویو نشر کرتے ہیں، اپنے تازہ ترین انٹرویو میں پوتن نے یوکرین کے قومی کردار کے بارے میں سوالات اٹھائے اور کیئو کے خلاف اپنے خصوصی ’فوجی آپریشن‘ کا جواز پیش کیا اور کہا کہ نیٹو کی توسیع روس کے لیے خطرہ ہے؛ تاہم انھوں نے اس بات کا یقین دلایا کہ وہ پولینڈ یا نیٹو کے کسی رکن ممالک پر حملہ کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے (ایجنسی)

حماس کا جنگ بندی کی پیشکش پر جواب پہلے اسرائیلی فوج غزہ سے مکمل انخلا کرے

حماس نے غزہ میں جنگ بندی کے مجوزہ معاہدے کے جواب میں عارضی طور پر جنگ میں وقفے کی پیشکش کی ہے، اسرائیل، امریکہ، قطر اور مصر کی جانب سے تیار کردہ جنگ میں وقفے کے معاہدے کی تفصیلات اب تک منظرِ عام پر نہیں آئیں، اس سے قبل یہ اطلاعات سامنے آئی تھیں کہ معاہدے میں چھ ہفتوں کی عارضی جنگ بندی اور فلسطینی قیدیوں کے بدلے اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی کی تجویز دی گئی ہے، اسرائیل اور امریکہ دونوں نے کہا ہے کہ وہ مجوزہ معاہدے پر حماس کے جواب کا جائزہ لے رہے ہیں، برطانوی خبر رساں ایجنسی روئٹرز نے حماس کی جانب سے مجوزہ معاہدے پر دیا گیا جواب حاصل کرلیا ہے (ایجنسی)

اسرائیل غزہ تنازعے کے درمیان میکڈونلڈز کی فروخت متاثر

امریکی فاسٹ فوڈ کمپنی میکڈونلڈز نے انڈیا اور پاکستان سمیت دنیا بھر میں اپنے گاہک کھودیے ہیں، اس کی ایک بڑی وجہ کمپنی کا بظاہر اسرائیل کی حمایت کرنا ہے جس کے باعث صارفین کی جانب سے ان کا بائیکاٹ کیا گیا ہے، عالمی سطح پر معروف فاسٹ فوڈ چین نے اپنے بین الاقوامی کاروباری ڈویژن میں کم کاروبار کی وجہ سے تقریباً چار سالوں میں اپنی پہلی سہ ماہی کی فروخت میں کمی کی اطلاع دی، کمپنی کے مالک اسرائیل غزہ تنازعے کے اثرات کو تسلیم کرتے ہوئے کمپنی کے متعلق ’غلط معلومات‘ دیے جانے کا الزام لگایا ہے، فروخت میں کمی کے اعلان کے بعد میکڈونلڈز کے حصص میں تقریباً چار فیصد کی کمی آئی ہے، میکڈونلڈز، سٹاربکس اور کوکا کولا سمیت ان متعدد مغربی کمپنیوں میں سے ایک ہے جن کے خلاف اسرائیل مخالف مہم چلانے والوں کی طرف سے بائیکاٹ کی اپیل کی گئی ہے اور احتجاج دیکھا گیا ہے، میکڈونلڈز نے کہا کہ اسرائیل غزہ تنازع نے سنہ 2023 کی چوتھی سہ ماہی میں کچھ بیرون ملک منڈیوں کی کارکردگی کو 'معنی خیز طور پر متاثر' کیا ہے (ایجنسی)

کینیڈا کو آبادی کے جال کا سامنا: امیگریشن کے خواہشمندوں پر اس کے کیا اثرات ہوں گے؟

کینیڈا دنیا بھر میں اپنی اوپن ڈور امیگریشن پالیسی کے لیے جانا جاتا ہے، اس پالیسی کی بدولت، دنیا بھر سے پچھلے کئی برسوں میں لاکھوں ہنرمند افراد کینیڈا منتقل ہوئے، حالیہ برسوں میں کینیڈا کا شمار دنیا کے ان ممالک میں ہونے لگا ہے جہاں آبادی میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے، سنہ 2023 میں کینیڈا کی آبادی 3.2 فیصد اضافے کے ساتھ 4 کروڑ سے تجاوز کرگئی، یہ اب تک ہونے والا سب سے زیادہ اضافہ ہے، کینیڈا کے امیگریشن ڈیپارٹمنٹ کی ایک ترجمان کا کہنا ہے کہ ’کینیڈا کی آبادی میں ہونے والا اضافہ تقریباً مکمل طور پر عارضی یا مستقل امیگریشن کی وجہ سے ہے۔‘

تعلیم وروزگار

فارمسسٹ سمیت 2485 عہدوں کے لئے درخواستیں مطلوب

جھارکھنڈ اسٹاف سلیکشن کمیشن (JSSC) نے 2485 آسامیوں پر بھرتی کے لیے نوٹیفکیشن جاری کیا ہے، جھارکھنڈ پیرامیڈیکل کمبائنڈ کمپیٹیو ایگزامینیشن - 2023 کے تحت فارمسسٹ، لیبارٹری ٹیکنیشین، ایکسرے، ٹیکنیشن اور دیگر آسامیوں پر تقرریاں کی جائیں گی، اس میں منتخب ہونے والے امیدواروں کی تقرری ریاست کے مختلف سرکاری اسپتالوں میں کی جائے گی، اس امتحان میں صرف جھارکھنڈ کے امیدواروں کو ریزرویشن کا فائدہ ملے گا، دلچسپی رکھنے والے امیدوار سرکاری ویب سائٹ پر جاکر آن لائن درخواست دے سکتے ہیں، آن لائن درخواست کی آخری تاریخ 22؍فروری 2024 مقرر کی گئی ہے:

☆ فارمسسٹ، کل عہدے: 560 (جنرل: 224) ☆ قابلیت: تسلیم شدہ بورڈ سے 10ویں اور 12ویں پاس ہونا ضروری ہے ☆ کسی تسلیم شدہ ادارے سے فارمیسی/B فارما میں ڈپلومہ ☆ اسٹیٹ فارمیسی کونسل میں رجسٹرڈ ہوں ☆ لیب ٹیکنیشین، کل پوسٹیں: 636 (جنرل: 225) ☆ قابلیت: تسلیم شدہ بورڈ سے 10ویں اور 12ویں پاس، لیبارٹری کی عملی تربیت پاس کرنا ضروری ہے ☆ حکومت ہند کے ذریعہ تسلیم شدہ انسٹی ٹیوٹ سے میڈیکل لیب ٹیکنیشین کا کم از کم ایک سال کا کورس کرنا ضروری ہے ☆ ایکسرے ٹیکنیشن، کل پوسٹیں: 116 (جنرل: 45) ☆ قابلیت: 1994 سے پہلے تسلیم شدہ بورڈ سے 10ویں اور اس سے اوپر 2010 سے پہلے 12ویں پاس ہونا ضروری ہے ☆ میڈیکل ریڈیوگرافی ایکسرے/سی ٹی اسکین/ MRI / USG ٹیکنیشین میں ڈپلومہ ☆ پے اسکیل (اوپر کے تینوں عہدوں کے لئے) پے میٹرکس لیول-5 کے مطابق، 29,200 سے 92,300 روپے ☆ درخواست کی فیس: ریاست جھارکھنڈ کے ST / SC زمرے کے لیے 50 روپے، جھارکھنڈ ریاست کے دیگر زمروں اور دیگر ریاستی امیدواروں کے لیے 100 روپے، فیس کی ادائیگی آن لائن ہوگی ☆ آن لائن درخواست دینے کی آخری تاریخ: 22؍فروری 2024 اور درخواست کی فیس جمع کرانے کی آخری تاریخ: 26 فروری 2024 ہے، ویب سائٹ: www.jssc.nic.in ای میل: jsscparamed2023@gmail.com

ہندوستانی محکمۂ ڈاک میں ڈرائیور کے لئے 78 اسامیوں پر درخواست مطلوب

ہندوستانی محکمۂ ڈاک نے اترپردیش میں ڈرائیور (عام گریڈ) کی 78 آسامیوں پر براہ راست بھرتی کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں، یہ تقرریاں ریاست کے مختلف اضلاع اور پوسٹل حلقوں کے لیے مستقل بنیادوں پر کی جائیں گی، اگر آپ دسویں پاس ہیں تو آپ ان پوسٹوں کے لیے اپلائی کرسکتے ہیں، فارم بذریعہ ڈاک بھیجنا ہوگا، درخواستیں قبول کرنے کی آخری تاریخ 16؍فروری 2024 ہے، تفصیلات کے لیے نیچے پڑھیں:

انتخاب کا عمل: تحریری ٹیسٹ، اسکل ٹیسٹ/ڈرائیونگ ٹیسٹ، دستاویز کی تصدیق اور طبی معائنہ پر مبنی ہوگا ☆ درخواست کی فیس 100 روپے، اس کی ادائیگی انڈین پوسٹل آرڈر کے ذریعے کرنی ہوگی، جو مینیجر میل موٹر سروس، کانپور کے حق میں قابل ادائیگی ہے ☆ درخواست کا عمل: آفیشیل ویب سائٹ (www.india post. gov.in) پر جائیں، ہوم پیج پر نیچے آئیں اور (requirment) پر کلک کریں، سب سے اوپر (Notification for recruirment of Driver(Ordinary Grade)in Uttar Pradesh...) لنک دکھائی دے گا، اس پر کلک کرکے نوٹیفکیشن ڈاؤن لوڈ کریں اور اسے اچھی طرح پڑھ کر اہلیت جانچ لیں، اس کے نیچے درخواست فارم فارمیٹ کا پرنٹ آؤٹ لیں ☆ اس میں مطلوبہ معلومات کو احتیاط سے پُر کریں، تصویر کو مقررہ جگہ پر لگائیں اور اپنا دستخط لگائیں، اس کے ساتھ تمام مطلوبہ دستاویزات اور پوسٹل آرڈر کی خود تصدیق شدہ کاپیاں منسلک کریں، پھر اسے ایک لفافے میں ڈال کر مخصوص ایڈریس پر بھیج دیں، لفافے پر 'اپلیکیشن فار ڈائریکٹ بھرتی برائے یوپی سرکل میں ڈرائیور کی پوسٹ' ضرور لکھیں۔

درخواست مینیجر (جی آر اے) میل موٹر سروس کانپور، جی پی او کمپاؤنڈ، کانپور، اترپردیش کے پتہ پر ارسال کریں۔

راجستھان میں اینیمل اٹینڈنٹ کی 5281 عہدوں کے لئے درخواست مطلوب

راجستھان اسٹاف سلیکشن بورڈ، جے پور نے 5281 عہدوں پر بحالی کے لئے نوٹیفکیشن جاری کی ہے، اس کے تحت ریاست کے محکمہ انیمل ہسبنڈری میں اینیمل اٹینڈنٹ کے عہدوں پر تقرریاں ہوں گی، اس کے لیے مسابقتی امتحان کا انعقاد کیا جائے گا، دلچسپی رکھنے والے امیدوار آن لائن درخواست دیں، اس کی آخری تاریخ 17؍فروری 2024 ہے، راجستھان کے اصل باشندوں کو ہر قسم کے ریزرویشن کا فائدہ ملے گا، دیگر ریاستوں کے تمام زمروں کے امیدوار صرف غیر محفوظ زمرے میں ہی درخواست دے سکیں گے، مزید معلومات کے لئے ویب سائٹ: https://www.rsmssb.rajasthan.gov.in, sso.rajasthan.gov.in پر جائیں۔

ایک ہی چھت کے نیچے ہر طرح کی طباعت کفایتی شرح پر دستیاب
مدارس کے اشتہارات اور رسید کی چھپائی کا خصوصی نظم
Raseed | Calender | Pamphlet | Letter Head | Invoice Book | Handbill | Poster | Flex/Banner | Text Book | Notebook | News Paper | Magazine
Azimabad Printers
8434419421
9304022690
Add: Plot No. 905, Vachaspati Colony Road, Near- Kumhrar Gumti, Sandalpur, Patna-06

Scanned with CamScanner

ملی سرگرمیاں

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

عبادت گاہوں سے متعلق عدالتوں کے فیصلے اور حکومت کا رخ تشویشناک: امیر شریعت

بابری مسجد کے انہدام، اس پر رام مندر کی تعمیر اور افتتاح کے بعد فرقہ پرستوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں، گیان واپی مسجد، متھرا کی شاہی عیدگاہ اور اخونجی مسجد مہرولی دہلی پر عدالت کا رخ اور حکومت کا طریقہ کار اس احساس کو تقویت پہونچاتا ہے کہ عدالتوں کے فیصلے بھی تاریخی حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک خاص مذہب کے حوالے سے آرہے ہیں، امیر شریعت بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب نے اس صورت حال پر سخت تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ ہند کی بنیاد آئین کے اعتبار و اعتماد پر رکھی گئی تھی آئین نے ذات اور مذاہب کی کثرت کو دیکھتے ہوئے ملک کی سالمیت کی خاطر ایک جمہوری نظام قائم کیا اور اس کے کردار کو غیر مذہبی رکھا۔ اس وقت کے رہنماؤں نے ہند کے 565 ریاست کے لوگوں کو یقین دلایا تھا کہ اگر وہ اس ملک میں رہتے ہیں اور اس آئین کو مانتے ہیں تو وہ ذاتی امتیاز اور اعتقادی و مذہبی تشخص کے ساتھ بہترین طریقے سے زندگی گزار سکتے ہیں افسوس ہے کہ ملک بنتے ہی اسے غیر مہذب اور فاشسٹ ہندوتو فکر کے لوگوں کی بدنظری کا شکار ہونا پڑا یہاں تک کہ گاندھی جی کے قتل کی سازش میں ملوث لوگوں کو ٹیکنیکل وجوہات سے چھوڑ دیا گیا۔ آئین کو سامنے رکھ کر جو یقین دلایا گیا تھا اور جو اعتبار قائم کیا گیا تھا وہ ایک ایک کر کے ٹوٹتا رہا اور ملک کی قیادتیں اسے اپنے مفاد میں سمجھتی بھی رہیں، ٹوٹنے دیتی بھی رہیں اور توڑتی بھی رہیں۔ معاشرے، تہذیب اور ملک کو جو چیز جوڑتی ہے وہ آئین اور قانون پر اعتماد ہے اگر یہ اعتماد ختم ہو گیا تو نہ ہی معاشرہ بچ سکتا ہے، نہ تہذیب کو مٹنے سے بچایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی ملک سالمیت کے ساتھ باقی رہ سکتا ہے وہ لوگ جو مہذب ہیں، دانشمند ہیں، تعلیم یافتہ ہیں، اور چاہتے ہیں کہ ملک کا اتحاد اور اس کی سالمیت برقرار رہے تو پھر ان کی ذمہ داری ہے کہ آئین پر اعتماد کو دوبارہ بحال کریں اور عدالت ہر ایسے فیصلے سے پرہیز کرے جس سے جمہوریت کا وقار مجروح ہوتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ مساجد ہماری شناخت ہیں اور مساجد کا انہدام ہمارے دلوں پر نشتر ہے، خواہ وہ چھوٹی سے چھوٹی مسجد ہی کیوں نہ ہو۔ 600 سے 800 سال پرانی اخونجی مسجد جو مہرولی دہلی میں واقع تھی اس کو چپکے سے دہلی کے شعبہ ترقیات نے منہدم کر دیا بابری مسجد ہو یا گیان واپی مسجد یا دہلی کی اخونجی مسجد ان تمام واقعات میں عدل وانصاف کہیں بھی نہیں ہے یہی اعتماد کا ٹوٹنا ہے، اور جب کبھی بھی طاقت کے زور پر اعتماد توڑ کر خانہ خدا پر قبضہ کیا جاتا ہے تو خانہ خدا بندہ خدا کو دوبارہ ایک نہ ایک دن مل کر رہتا ہے اس کی بہترین مثال ترکی کی عالی شان مسجد آیا صوفیہ ہے۔ امیر شریعت نے مزید فرمایا کہ مسلمانوں کو خوب پتہ ہے کہ وہ ایک امتحانی سفر میں ہیں، انہیں خوب پتہ ہے کہ ان کا تمام کام اللہ کی رضا کے لیے ہے، انہیں خوب پتہ ہے کہ ان سے جو پوچھا جانا ہے وہ صرف یہ ہے کہ تمہاری استطاعت میں جو کچھ تھا وہ تم نے کیا یا نہیں کیا؟ اللہ سبحانہ وتعالی کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنے اندر وہ تبدیلی نہ پیدا کرے جو مطلوب ہے، حکمراں طبقہ مساجد کو منہدم کر کے مسلمانوں کو پست دکھانے کی کوشش کر رہا ہے، یہ بات صحیح ہے کہ ہم پست دکھ رہے ہیں لیکن ہم اس وقت تک شکست خوردہ نہیں ہوسکتے جب تک کہ ہم پستی قبول نہ کرلیں؛ لہذا ہم مسلمان پستی محسوس کرنے کے بجائے صحابہ کرام کے مانند اس دکھ کو، اس تکلیف کو صحیح سمت دیں اور اس دنیا میں آنے کے مقصد پر تدبر کریں، انہوں نے مزید فرمایا کہ مسلمانوں کی قیادت مساجد کے ان تمام مسائل کو حکومتی سطح پر حل کر رہی ہے اور ہم لوگوں کی یہ ضرورت ہے کہ ہم لوگ اپنے نافع تعلیم، اسلامی تربیت، نظام صحت اور معاشی اہداف کی جانب مل کر لگاتار بڑھتے رہیں تاکہ ہند جمہوریت میں اپنے دین، اپنے طریقہ زندگی، اپنی ثقافت اور اپنے تشخص کو فروغ دے سکیں۔ انہوں نے اخیر میں یہ کہا کہ میں جان بوجھ کر بچانا نہیں کہہ رہا فروغ دینا کہہ رہا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم آج کے حالات کے تناظر میں ماضی کو ہی دیکھ لیں تو ہمیں خود اپنے ملک کی تاریخ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہر ''جلیاں والا باغ'' کے بعد آزادی ہے اسی طرح ہر نسلی عصبیت کو ''ہٹلر'' کی خودکشی پر ختم ہونا ہے اور ہر ظلم کو ''موسولینی'' کی بے وقعت موت ملنی ہے، اور ہر بے یار و مددگار کو اللہ کی مدد اور عوام کا ساتھ ملنا ہے اللہ کے یہاں نہ ہی دیر ہے اور نہ ہی اندھیر ہے، اللہ سبحانہ تعالی کا ہر امر صحیح وقت پر ہوتا ہے۔

ملک و معاشرے میں عدل وانصاف کے فروغ کا حصہ بنیں: مفتی سہراب ندوی

چترپور ضلع رام گڑھ میں نقباء امارت شرعیہ علماء ائمہ کے اجلاس کا انعقاد

امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ نے شعبہ ہائے زندگی کے ہر موڑ پر ملت اسلامیہ کی رہبری کا فریضہ انجام دیا ہے امارت شرعیہ ملت ہندیہ کے لیے ایک عظیم ملی اور قومی طاقت ہے جب بھی ملی و مذہبی بنیادوں پر ملت کو ہراساں کیا گیا تو امارت شرعیہ کے اکابرین نے اس کا دفاع کر کے ملت کو تحفظ فراہم کیا ملک میں جب جبری نسبندی کی جارہی تھی تو امیر شریعت رابع مولانا منت اللہ رحمانی نے حکومتی اس جبر واستبداد کا مقابلہ کیا اور بلا تفریق مذہب و ملت پورے ہندوستانی سماج کو اس ظلم سے نجات دلوائی۔ جب مطلقہ کے نان ونفقہ کو بنیاد بنا کر شریعت میں مداخلت کی بات کی گئی تو امیر شریعت رابع مولانا منت اللہ رحمانی اور حضرت قاضی مجاہد الاسلام قاسمی نوراللہ مرقدہم نے اسکے خلاف ایسی تحریک چلائی کہ حکومت کو اپنے اس منظور شدہ قانون کو واپس لینا پڑا اور پھر اسی تحریک نے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ جیسا متحدہ پلیٹ فارم کو وجود بخشا۔ جب ملک میں رائٹ ٹو ایجوکیشن کے نام پر مذہبی تعلیم اور نظام مدارس کی گھیرا بندی کا منصوبہ بنایا جارہا تھا تو مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے اس کے خلاف تحریک چلائی اور مدارس کنونشن اجلاس طلب کر ملک میں مدارس کے وجود کو استحکام بخشا۔ مذہبی بنیاد پر ڈاڑھی کے خلاف جب ملک کی بڑی عدلیہ میں بیٹھے شخص نے مذہب کے خلاف باتیں کی تو انہوں نے اسکے خلاف ایسی تحریک چلائی کہ تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا کہ سپریم کورٹ کے جج کو اپنا بیان واپس لینا پڑا۔ امارت شرعیہ کے امراء شریعت نے جس طرح کل ملت کی رہبری کا فریضہ انجام دیا ہے اکابرین امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ پر اعتماد رکھیے وہ آئندہ بھی یہ فریضہ انجام دیتے رہیں گے موجودہ امیر شریعت مفکر ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ انہیں بزرگان رفتگان کے جانشین ہیں آپ امیر شریعت پر اعتماد رکھیے اور سمع و طاعت کے ساتھ نظام امارت شرعیہ سے جڑے رہیں یہ ہمارے ایمان و یقین کا حصہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار چترپور ضلع رام گڑھ جھارکھنڈ میں مورخہ 7 فروری بروز بدھ بعد نمازِ مغرب جامع مسجد چترپور میں منعقدہ اجلاس نقباء علماء ائمہ اور سماجی کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے مفتی محمد سہراب ندوی صاحب نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ نے کہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ اتحاد و اتفاق ایک ایسی طاقت ہے جس کے سہارے آپ بڑے سے بڑے مسائل کا حل تلاش کرسکتے ہیں اور مشکل ترین حالات کا مقابلہ کرسکتے ہیں اتحاد کی ہر زمانے اور ہر سطح پر ضرورت محسوس کی گئی ہے آج ہم ملکی ملی سطح پر جن حالات سے گذر رہے ہیں ایسے وقت میں اتحاد و اتفاق کی ضرورت مزید بڑھ گئی ہے یہ وقت علاقائی بنیادوں پر تقسیم کا نہیں ایمانی بنیادوں پر متحد ہونے کا ہے۔ آپ اپنے فکر ونظر کی بنیاد پر جس مسلک پر عمل کرتے ہیں عمل کریں مسلک عمل کرنے کی چیز ہے اسے آپسی اختلاف کا سبب نہ بننے دیں۔ اور یہ ذات اور برادریاں آپسی تعارف کے لیے ہیں اس سے زیادہ اسکی کوئی حقیقت نہیں اسے تفاخر کا ذریعہ نہ بنائیں نہ ہی اس بنیاد پر سماج میں اونچ نیچ کو فروغ دیں شریعت اسلامیہ میں اسکی بڑی ممانعت آئی ہے امارت شرعیہ کا پورا خاکہ کلمہ واحدہ کی بنیاد پر قائم ہے ہمارے درمیان جو رشتہ ہے وہ ایمان کی بنیاد پر ہے اور ایمان کی بنیاد پر قائم رشتہ میں کسی علاقہ اور کسی زبان کی بنیاد پر کسی طرح کی تفریق کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ انھوں نے یہ کہا کہ ملک و معاشرے کی بقاء واستحکام کیلئے نظام عدل وانصاف کی بحالی کی بہت ضرورت ہے جہاں ہم ملکی سطح پر حق وانصاف کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اس کے لیے تحریکیں چلاتے ہیں وہیں ہمیں معاشرتی و خاندانی بنیادوں پر بھی حق وانصاف کی بحالی کی کوشش کرنی چاہیئے بیٹیوں کو باپ کی جائیداد میں حصہ نہیں دینا اور اس میں عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا نہ کرنا یہ شرعی و سماجی ناانصافی ہے اللہ کے اس احکام کی خلاف ورزی ہے جسے اللہ نے خود قرآن کریم میں بیان کر کہا کہ یہ اللہ کے قائم کردہ حدود ہیں اس ناانصافی میں جہاں بھائیوں کی بدنیتی شامل ہے وہیں باپ بھی اس ناانصافی اور ظلم میں برابر کا شریک ہوتا ہے اس لیے ہر باپ کو چاہیے کہ اپنے گھروں میں ایسا ماحول بنائیں کہ اسکے مرنے کے بعد بیٹا بہنوں کو خود اس کا حصہ حوالے کردے اور گھریلو ہر چھوٹا بڑا نظام عدل پر مبنی ہو۔

قاضی محمد کلیم اللہ مظہر قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ ضلع رام گڑھ و بوکارو نے اجلاس کی نظامت کرتے ہوئے اپنے تمہیدی خطاب میں کہا کہ امارت شرعیہ ایک تحریک ہے اور خلافت اسلامیہ کی ایک شکل ہے جب بھارت کی آزادی کے آثار نمایاں ہونے لگے اور یہ واضح ہو گیا کہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں حکومتی معاملات اس طرح نہیں ہونگے جس طرح مغلوں کے دور میں تھے تو ہمارے بڑوں کو ایک فکر لاحق ہوئی کہ وہ کون سی راہ ہونی چاہیئے جس پر چل کر ایسے حالات میں جہاں ہمارے ہاتھ میں ظاہری قوت نہ وہاں مسلمان ان مسائل و معاملات کو حل کرسکیں جن کے لیے امیر شرعی کا ہونا ضروری ہے اسی فکر کو بانی امارت شرعیہ حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد رحمۃ اللہ علیہ نے اکابرین ملت کے سامنے پیش کیا اور پھر اسی فکر نے اکابرین ملت کے مشورے کے بعد جو حل پیش کیا اسی فکر کا نام امارت شرعیہ ہے جہاں ایمانی طاقت پر امارت شرعیہ جہاں دوسرے مسائل کو حل کرتی ہے وہیں نظام عدل کو فروغ دینے کے لیے دارالقضاء کا نظام چلاتی ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ انسان جب شعور کو پہنچ جاتا ہے تو پروگراموں اجلاسوں اور تنظیمی بنیادوں پر دیگر تنظیموں کو جانتا ہے لیکن امارت شرعیہ کو انسان ایمان واسلام سے مربوط فکری بنیادوں پر اپنے گھر اور خاندان کے لوگوں سے جانتا ہے جس طرح نسبی و صلبی بنیادوں پر ایک خاندان و سماج وجود میں آتا ہے اسی طرح ایمانی بنیادوں پر امارت شرعیہ قائم ہے امارت شرعیہ ایک اسلامی خاندان اور اسلامی فیملی ہے خاندان کے لوگوں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جب رشتہ نہیں توڑا جاتا ہے تو ایمان کی بنیاد پر قائم اس رشتے کو کیسے کمزور ہونے دیا جاسکتا ہے ہمیں اکابرین ملت کی اس وراثت کی حفاظت کرنی ہے اور جس طرح ہمارے بڑوں نے ہمیں یہاں تک پہنچایا ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آنے والی نسلوں تک امارت شرعیہ کے پیغامات کو پہنچائیں گے۔

مفتی صلاح الدین مظاہری امام وخطیب جامع مسجد چترپور نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس اجلاس میں ضلع بھر کے نقباء امارت شرعیہ کی ایک بڑی تعداد ہے آپ امارت شرعیہ کے نقیب ہیں گویا کہ امیر شریعت کے نمائندے ہیں آپ کی ذمہ داری ہے کہ امیر شریعت کے پیغام کو سماج معاشرے میں عام کریں اور امارت شرعیہ کا اہم پیغام اخوۃ باہمی ہے سگے بھائی سے زیادہ ایمانی بنیادوں پر قائم بھائی چارگی کی اہمیت ہے آپ کسی بھی صورت میں آپسی بھائی چارگی میں کوئی دڑار نہ پڑنے دیں۔ اس اجلاس میں مفتی شمیم اختر صاحب قاسمی۔ جناب ذکاء اللہ صاحب۔ حاجی پرویز احمد صاحب، امیر جماعت ضلع رام گڑھ جناب عبدالواحد صاحب، جناب ماسٹر عظیم اللہ صاحب، جناب دلاور علی صاحب صدر جناب اخلاق اللہ صاحب جامع مسجد چترپور، جناب ماسٹر احسان الحق صاحب صدر ظفر عالم صاحب سکریٹری بلال مسجد بلال نگر، مولانا تنویر قاسمی صاحب۔ مولانا ابوذر قاسمی امام مسجد مائل، مولانا مظہر الحق قاسمی بلال مسجد مولانا نجیب اللہ قاسمی مولانا مجیب اللہ ندوی، حافظ امان اللہ مکہ مسجد، قاری مجیب اللہ انصار مسجد، مولانا اشراق صاحب ماسٹر سرفراز صاحب چین گڈا، مولانا اظہر قاسمی صاحب امام رام گڑھ شہر، مولانا رضوان صاحب شوکت صاحب چین پور بھدوا، کے علاوہ ایک بڑی تعداد اس اجلاس میں شریک ہوئی اجلاس کا آغاز مفتی صلاح الدین مظاہری کی تلاوت کلام اللہ سے اور حافظ ساجد صاحب کی نعت پاک سے ہوا اجلاس کو کامیاب بنانے میں مولانا فیروز عالم مبلغ امارت شرعیہ نے اہم کردار ادا کیا

Scanned with CamScanner

بہار کی نئی حکومت کی تشکیل

ڈاکٹر سیّد احمد قادری

ملک میں فرقہ پرستی اورنفرت کوفروغ دینے والی اور ہر محاذ پرناکام ثابت ہوچکی بھارتیہ جنتا پارٹی اوراس کی حکومت کو 2024ء کے عام انتخاب میں شکست دینے کے لئے ملک کی تقریباً تمام سیکولر پارٹیوں نے بہت زمانے کے بعد بہار کے وزیراعلیٰ نتیش کمار کی رہنمائی میں متحدہ محاذ ''انڈیا'' قائم کرتے ہوئے یکجہتی اوراتحاد کا مظاہرہ کیا تھا،تب سے مرکز کی حکمراں جماعت بھاجپا کی پریشانی بڑھ گئی تھی کہ گزشتہ دوٹرم کے انتخاب میں حذب مخالف کے ووٹوں کے بکھراؤاورای وی ایم کی سیٹنگ سے جوکامیابی ملی تھی اس بارویسی کامیابی مشکل نظرآرہی تھی۔ ادھر حذب مخالف کا اتحاد اور ادھر پورے ملک میں ای وی ایم کے خلاف بڑھتا احتجاج۔ان حالات میں انڈیا کی تشکیل میں پیش پیش رہنے والے نتیش کمار کے ذریعہ اس اتحاد کوتوڑنا ضروری تھا تاکہ بھاجپا پرناکامیوں کے جو بادل چھارہے تھے وہ چھٹ جائے اوران کی کامیابی یقینی ہو جائے۔یہی وجہ تھی کہ نتیش کمار پر بھاجپا کے چانکیہ طرح طرح کے ڈورے ڈال رہے تھے،ورنہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ جس نتیش کمار کو بہار کی دھرتی پرہی امت شاہ نے ذلیل کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان کے لئے بی جے پی کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کردئے گئے ہیں۔ادھر بی جے پی کے بہار ریاستی صدر سمراٹ چودھری نے جس طرح نتیش کمار کو ذلیل کیا تھا اور جیسے جیسے نازیبا الفاظ استعمال کئے تھے اور کہا تھا کہ ان کے سر کی پگڑی اب اسی وقت کھلے گی جب وہ نتیش کمار کو برباد کردینگے۔نتیش کمار کے سابق نائب وزیراعلیٰ سشیل مودی نے بھی نتیش کمار کے لئے جن کلمات کا استعمال کیا تھا انھیں سننے کے بعد تو کوئی بھی باوقار شخص واقعی مٹی میں مل جاتا یا سیاسی طور پر مرجاتا لیکن ایسے دروازے کی جانب تھوکتا بھی نہیں۔لیکن آج کی سیاست نے اپنی معتبریت اور وقار پوری طرح کھودیا ہے اور سیاست بس ذاتی مفادات کا نام رہ گیا ہے جو جس دروازے پر سرنگوں نہ کرائے۔کہا جاتا ہے کہ سیاست میں نہ کوئی کسی دوست ہوتا ہے نہ ہی دشمن بلکہ سب کا اپنا مفاد ہوتا ہے اور نتیش کمار نے انڈیا کو چھوڑ کر اور بھاجپا کا دامن پکڑ کر بلاشبہ اپنی مفاد پرستی اور موقع پرستی کا ثبوت دیا ہے۔کل تک جس سمراٹ چودھری نے نتیش کمار کا گالیاں دی تھیں اور نتیش کی شکست تک سر سے پگڑی نہیں اتارنے کی قسم کھائی تھی اب وہ گالیاں دینے والا ان کا ڈپٹی سی ایم بن کر ان کی بغل میں بیٹھ رہا ہے اور نتیش جی اس شخص کی گالیوں کو یاد کرینگے اور کہینگے میں تو گالیاں کھا کر بے مزہ نہیں ہوا۔موجودہ عہد میں سیاست بلاشبہ بہت ہی نچلی سطح پرآگئی ہے لیکن جولوگ خود کو لوہیا وادی اور جئے پرکاش کا ہمنوا بتاتے ہیں،ان کی سیاست اس نچلے درجہ پر پہنچ جائے گی،اس کا یقین نہیں ہوتا ہے۔نتیش کمار کی اس موقع پرستی پر بنگال کی وزیراعلیٰ ممتا بنرجی نے طنزیہ لہجے میں کہا ہے کہ نتیش کمار کے ڈی این اے میں ہی موقع پرستی ہے اور ہم لوگوں (انڈیا) کو پہلے ہی سے شک تھا کہ نتیش کمار کسی بھی وقت دھوکہ دے سکتے ہیں۔غالباً اسی وجہ کر ممتا بنرجی نے متحدہ انڈیا میں نتیش کمار کے کنوینز بنائے جانے کی مخالفت کی تھی اور میرے خیال میں انڈیا کے حق میں یہ اچھا ہی ہوا کہ اس اتحاد سے نتیش جی نکل گئے ورنہ ممکن تھا کہ بیچ منجدھار میں وہ انڈیا کا ساتھ چھوڑ کر بھاجپا کے چانکیہ سے اپنے مفاد میں ہاتھ ملا لیتے اور حذب مخالف کا سارا پلان تاش کے پتوں کی طرح بکھر جاتا۔حقیقت یہ ہے کہ نتیش نے جیسی سیاست اسوقت کی ہے ویسی کمتر سیاست کی ان سے عمر کے اس آخری پڑاؤ پر توقع نہیں تھی۔ایک زمانہ تھا کہ سیاست میں انسانی فلاح کا سیاسی نظریہ،اصول،ضابطہ،ایثار وقربانی،ملک کے مفادات کے تئیں احساس ذمہّ داری،اپنے مفادات کے بجائے ملک وقوم کے مفادات کی ترجیح،عوامی خدمات کوفوقیت،ملک کوترقی کی راہ پر لے جانے کی عملی کوشش،رواداری،وضع داری جیسے عوامل کارفرما ہوتے تھے۔یہ باتیں صرف کتابی نہیں ہیں بلکہ اسی ملک ہندوستان میں اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔اس سلسلے میں راجندر پرساد،پنڈت جواہر لعل نہرو، مولانا ابوالکلام آزاد،گلزاری لال نندہ،لال بہادر شاستری،حسرت موہانی وغیرہ جیسی قدآور شخصیات نے اپنی سیاسی وابستگی سے ملک کی سیاست کومعتبریت اور وقار عطا کیا ہے۔بہار کی بات کریں تو اسی سرزمین پر عبدالباری، جئے پرکاش نرائن اور کرپوری ٹھاکر وغیرہ اپنی سیاست سے یہ ثابت کر چکے ہیں وہ سیاست کے میدان میں ملک وقوم کی ترقی اور فلاح کے لئے آئے ہیں،ذاتی مفادات کے لئے نہیں۔لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا ویسے ویسے ملک کی سیاست کی معنویت بدلنے لگی اور ایک ادارہ کے سروے کے مطابق ملک کے پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں داغدار،بدکردار،قاتلوں،زانیوں،اور فرقہ پرستوں کی بھیڑ ہے۔

اس تناظر میں دیکھا جائے تو بہار کی سیاست میں اس بار جو سیاسی اتھل پتھل مچی ہے۔اس کے پیچھے بھی یہی راز کارفرما ہے۔وزیراعلیٰ نتیش کمار جو صرف 17 ماہ قبل ہی بھارتیہ جنتا پارٹی کو کئی بار کی طرح دغا دے کر لالو یادو اور ان کے بیٹے تیجسوی یادو کی شرن میں آئے تھے اور راشٹریہ جنتا پارٹی جو گزشتہ انتخاب میں سب سے بڑی پارٹی (79) بن کر ابھری تھی کے ساتھ ساتھ کانگریس،سی پی ایم،سی پی آئی اور مالے کے ساتھ حکومت کی تشکیل کی اور تیجسوی یادو کو ڈپٹی وزیراعلیٰ بنایا تھا۔ہم اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتے ہیں کہ بار بار پلٹی مارنے والے نتیش کمار ایک منجھے ہوئے پڑھے لکھے سیاست داں ہیں ان کا امیج بھی آج کی گندی سیاست میں قدرے بہتر ہے،کرپشن کے بھی الزامات نہیں لگے ہیں،فرقہ پرستی سے بھی دور ہیں لیکن ان کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ یہ ہر وقت پاور میں رہنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے یہ ہر اصول ونظریہ کو توڑنے میں ذرا بھی ہچکچاتے نہیں ہیں۔پاور کے لئے کبھی بھی اور کسی سے بھی ہاتھ ملانے کو ہمہ وقت تیار رہتے ہیں،دوراندیش سیاست داں ہیں اس لئے بدلتے وقت کی نبض کو بھی پہچانتے ہیں۔اس لئے کبھی سیکولر پارٹیوں کے ساتھ اور کبھی کمیونل پارٹی کے ساتھ حکومت بنانے اور چلانے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے ہیں۔بھارتیہ جنتا پارٹی سے شدید نفرت کا کئی بار اظہار کرچکے ہیں۔نریندر مودی نے ایک بار ان سے ہاتھ ملا لیا تھا تو وہ سخت خفا ہوئے تھے۔بھاجپا کے نیتاؤں کو رات کے کھانے پر مدعو کئے جانے کے بعد بی جے پی کے ایک لیڈر کی کسی بات ناراض ہوکر ان لوگوں کے سامنے سے دسترخوان تک کھینچ لئے جانے پر بھی نہیں ہچکچائے تھے۔بھاجپا سے جب رشتہ توڑا تھا تو ''مٹّی میں مل جائنگے لیکن ان لوگوں کے ساتھ اب نہیں جائینگے، پھر یہ بھی کہا کہ مرجائینگے لیکن ان لوگوں کے ساتھ جانا قبول نہیں۔۔۔۔۔۔'' لیکن افسوس کہ ایک ایسا سیاست داں جو عمر کے آخری پڑ پر کھڑا ہے اور بلاشبہ سیاست کی آخری اننگ کھیل رہا ہے وہ ایسے وقت میں اپنے مفادات کے لئے اس طرح موقع پرستی کا مظاہرہ کرے گا۔اس کا وہم وگمان ان کے سیاسی اور غیر سیاسی قریبی دوستوں کو بھی نہیں تھا۔اس بار کی ان کے پلٹی مارنے پر کئی ٹی وی چینلوں اور سوشل میڈیا پر جس طرح ان کے سلسلے میں تبصرے کئے جارہے ہیں وہ کسی باوقار اور سنجیدہ شخص کے لئے مناسب نہیں ہے۔کئی لوگ تو یہ بھی کہتے نظر آرہے ہیں کہ اب تو انھیں دیکھ کر گرگٹ بھی شرمائے گا کہ یہ شخص تو ہم سے بھی رنگ بدلنے میں بازی لے گیا۔اب تو ان کے نام لئے جانے کے بجائے پلٹو رام سے یاد کیا جارہا ہے۔اس بار گورنر ہاؤس سے نکلتے ہوئے جب پریس کے لوگوں نے انھیں گھیرا تو ایک پریس والے نے بغیر کسی جھجھک کے پوچھا کہ آپ کو اوسروادی (موقع پرست) کہا جارہا ہے،نتیش کمار نے اس جملے کو سنا لیکن وہ کوئی جواب نہیں دے سکے۔اس سے بڑھ کر کسی بھی شخص کی بے عزّتی کیا ہوسکتی ہے۔

ریاست بہار کے 17ویں اسمبلی کے انتخاب، جو 2020ء میں ہوا تھا۔اس وقت بھی نیتش کمار این ڈی اے کے حصہ تھے اور ان کے انتخابی جلسہ میں جس طرح سے احتجاج اور مظاہرے دیکھے گئے اور عوامی احتجاج پر نیتش کمار کو جس طرح اپنے صبر وتحمل کو کھوتے ہوئے دیکھا گیا تھا اور انھوں نے یہاں تک کہا تھا کہ یہ ان کا آخری الیکشن ہے اس لئے عزت رکھ لو، یہ سب یقینی طور پر ان کی بدحواسی کو ظاہر کرتا تھا۔حاجی پور کے ایک انتخابی جلسہ میں مرکزی وزیر مملکت داخلہ نتیہ نند رائے نے جب اپنے خلاف زبردست عوامی غصہ اور مخالفت دیکھی تو ان کی تو گھگھی ہی بندھ گئی تھی اور مائک پر ہی اپنی رکھچھا اور لاج بچانے کی گوہار لگانے لگے تھے۔ایسے مناظر اس بات کے مظہر تھے کہ بہار کے اس اسمبلی انتخاب کا منظر نامہ کیا تھا۔پھر بھی این ڈی اے کا دعویٰ تھا کہ اس بار بھی ان کی حکومت بن رہی ہے۔یہ دعویٰ سوالیہ نشان ضرور لگاتا ہے کہ جب عوام پوری طرح این ڈی اے کی مخالفت پر اتری ہوئی ہے پھر یہ اپنی کامیابی کا دعویٰ کن بنیاد پر کر رہے تھے۔جس دن نتیجہ کا اعلان ہوا تھا وہ بھی یادگار اور سیاست کی دنیا میں شرمناک رہا تھا کہ کامیاب امیدوار کے طور پر کئی انتخابی حلقوں سے آر جے ڈی کے امیدوار کی کامیابی اعلان کردیا گیا لیکن بعد میں بتایا گیا کہ ایسا غلطی سے ہوا ہے۔غلطی کسی ایک جگہ ہوسکتی ہے کئی جگہوں پر نہیں۔حقیقت یہ بھی ہے کہ مرکز میں برسر اقتدار بی جے پی کو اس بات کا بہت قلق ہے کہ اس اہم ریاست بہار میں لاکھ کوششوں کے باوجود وہ اب تک یہاں اقتدار سے محروم ہے۔نیتش کمار نے ضرور بی جے پی کی کم سیٹوں کے باوجود اپنے سیاسی مفاد کے لئے بہار کے اقتدار میں بی جے پی کو حصہ دار بنا دیا تھا۔لیکن اب بی جے پی حصہ دار بننے کی بجائے خود ہی پوری طرح برسر اقتدار ہونا چاہتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس بار بڑے ہی منظّم اور منصوبہ بند طریقے سے بی جے پی اپنے حلیف اور محسن نیتش کمار کو حاشیہ پر ڈالنے کا منصوبہ بنا چکی ہے۔نیتش کمار اس وقت بلاشبہ مشکل حالات سے گزر رہے ہیں کہ ان سے لالو یادو کی پارٹی آر جے ڈی، رام بلاس پاسوان (چراغ پاسوان) کی پارٹی ایل جے پی اور بھارتیہ جنتا پارٹی سب کے سب نیتش کمار کو کنارے لگانا چاہتے ہیں۔اس کے لئے بی جے پی اپنے پرانے حلیف رام بلاس پاسوان کے بیٹے چراغ پاسوان کے ساتھ مل کر درپردہ بڑے ہی شاطرانہ انداز میں سیاسی کھیل، کھیل رہی ہے۔ادھر تیجسوی یادو نے بہار کے نوجوانوں میں بڑھتی بے روزگاری جیسے اہم مسئلہ پر اس طرح انگلی رکھ دی ہے کہ ان کی مقبولیت کافی بڑھ گئی ہے۔یہی وجہ کہ مرکزی حکومت لالو یادو اور ان کے بیٹے تیجسوی یادو سمیت ان کے پورے خاندان کو ای ڈی کے جال میں الجھا کر کنارے کرنے کے درپئے ہے۔

ابھی ابھی نویں بار بہار کے وزیراعلیٰ کی اپنی حلف برداری میں نتیش کمار نے ایک بھی کسی مسلم کو وزیر نہیں بنایا ہے۔جس کے باعث ریاست کے مسلمان بھی نیتش کمار سے کافی خفا ہیں۔نیتش کمار کی پارٹی جے ڈی یو نے پارلیامنٹ میں تین طلاق، سی اے اے، آرٹکل 370 وغیرہ کی حمایت کرتے وقت ذرا بھی مسلمانوں کے احساسات وجذبات کا خیال نہیں رکھا تھا۔ساتھ ہی ساتھ اردو زبان کو ریاست کی دوسری سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہونے کے باوجود اسکولوں کے نصاب سے اس کی لازمیت ختم کرا سے اختیاری کرتے ہوئے اردو زبان کو جڑ سے ہی ختم کئے جانے کی کوشش سے اردو زبان کو کافی نقصان پہنچا ہے۔جس کے خلاف اردو عوام کی جانب سے زبردست احتجاج اور غم وغصہ کا بھی لحاظ نہیں کیا گیا۔بہار اردو اکاڈمی اور اردو مشاوری کمیٹی جیسے اہم ادارے کئی برسوں سے معطل ہیں۔یہ سب بھی اردو عوام کی ناراضگی کا سبب بنے گا۔دراصل جب بھی کوئی برسر اقتدار ہوتا ہے، وہ اقتدار کے نشہ میں اتنا چور ہو جاتا ہے کہ وہ بہت سارے اہم مسئلوں کو خاطر میں نہیں لاتا ہے،لیکن جب مصیبت آن پڑتی ہے تب ہوش آتا ہے،اس وقت تک بہت دیر ہوچکی ہوتی ہے۔اس وقت ملک کی سیاست کی بساط پر کچھ نوجوان راہل گاندھی، اکھلیش یادو، تیجسوی یادو، اور کنہیا کمار وغیرہ کی بڑھتی کامیابی نے نریندر مودی، جن کے کرشمائی اثرات اب بہت تیزی سے ڈھلان پر ہیں، بہت پریشانی میں ڈال دیا ہے۔ان تمام منظرنامے کے پیش نظر یہ کہا جاسکتا ہے کہ موجودہ مرکزی حکومت لاکھ نتیش کمار جیسوں کا ساتھ لے لے لیکن اس بار انڈیا یقینی طور پر این ڈی اے پر بھاری پڑے گا۔

Scanned with CamScanner

عالمی عدالت کا فیصلہ، انصاف ابھی باقی ہے

ڈاکٹر یامین انصاری

اس بات کا امکان تو پہلے ہی تھا کہ عالمی عدالت انصاف جو بھی فیصلہ کرے، حسب روایت اسرائیل اسے قبول نہیں کرے گا۔ جس طرح اقوام متحدہ میں اسرائیل کے خلاف پیش اور پاس ہونے والی قراردادیں بے معنی ثابت ہوتی رہی ہیں، ہی طرح عالمی عدالت انصاف کے فیصلے کو بھی صہیونی ریاست نے مسترد کر دیا ہے۔ بھلے ہی دنیا بھر میں ہونے والے احتجاج اور مظاہرے پہلے ہی اسرائیل کو غزہ کا مجرم ٹھہرا چکے ہوں اور اب عالمی عدالت انصاف غاصب حکومت کو مجرم ٹھہرائے، مگر اس پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسرائیل ہمیشہ امریکی مہربانیوں سے انصاف کے کٹہرے میں آنے سے بچتا رہا ہے۔ آج بھی ایک طرف جہاں امریکہ کی بھرپور عسکری مدد سے اسرائیل غزہ میں تاریخ انسانی کی سب سے خونچکاں داستان لکھ رہا ہے، وہیں دوسری طرف اقوام متحدہ میں امریکہ کے تحفظ کے سبب وہ کٹہرے میں آنے سے بچتا رہا ہے۔ اقوام متحدہ میں امریکہ کی 'ویٹو پاور' ہمیشہ اسرائیل کے دفاع میں ہی استعمال ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسرائیل اور امریکہ نے عالمی عدالت انصاف میں غزہ میں نسل کشی سے متعلق مقدمے کو بے بنیاد قرار دے کر مسترد کر دیا اور عالمی عدالت میں مضبوط دفاع کا عزم ظاہر کیا۔

دراصل امریکہ اور اسرائیل ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ جس طرح دوسرے ملکوں میں امریکی مداخلت اور مظالم کی ایک طویل داستان ہے، اسی طرح صہیونی ریاست نے بھی ظلم و بربریت کی تمام حدوں کو پار کیا ہے۔ جس طرح امریکہ عالمی اداروں کو بے معنی ثابت کرتا رہا ہے، اسی طرح اسرائیل بھی ان اداروں کے فیصلوں کو نظر انداز کرتا رہا ہے۔ عالمی عدالت انصاف بھی ان دونوں ملکوں کی ہٹ دھرمی کا شکار رہی ہے۔ یوں تو عالمی عدالت انصاف کے فیصلے حتمی ہوتے ہیں، جن کے خلاف اپیل کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ ان فیصلوں کا اپنے قومی دائرہ اختیار میں اطلاق متعلقہ ممالک کی ذمہ داری ہوتی ہے اور عام طور پر وہ بین الاقوامی قانون کے تحت اپنی ذمہ داریوں اور عدالتی احکامات کی تعمیل کرتے ہیں۔ اگر کوئی ملک عدالت کے کسی فیصلے کے تحت اپنی ذمہ داریوں کی پاسداری میں ناکام رہے تو پھر متاثرہ ملک آخری چارے کے طور پر سلامتی کونسل سے رجوع کر سکتا ہے۔ سلامتی کونسل متعلقہ معاملے پر اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت قرارداد کی منظوری دے سکتی ہے۔ اب اسرائیل نے عالمی عدالت انصاف کے فیصلے کو مسترد کر دیا ہے۔ نیتن یاہو نے اسرائیل کے خلاف نسل کشی کے عالمی عدالت انصاف کے فیصلے کو شرمناک قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا اور کہا کہ وہ اپنے دفاع کے لیے جو کچھ بھی ضروری ہوگا کریں گے۔ نیتن یاہو نے کہا کہ ہر ملک کی طرح اسرائیل کو بھی اپنا دفاع کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے۔ وہیں اسرائیل کے انتہائی دائیں بازو کے وزیر اتمار بن گویر نے عالمی عدالت کی جانب سے اسرائیل کو فلسطینیوں کے خلاف نسل کشی کی کارروائیوں کو روکنے اور غزہ میں شہریوں کی مدد کے لیے مزید اقدامات کرنے کا حکم دینے پر بظاہر اس کا مذاق اڑایا ہے۔ دوسری جانب حماس نے فیصلے پر ردعمل میں کہا کہ عالمی عدالت انصاف کا فیصلہ ایک اہم پیش رفت ہے جو اسرائیل کو تنہا کرنے اور غزہ میں اس کے جرائم کو بے نقاب کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وہیں فلسطینی اتھارٹی نے عالمی عدالت انصاف کے حکم کا خیر مقدم کیا ہے۔

غزہ میں اسرائیلی مظالم اور خونریزی کے خلاف عالمی عدالت انصاف کا فیصلہ اگرچہ عبوری ہے، مگر یہ دنیا بھر کے ان امن پسند اور انصاف پسند کروڑوں لوگوں کے مطالبات پر مہر ہے، جو گزشتہ ساڑھے تین ماہ سے چیخ چیخ کر اسرائیلی مظالم بند کروانے کیلئے آواز بلند کر رہے ہیں۔ بھلے ہی اسرائیل عدالت کے مقدمے کو 'بدخواہی' پر مبنی قرار دے، مگر سچائی یہی ہے کہ وہ غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی کا مرتکب ہے۔

عالمی عدالت انصاف نے اسرائیل کو حکم دیا ہے کہ وہ غزہ میں نسل کشی روکنے نسل کشی پر براہ راست اکسانے کا عمل روکنے اور اس ضمن میں سزا دینے کے لیے اقدامات کرے۔ عالمی عدالت انصاف نے اسرائیل کے خلاف دائر فلسطینیوں کی نسل کشی کے مقدمے پر ایمرجنسی اقدامات پر فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ اسرائیل پر عالمی سطح پر قانونی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ عالمی عدالت انصاف کو غزہ میں جاری انسانی جانوں کے ضیاع پر گہری تشویش ہے۔ اسرائیل کی کیس خارج کرنے کی درخواست مسترد کرتے ہوئے عدالت نے کہا کہ بظاہر نسل کشی کے خلاف کنونشن کے تحت فلسطینی شہری محفوظ گروپ لگتے ہیں، مگر اسرائیل کو یہ یقینی بنانا ہے کہ نسل کشی نہ کی جائے۔ عدالت نے کہا کہ اسرائیل ایک مہینے میں رپورٹ جمع کرائے گا جس میں فیصلے میں جاری احکام پر تفصیل پیش کی جائے گی۔ غزہ پر کئی ماہ سے جاری اسرائیلی جارحیت کے بعد اسرائیل کے خلاف نسل کشی کا یہ مقدمہ جنوبی افریقہ نے دائر کیا تھا، جس کی سماعت کا آغاز 11 رجنوری کو ہوا تھا۔ ابتدائی سماعت میں جنوبی افریقہ کے نمائندوں کو دلائل کا موقع فراہم کیا گیا، جس کے دوران اسرائیل پر اقوام متحدہ کے نسل کشی کنونشن کی خلاف ورزی کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا گیا کہ حماس کی سات اکتوبر کی کارروائی بھی فلسطینیوں کی نسل کشی کا جواز پیش نہیں کر سکتی۔ عالمی عدالت انصاف میں دائر اس مقدمہ کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ دنیا کے تقریباً 200 ممالک میں سے صرف جنوبی افریقہ نے مظلوم فلسطینیوں کی نسل کشی کرنے پر اسرائیل کو عالمی عدالت کے کٹہرے میں لا کر کھڑا کیا۔ نہ فلسطین کے پڑوسی، نہ عرب لیگ، نہ مسلم ملکوں کی نمائندگی کرنے والے او آئی سی یا کسی دوسری مسلم تنظیم کو یہ توفیق ہوئی کہ وہ صہیونی ریاست کو انصاف کی عدالت میں گھسیٹے۔ مسلم اور عرب ممالک کی طرح جنوبی افریقہ کی فلسطین کے ساتھ کوئی اخلاقی، ثقافتی یا مذہبی وابستگی بھی نہیں ہے اور وہ عرب ممالک کے مقابلے میں فلسطین سے تقریباً سات ہزار کلومیٹر فاصلے پر ہے۔ پھر بھی جنوبی افریقہ نے اسرائیل کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس پہلو کی تفصیل جاننے کے لئے ہمیں تاریخ کے اوراق کو پلٹنا ہوگا۔ دراصل فلسطین کی طرح جنوبی افریقی باشندے بھی سفید فام آبادکاروں کے ظلم کا شکار رہے ہیں جو کہ اپنے خونی جبر اور نسل پرستی پر فخر کیا کرتے تھے۔ وہی سلوک صہیونی آبادکاروں نے دنیا بھر سے آکر فلسطینیوں کے ساتھ روا رکھا ہے۔ 1948ء میں ہی ناجائز ریاست اسرائیل وجود میں آئی، اسی سال جنوبی افریقہ میں نسل پرست نوآبادیاتی دور نے اپنے قدم جمائے۔ اسے اتفاق کہیں یا کچھ اور، مگر دونوں ریاستوں کو جلد ہی یہ احساس ہو گیا کہ مقامی آبادی کی قیمت پر ان کی سفید فام آبادکاروں کی نوآبادی کی حیثیت ان میں ایک تعلق پیدا کرتی ہے۔ جنوبی افریقہ نے اس تعلق کا اظہار عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ دائر کر کے کیا ہے۔ جنوبی افریقہ اور فلسطین کے تعلق کی ایک اور مثال نیلسن منڈیلا اور یاسر عرفات بھی ہیں۔ جنوبی افریقہ کے گاندھی کے نام سے مشہور نیلسن منڈیلا نے 1990ء میں جیل سے اپنی رہائی کے بعد یاسر عرفات سے ملاقات کی، جنہوں نے اوسلو معاہدے سے قبل منڈیلا سے اس معاملے پر مشورہ طلب کیا۔ نیلسن منڈیلا بذات خود قضیہ فلسطین کے حل کے حامی تھے، جن کا اس حوالے سے ایک قول بھی کافی مقبول ہے کہ ہماری آزادی فلسطین کی آزادی کے بغیر نامکمل ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ فلسطینیوں نے ہر موقع پر سیاہ فام جنوبی افریقی لوگوں کی آزادی کی جدوجہد میں ان کا ساتھ دیا۔ اس لئے طویل عرصہ تک تسلط اور ناانصافی کا سامنا کرنے والی جنوبی افریقی قوم آج اپنے فلسطینی بہن بھائیوں کو قاتل اور قابض قوت کے شکنجے سے آزاد کروانے کی جدوجہد میں ان کے ساتھ کھڑی ہے۔

بقیہ: اسلام میں پڑوسی کے حقوق

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے انہیں دیکھا ہے، اس شخص نے فرمایا جی ہاں۔ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے بہت بھلائی دیکھی۔ یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔ مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کر رہے تھے یہاں تک کہ میں نے سوچا کہ عنقریب اس کو وراثت میں حصہ دار بنا دیں گے۔ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر رہے تھے تو صحابہ کرام نے وضو سے بچا ہوا پانی لینا شروع کر دیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیوں؟ صحابہ کرام نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی وجہ سے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا چاہتا تو وہ سچ بولے اور امانت میں خیانت نہیں کرے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جو جھگڑا اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا وہ دو پڑوسیوں کا ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ کی تین قسمیں ہیں۔ ایک صرف پڑوسی ہو۔ دوسرا پڑوسی بھی ہو اور مسلمان بھی ہو۔ تیسرا مسلمان بھی ہو رشتہ دار بھی ہو اور پڑوسی بھی ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میرے دو پڑوسی ہیں میں ہدیہ بھیجنا چاہتی ہوں کس کو بھیجوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا دروازہ تیرے دروازہ کے قریب ہو۔ ایک شخص نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پڑوسی کی شکایت کی آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ حضرت عمر رضی اللہ اور حضرت علی رضی اللہ کو بھیجا کے وہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اعلان کریں گے چالیس گھڑوں تک ہمسائیگی ہے جو شخص اپنے ہمسائے کو تکلیف دیتا ہے" وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا''

ایک شخص نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے پڑوسی کی شکایت کی تو آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کی تلقین کی اس کے بار بار شکایت کرنے پر آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے گھر سے سامان نکال کر باہر رکھنے کا حکم دیا۔ یعنی مکان خالی کرنے کا حکم دیا۔ جب اس شخص نے سامان کو راستے میں رکھا۔ جو شخص بھی گزرتا اور اس سے پوچھتا اور سارا ماجرہ بیان کرتا تو لوگ اس کے پروسن کو لعن طعن کرتے۔ آخر اس شخص نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا کہ اللہ کے نبی لوگ مجھے لعل طعن کرتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے لعن طعن کرنے سے پہلے اللہ بھی تجھے لعن طعن کر رہا ہے۔ کیونکہ تو اپنے پڑوسی کو تنگ کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تم اپنا سامان اٹھاؤ کیونکہ کفایت کر دی گئی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی ہمسایہ تنگ کرتا ہے تو صبر کرنا چاہئے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو دوست رکھا ہے عرض کیا وہ کون خوش قسمت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک اللہ کی راہ میں گردن کٹوانے والا اور دوسرا وہ شخص جس کا پڑوسی برا ہو اور صبر کرے یہاں تک کہ اس کو اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف سے بچائے یا اس پر موت آجائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک پڑوسی سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرتا ہو۔ پڑوسی چاہے مسلمان ہو یا کافر دوست ہو یا دشمن سبھی کا حق برابر ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مسلمان نہیں جو خود آسودہ ہو کر سوئے اور اس کا پڑوسی بھوکا سویا ہو۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم وہ شخص مسلمان نہیں۔ یہ قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار اٹھائی تو صحابہ کرام نے عرض کیا کون اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جس کے پڑوسی اس کی ایزاء رسانی سے بے خوف اور محفوظ نہ ہو۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ کسی آدمی کا اچھا ہونا اس کے پڑوسی سے اچھا برتاؤ کرنے پر ہے۔ حدیث میں آیا ہے اللہ کے یہاں سب سے اچھا وہ ہے جو پڑوسی سے اچھا اور برا وہ ہے جو پڑوسی سے برا ہے۔ ایک روایت میں ہے صحابہ کرام نے نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو عورتوں کا ذکر کیا ایک عورت بہت زیادہ نمازیں، روزے و صدقات دیتی تھی اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتی تھی۔ جب کی دوسری عورت نمازیں بھی صرف فرض روزہ بھی فرض اور صدقات خیرات بھی کم دیتی تھی لیکن پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھتی تھی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ عبادت کرنے والی دوزخ میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا اسلام میں پڑوسی کے کتنے بڑے حقوق ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسائے کا ہمسائے پر حق یہ ہے کہ جب وہ بیمار پڑے تو اس کے پاس عیادت کے لیئے جائے جب موت ہو ہو جائے تو اس کے جنازے میں ساتھ جائے۔ وہ تجھ سے قرض مانگے تو اپنے پڑوسی کو قرض دے۔ پڑوسی کا کوئی عیب معلوم ہو تو اس کو چھپائے۔ اس کو کوئی بھلائی یا کوئی خوشی ہو تو اس کو جا کر مبارک باد دے۔ اس کو جب کوئی مصیبت آئے تو اس کو دلاسہ دے اور اپنے مکان کے دیوار سے اس کے مکان سے اونچا نہیں کرے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزوں میں نحوست ہے اور چار چیزوں میں نیک بختی ہے۔ نیک بیوی، کشادہ مکان، نیک پڑوسی، اور اچھی سواری۔ اور چار نحوست والی چیزیں بری بیوی، چھوٹا مکان، بری سواری اور برا پڑوسی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں بھی تین چیزوں کا برا خیال رکھا جاتا تھا۔ پہلی بات جب کوئی مسلمان کے گھر مہمان آتا تو اس کی مہمانی میں تکلف کرتے دوسرا اگر کوئی عورت بوڑھی ہو جاتی تو اسے طلاق نہیں دیتے تھے۔ تیسرا اگر ہمسایہ کو قرض یا تنگدستی یا کوئی اور آفت آتی تو وہ لوگ اس کے قرض کے ادائیگی کے لئے اور اس کو سختی سے نکالنے کے لئے پوری کوشش کرتے۔ سعید بن مسیّب کہتے ہیں کہ ہمسایہ کی عزت و حرکت ہمسایہ کے لئے ماں کی طرح ہے آخر میں اللہ تعالیٰ دعا ہے کہ ہمیں اور سب کو پڑوسی کے پورے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

Scanned with CamScanner

میری زندگی کا مقصد!

خالد انور پورنوی، المظاہری

ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہم مسلمان ہیں، اور آخری رسول، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہیں، رب نے ہمیں ایک آئینی اور دستوری کتاب بھی دی ہے، کسی بھی طرح کی تبدیلیوں سے وہ کتاب محفوظ بھی ہے اور قیامت تک اسے محفوظ بھی رہنا ہے، اسی مقدس، محترم اور سب سے زیادہ پاکیزہ کتاب قرآن کریم کے پنوں اور مبارک آیتوں میں اگر ہم تلاش کریں تو ہمیں اس سوال کا بہت ہی واضح انداز میں جواب نظر آجائے گا کہ رب نے ہماری تخلیق کیوں فرمائی ہے؟ سورہ آل عمران کی آیت نمبر (110) میں اللہ تبارک تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: تم بہترین امت ہو، پوری انسانیت کیلئے پیدا کی گئی ہو کہ بھلائی کا حکم دو، برائی سے روکو، اور اللہ پر ایمان لاؤ، یعنی آپ خیر امت ہیں، صرف اپنے لئے نہیں؛ بلکہ انسانوں کی بھلائی، فلاح اور بہبود کے لئے پیدا کی گئی ہیں، تمہارا کام یہ ہے کہ خود بھی اللہ پر ایمان لاؤ، دوسروں کو بھی بھلائی کی طرف بلاؤ، اور برائیوں سے روکو، یعنی تینوں امور ضروری ہیں، اللہ پر ایمان لانا، دوسروں کو برائیوں سے روکنا، اور اچھائی کا راستہ دکھلانا، ان میں سے کسی بھی کام کو چھوڑ کر بغیر رب کی رضا مندی حاصل نہیں ہوسکتی ہے اور نہ ترقی کے منازل کو ہم طے کرسکتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل پوری دنیا تاریکی میں تھی، ظلمت تھی، سارے ہی لوگ گناہوں کے دلدل میں پھنسے ہوئے تھے، اور لاکھوں میں ایک، آدھ اگر بچے ہوئے بھی تھے تو انہیں فکر صرف اپنی تھی، دوسروں کی اصلاح، ہدایت اور رہنمائی سے کوئی مطلب ہی نہیں تھا، بلکہ یہ کہتے ہوئے جنگل میں چلے جاتے کہ یہ دنیا بڑی پاپی ہے، ہم اس سماج میں نہیں رہ سکتے، اس کے نتیجہ میں ظلمت و تاریکی میں حد درجہ اضافہ ہوگیا، خشکی اور تری میں، سمندر اور اس کے جزیروں میں فساد پھیل گیا، لوگوں کے قلوب تاریک در تاریک ہوگئے، تلاش کرنے سے بھی کوئی ایسا آدمی نہ ملتا، جس کے دل میں خدا کی سچی معرفت اور انسانیت کا درد ہو، پھر اللہ کی رحمت جوش میں آئی، اور عرب کی سرزمین میں، یعنی ان پڑھوں میں محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قوموں کی اصلاح، تبلیغ اور دعوت کے لئے رسول اور نبی بنا کر مبعوث فرمایا، یہ ایسی جگہ تھی کہ یہاں کے لوگ اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے خداؤں کو پوج رہے تھے، انہیں اصلی خالق اور مالک کی طرف بلانا کوئی آسان کام نہیں تھا، خانہ کعبہ میں 360 بت رکھے ہوئے تھے، کوئی چھوٹا تھا، کوئی بڑا، مگر وہاں ایک خدا کی طرف دعوت دینا کتنا مشکل کام تھا، مگر اس کے باوجود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمت نہ ہاری، مصائب و آلام کی چکی میں پستے رہے، لیکن لوگوں تک اسلام کے پیغام کو پہونچانے میں کسی طرح کی سستی گوارہ نہ کیا، اسکے نتیجہ میں ایک بہت ہی فرمانبردار جماعت تیار ہوگئی، اور وہ تھی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت، اس جماعت میں امیر بھی تھے، غریب بھی تھے، تاجر بھی تھے، یہاں تک کہ آزاد اور غلام بھی، جو امیر تھے امارت چھوڑ دی، جو غریب تھے اپنا جھونپڑا چھوڑ دیا، جو چھوٹے دکاندار تھے دکان چھوڑ دی، جو اعلیٰ درجے کا لباس پہنے ہوئے تھے اپنے لباس سے بے پرواہ ہوگئے۔

یقیناً یہ دیکھنے میں مٹھی بھر جماعت تھی، لیکن دنیا کے بگاڑ کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں آگئی، وہ آگ جو پوری دنیا کو بھسم کر رہی تھی، اس کو بجھانے کے لئے اس چھوٹی سی جماعت نے اپنے آپ کو آگ میں جھونک دیا، بغیر سوچے، سمجھے، مخلصانہ جذبوں کے تحت اس میں کود گئے، آگے بڑھے اور پھر 23 سال کے مختصر اور قلیل عرصہ میں پوری دنیا میں اسلام کا ڈنکا بجنے لگا، آج ہمارے سروں پر ٹوپی، چہرہ پر داڑھی، پنج وقتہ نماز کے لئے مسجدوں میں حاضری، مسجدوں کی میناروں سے کلمہ توحید کا اقرار و اعلان، اس کی کبریائی کا اظہار، غرض اسلام اور اس کی تعلیمات کے حوالہ سے جو کچھ بھی رنگ و رونق میسر ہے، وہ انہیں کی قربانیوں کا ثمرہ ہے۔

حضرات صحابہ کرامؓ نے جس طرح دعوت دین کیلئے کوششیں کیں وہ ہم سب کے لئے قابل تقلید اور نمونہ عمل ہے، ہمیں یہ جاننا اور سمجھنا چاہئے کہ دیگر فرائض کی طرح دعوت دین بھی ہم پر لازم اور ضروری ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم ضرور بالضرور نیکی کا حکم دوگے، اور گناہوں سے روکوگے، یا پھر اللہ اپنے یہاں سے تم پر عذاب بھیج دے گا، تم دعائیں کروگے لیکن تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔ ایک اور موقع پر اس سے واضح انداز میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کچھ لوگوں کے عمل بد کی وجہ سے سب لوگوں کو مبتلائے عذاب نہیں کرتے اور جب وہ اپنے میں سے کچھ کو گناہ کرتے دیکھیں اور انہیں گناہ سے روکنے کی بھی ان میں استطاعت ہو، لیکن پھر بھی نہ روکیں تو اللہ عزوجل تمام خاص و عام پر عذاب نازل فرماتے ہیں۔ جو لوگ دعوت دین کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں، لوگوں کو خیر و بھلائی کی طرف بلاتے ہیں، اللہ ان پر اپنی رحمتیں نازل کرتے ہیں، اللہ کے فرشتے، اہل آسمان، اہل زمین، بلکہ چیونٹیاں اور مچھلیاں ایسے آدمی کے لئے نزول رحمت کی دعائیں کرتی ہیں۔ ہمیں اس دعا کا حصہ بننا چاہئے اور یہ سمجھنا چاہئے کہ دعوت دین کے ذریعہ ہی اس سرزمین کو پر امن بنا سکتے ہیں، ہم پر ظلم کرنے والوں کو اپنا دوست، اور فتنہ و فساد کا خاتمہ کرسکتے ہیں، اگر آج ہم نے اس کیلئے تدبیریں نہ سوچیں، اور دیگر برادران وطن تک اسلام کے پیغام امن کو نہ پہونچایا، اور اپنے بھائیوں کو اسلام پر مضبوطی سے قائم رکھنے کی فکر نہ کی، تو آنے والا کل بڑا خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔

آپ اندلس کی پوری تاریخ کو پڑھئے! وہاں زوال کیوں آیا؟ مورخین لکھتے ہیں: کہ اسلام کے زوال کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ دعوت و تبلیغ کی طرف سے وہ لوگ غافل ہوگئے تھے، نہ اللہ کے بندوں کو مسلمان بنانے کی فکر تھی، اور نہ ہی اپنے ایمان کو بچانے کی فکر تھی، عیش و عشرت میں پڑے رہے، یہاں تک کہ وہ کمزور ہوتے چلے گئے، اور اللہ کا حکم آیا کہ یہاں سے نکل جاؤ!

ملک برما میں کیا ہوا؟ حضرت مولانا علی میاں ندوی صاحبؒ کا وہ خطاب آج بھی تاریخ کے ریکارڈ میں محفوظ ہے جو انہوں نے ملک برما کی دارالحکومت رنگون میں کیا تھا، فرمایا تھا: کہ تم دو کام کرلو، مسلمانوں کو اسلام پر پختہ کرلو، اور غیروں کو اسلام کی طرف مائل کردو، یہ کام اگر تم نے کرلیا تو اپنے اوپر احسان کروگے، اسلام پر یا کسی دوسرے پر نہیں۔ اسپین اور اندلس کے حوالہ سے بھی بڑی تاریخی باتیں بیان فرمائی تھیں، مگر لوگوں نے نہ مانا، اس کے نتیجہ میں وہاں فوجی انقلاب آیا، اور جو صبح کے وقت مالدار تھے، دوپہر کو غریب ہوگئے، اور دانہ دانہ کو ترسنے لگے۔

مسلمانو! ہندوستان ہمارا ملک ہے، اس کے لئے ہم نے بڑی قربانیاں دی ہیں، حکومت چونکہ ہمارے ہاتھوں سے چھینی گئی تھی اس لئے سب سے زیادہ ہمیں ہی مشق ستم بنایا گیا، تختہ دار پر ہم ہی پہلے چڑھائے گئے، نہ جانے کتنی ماؤں نے جگر کے ٹکروں کو اس ملک کی آزادی کے لئے قربان کیا، بالآخر یہ ملک آزاد ہوا، اور آزادی کے آج 75 سال بیت گئے، آج بھی ہم سے ہمارے وجود کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے؟ سرعام لنچنگ کردی جاتی ہے، جس کے لئے ہم نے جان، مال، عزت و آبرو، ایک ایک چیز کی قربانی دی، آج ہمیں یہ ثابت کرنا پڑ رہا ہے کہ ہم اس ملک کے محب وطن اور باعزت شہری ہیں، اس کا مطلب واضح ہے کہ آزادی کے بعد ہم نے یقیناً تجارت میں ترقی کی، کاروبار کو بڑھایا، پیسے کمائے، مال و دولت میں اضافہ کیا، یعنی ضروریات زندگی کے لئے، بلکہ اس سے بھی آگے سوچا، اور کیا بھی، لیکن مقصد زندگی کو بھول گئے! دیگر فرائض کی طرح دعوت دین بھی آپ پر لازم ہے، اب کوئی نبی آنے والے نہیں ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ مکمل طور پر بند ہوگیا ہے، لیکن جس مشن کے تحت انبیاء کرام اس دنیا میں آتے رہے ہیں، وہ کام تو آپ کو کرنا ہی ہے، اس کے بغیر دنیا میں تاریکی ختم نہیں ہوسکتی ہے!

یاد رکھئے! دنیا کا کوئی بھی کام کیجئے، مگر دعوت دین کو اس میں پیش نظر رکھئے، تجارت ہو، ملازمت، زراعت ہو، یا کوئی بھی میدان عمل ہو، جب تک ہم دعوت دین کے سلسلہ میں عام مزاج پیدا نہیں کریں گے، دنیا و آخرت میں ہمیں کامیابی نہیں مل سکتی ہے، اور اگر ہم میں یہ عام جذبہ پیدا ہوگیا تو دنیا آپ کو جھک کر سلام کرے گی! دعوت دین میں جس طرح تبلیغ دین، اور تبلیغ اسلام ایک اہم فریضہ ہے، اپنے مسلمان بھائیوں کی اصلاح بھی ایک ضروری اور لازمی امر ہے، یہ ٹھیک ہے کہ جہاں کفر و شرک ہے، اسلام کی تبلیغ بھی وہیں ضروری ہے، مگر آپ کے اپنے بھائی جو کلمہ گو ہونے کے باوجود نماز، طہارت اور دیگر فرائض و جوابات سے واقف نہیں ہیں، یا واقف ہیں، لیکن مسجدوں سے کوسوں دور ہیں؟ انہیں تعلیمات اسلامی کے قریب کون کرے گے؟ یہ بھی آپ کی اور ہماری ذمہ داری ہے!

ہندوستان میں جو مدارس و مکاتب اسلامیہ ہیں، وہ بھی تبلیغ دین کا اہم ذریعہ ہیں، بلکہ اس سے بڑھ کر یہ پاور ہاؤس کی طرح ہیں، جہاں بجلی سپلائی ہوتی ہے، یہ جیسے بھی ہیں، اور جس حالت میں بھی ہیں، یہ ہم سب کے لئے غنیمت ہیں، اور ہندوستان میں ہمارے وجود اور ہماری تہذیب و ثقافت کو باقی رکھنے کے لئے ان کا وجود اور باقی رہنا بیحد ضروری ہے، جامعہ مدنیہ سبل پور، پٹنہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ آیئے! ان اداروں کو باقی رکھنے کے لئے ہم سب مل کر سوچیں، اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ذریعہ بنیں!

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے نمازی

ایڈیٹر کے نام

☆''مفتی صاحب آپ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں، حق ادا کردیتے ہیں، اس مضمون سے بھی معلومات میں اضافہ ہوا، آپ مالدیپ کے چین سے تعلقات کے اضافے اور ہندوستان سے کمی کا شکوہ کر رہے ہیں، مگر اس کی وجہ شاید مودی کی مسلم دشمنی ہو، کیوں کہ کوئی مسلمان اسے گوارہ نہیں کرسکتا، سب لوگ تو گلف وسعودیہ کے حکمرانوں کی طرح بے غیرت اور پیسے کے لالچی نہیں ہوتے۔ واللہ اعلم **(مولانا عریف الرحمن مظاهری، دربھنگہ)**

ہر جگہ آپ ہی کا قبضہ ہے
آپ پر رشک کرتا ہے خوش دل

(فرحت حسین خوش دل ہزاری باغ)

☆''بہت خوب: مبارکباد، خدا سلامت رکھے، بہت اہم عنوان پر پورے ملک کے ایمان والوں کے دلوں میں اٹھنے والے سوالات کے جوابات ہیں، ہمیں اس مضمون کو پڑھ کر حوصلہ ملا ہے، ظلم و جبر کے اس دور اور نفرت کی فضا میں ایمان پر قائم رہنا، لکھنا، بولنا بڑے جگر، گردے کا کام ہے، خدا آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ **(عبد الرحیم بڑھولیاوی، دربھنگہ)**

☆(جلد نمبر 64/74 شمارہ نمبر 06 میں) معراج رسول اکرم کے حوالے سے بروقت لکھا گیا مضمون نقیب کے تازہ شمارہ میں پڑھا، عنوان بڑا پیارا، کئی بار عنوان کو درست کرنے کی کوشش کی، ایک مرتبہ تو سید ھا کرنے کے قریب پہنچ گیا تھا کہ "معراج: عروج آدم خاکی کی انتہا ہے" مگر آخری بار جب غور کیا اور بالاستعاب مکمل مضمون کو پڑھا تب کہیں صاحب مضمون کے زیر تذکرہ عنوان کی گہرائی کو پاسکا۔

ماشاء اللہ مفتی صاحب نے معراج، عروج خاکی اور اس کے ابتدائی و انتہائی سلسلے کو بہت ہی آسان اسلوب میں پیش کیا ہے، ان کی تحریر کی سادگی کا عالم یہ ہے کہ وہ عربی فارسی زدہ ہونے سے اپنی تحریر کو بچاتے ہیں اور جو باتیں عربی فارسی کی ہوتی ہیں، ان سب کو وہ پیاری سہل اردو میں بیان کر قاری کو اپنے منشاء تحریر تک پہنچانے میں الجھنوں سے بہت خوب محفوظ رکھتے ہیں، حسب سابق وہ اپنے اس مضمون میں بھی پوری بات قرآن حدیث، تاریخ اور سیرت نگاروں کے ماخذ سے پیش کرنے کا اسلوب اپنایا ہوا ہے اور خاص بات یہ ہے کہ واقعہ اسراء کی گہرائیوں میں ڈوب کر ساری تفصیلات کو جگہ دینے کی کامیاب کوشش کی ہے، بالخصوص مضمون کے آخری پیراگراف میں انہوں نے اہم زاویئے کی طرف اشارہ کر کے غیر ضروری خوش فہمیوں کو یکسر مسترد کیا ہے۔ ماشاء اللہ مفتی صاحب کا مطالعہ وسیع ہے اور گہرا ہے، وہ جو سوچتے ہیں اس کو دلچسپ بنا کر بولنے اور خوبصورت لکھنے پر یکساں قدرت رکھتے ہیں، **اللهم زدفزد** (مفتی عین الحق امینی، بیگوسرائے)

☆السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید کہ بخیر ہوں گے!

یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ 8/ اکتوبر کو آپ کی نئی کتاب "آفتاب جو غروب ہوگیا" کا اجراء عمل میں آرہا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے قلم کو تعب و تکان سے محفوظ رکھے، ابھی ایک تازہ مضمون مومن کامل کے اوصاف ..... پڑھا، حسب سابق عربی فارسی زدہ عبارت سے محفوظ یہ تحریر بھی دلچسپ لگی، سرداپڑھتا اور سمجھتا چلا گیا، خدا اس پر اس عاجز کو عمل کی توفیق بخشے۔ اللہ تعالیٰ حضور والا کو مزید صحت و عافیت بخشے۔ یقیناً ملت کو آپ سے اچھی اور بروقت رہنمائی مل رہی ہے۔ آبروئے قلم سلامت!!! (مفتی عین الحق امینی، بیگوسرائے)

انڈیا اتحاد اور مسلم نمائندگی!

جاوید اختر بھارتی

لگتا ہے کہ 2024 کے پارلیمانی انتخابات کی ہوا چلنے لگی ہے بی جے پی کچھ زیادہ ہی سرگرمیاں دیکھا رہی ہے رام مندر کی افتتاحی تقریب سے متعلق بھی سیاست ہی نظر آئی اور انتخابی حکمت عملی کی ہی جھلک آئی دوسری طرف اپوزیشن پارٹیاں بھی کہیں اتحاد کی بات کرتی ہیں تو کہیں مختلف قسم کے پروگرام کرتی ہیں اور مختلف قسم کا نام دیتی ہیں،، دیکھا جائے تو ایک طرف حکومت بچانے کی کوشش کی جارہی ہے تو دوسری طرف حکومت بنانے کی کوشش کی جارہی ہے ایک پارٹی کا نظریہ ہے کہ مسلمان ووٹ دیں تو واہ واہ اور نہ دیں تو بھی واہ واہ باقی پارٹیاں مسلمانوں کو لبھانے کی کوششیں کررہی ہیں مگر کچھ دینے کے لئے تیار نہیں ہے بس مسلمانوں کا ووٹ چاہئے اور سچائی بھی یہی ہے کہ آزادی کے بعد سے آج تک سبھی سیاسی پارٹیوں نے مسلمانوں کو تیز پتہ کے ہی طور پر استعمال کیا ہے کبھی مسلم قیادت کو ابھارنے کی کوشش نہیں کی اور ابھرنے بھی نہیں دیا چاہے مرکزی وصوبائی کسی کی بھی حکومت رہی ہو اگر فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ہیں تو قصوروار مسلمانوں کو ہی ٹھہرایا گیا ہے اندھا دھند گرفتاریاں مسلمانوں کی ہی ہوئی ہیں جانی اور مالی نقصان بھی زیادہ مسلمانوں کا ہی ہوا ہے 2024 کے پارلیمانی انتخابات کے پیش نظر ہونے والی سیاسی صف بندی پر ہی نظر ڈالئے تو اس میں بھی کسی مسلم قیادت کو جگہ نہیں دی گئی اس کے باوجود بھی یہ پارٹیاں اپنے آپ کو سیکولر کہلاتی ہیں حالانکہ نئی سیاسی صف بندی میں بھی کوئی طاقت نظر نہیں آتی ابھی تک تو مان منول کا ہی سلسلہ چل رہا ہے بیانات بھی ایک دوسرے سے میل نہیں کھاتے اور نظریات بھی ایک دوسرے سے میل نہیں کھاتے لیکن ایک بات پر سب متفق نظر آتی ہیں کہ مسلمانوں کا صرف ووٹ لینا ہے انہیں سیاسی صف بندی میں شامل نہیں کرنا ہے،، ہمارے ملک جمہوریہ ہند میں اسی سال پارلیمانی انتخابات ہونا ہے اور اس انتخابات میں حصہ لینے کے لئے تمام سیاسی پارٹیاں حکمت عملی مرتب کرنے میں سرگرم ہیں یہاں تک کہ موجودہ بی جے پی حکومت کے خاتمے کے لئے اور نئی حکومت کے قیام کے لئے تمام اپوزیشن پارٹیوں کا اتحاد بھی قائم ہو چکا ہے لیکن روزانہ ڈگمگا بھی رہا ہے اور کیوں نہ ڈگمگائے کہ اس اتحاد نے ملک کے مسلمانوں کو اور مسلم قیادت کو نظر انداز کیا ہے بہت سی پارٹیاں جن کے پاس دو دو چار چار سیٹیں ہیں تو ان کی سفارش کی جارہی ہے لیکن انہیں پارٹیوں میں ایم آئی ایم اور پیس پارٹی کو شامل نہیں کیا گیا تو اس اتحاد میں شامل سیاسی پارٹیاں بھی تو مسلمانوں کو ویسا ہی سمجھ رہی ہیں جیسا بی جے پی سمجھتی ہے لیکن ہاں بی جے پی برسر اقتدار پارٹی ہے اس کا عروج ہے اس کے پاس طاقت بھی ہے اور پاور بھی ہے مگر اپوزیشن جماعتوں کا اتحاد تو ایک ایسا غبارہ ہے کہ ابھی اس میں ہوا بھی نہیں رکتی ہے یعنی ہوا بھرنے کا بھی سلسلہ جاری ہے تو سوراخ ہونے کا بھی سلسلہ جاری ہے کانگریس کو کبھی سماجوادی پارٹی آنکھ دیکھاتی ہے تو کبھی ممتا بنرجی آنکھ دیکھاتی ہیں اور ادھر تازہ ترین جو منظر سامنے آیا اس سے تو انڈیا اتحاد پوری طرح بکھر گیا، نتیش اور لالو کا اتحاد ٹوٹ گیا کیونکہ نتیش کمار کا دل پھر بی جے پی کے لئے دھڑک گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے کچھ کا کچھ ہو گیا جبکہ نتیش کمار کو انڈیا اتحاد میں وزیر اعظم کے طور پر دیکھا جا رہا تھا پٹنہ سے دہلی ممبئی سب کو جمع کرنے کی ذمہ داری نتیش کمار اپنے کاندھوں پہ لئے تھے لیکن ایک جھٹکے میں انہوں نے وہی کام کیا جس کا اکثر وبیشتر اندیشہ رہا کرتا تھا،، یہاں ایک بات نہیں سمجھ میں آتی ہے کہ آخر اپوزیشن پارٹیاں بھی کانگریس سے کیوں بھڑکتی ہیں کیا بی جے پی کی طرح اپوزیشن پارٹیاں بھی کانگریس مکت بھارت ہیں؟ یہ سوال تو پیدا ہوتا ہی ہے یا پھر ان پارٹیوں کے لیڈروں کے ذہن میں یہ بات آتی ہو کہ کہیں کانگریس کے پھر پرانے دن واپس نہ آجائیں اور ہمارا سیاسی وجود خطرے میں نہ پڑ جائے یا کہ پھر راہل گاندھی پیدل مارچ کے باوجود بھی حال ہی میں ہوئے پانچ ریاستوں کے اسمبلی انتخابات سے مایوسی کا شکار ہوتے ہوں بہر حال کچھ نہ کچھ وجہ تو ہے جس کی وجہ سے تمام پارٹیاں کانگریس کے ساتھ چلنے سے کتراتی ہیں اس کے بعد بھی نہ کانگریس کو مسلم قیادت کو ساتھ لینے کی فکر ہے اور نہ دوسری سیاسی پارٹیوں کو فکر ہے۔

اب ایسی صورت میں مسلمانوں کو نمائندگی نہ دے کر اور مسلم قیادت کو شامل نہ کر کے تو اس اتحاد کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا،، اور مسلمانوں کو بھی آنے والے پارلیمانی انتخابات میں واضح کرنا ہوگا کہ ہمیں نظر انداز کر کے کوئی بھی سیاسی اتحاد کامیاب نہیں ہوسکتا اور اب تو مسلمانوں کو ان پارٹیوں کا ساتھ چھوڑ ہی دینا چاہئے جو کبھی ٹوپی لگا لیتے ہیں، کبھی رومال ڈال لیتے ہیں یعنی آئے دن بہروپیہ کا رول ادا کرتے ہیں بلکہ اب کسی نہ کسی کو قائد تسلیم کرنا ہوگا اور اس قائد کے سیاسی قد کو بلند کرنا ہوگا تبھی مسلمانوں کے لئے عافیت کا ماحول قائم ہوگا،، دوسروں کو مسلمانوں نے رفیق الملک کا خطاب دے کر دیکھ لیا، مسیحا کہہ کر مان کر دیکھ لیا، ہمدرد مان کر دیکھ لیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ نہ مدارس محفوظ ہیں اور نہ مساجد محفوظ ہیں اب تو خانقاہوں اور مقبروں کو بھی نشانے پر لینے کی کوشش کی جانے لگی کوئی اشتعال انگیزی کرتا ہے اکساتا ہے مسلم علاقوں اور مساجد کے قریب میں بھدے بھدے الفاظ میں نعرے لگاتا ہے تو منع کرنے کی صورت میں بھی قید و بند کی صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے،، رام مندر کے افتتاح کے بعد ماحول بہت تیزی سے بدلا ہے خوشی بھی منائی جاتی ہے تو اس موقع پر بھی ایک بہت بڑے طبقے کو تکلیف پہنچانے کی بے انتہا کوشش کی جاتی ہے،، اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان حالات سے کیسے نمٹا جائے آئے دن قومی یکجہتی کے نام کا اسٹیج لگایا جائے، اپنی بے بسی کا رونا رویا جائے، ان کی ٹوپی ان کے سر اور ان کی ٹوپی ان کے سر پر رکھنے والوں اور خود کو سیکولر کہنے والی سیاسی پارٹیوں پر بھروسہ کیا جائے؟ ؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ آئین کا سہارا لیا جائے جمہوری نظام کا فائدہ اٹھایا جائے اور ووٹوں کی طاقت کو سمجھا جائے اور اس کا صحیح استعمال کیا جائے جتنی مسلم سیاسی پارٹیاں اور رہنما ہیں ان میں جو مضبوط ہو جس کی کچھ سیاسی شناخت ہو اسی کو اپنا ووٹ دیکر مزید اس کی طاقت کو بڑھایا جائے تاکہ جھوٹے سیکولرازم کا ڈھڈورا پیٹنے والوں کا چہرہ بے نقاب ہو جائے مسلمانوں کو ووٹ بنک کے طور پر استعمال کرنے والی پارٹیوں کی کشتی میں سوراخ ہو جائے اور آئین و جمہوریت کی روشنی میں مسلمانوں کی سیاسی شناخت قائم ہو جائے دنیاوی مسائل کا یہی ایک واحد حل ہے اور دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے،، سیاست سے دوری کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو کرکٹ کے میدان کا بارہواں کھلاڑی سمجھا جاتا ہے،، اس لئے مسلمان بھی اب سنجیدگی کے ساتھ غور کرے کہ 75 سال میں سیاسی پارٹیوں نے کتنا وعدہ کیا اور کتنا نبھایا اور آج ہم کس مقام پر ہیں اس کے بعد عزم و حوصلے کے ساتھ فیصلہ لے کہ دینی اعتبار سے اس راہ پر چلنا ہے جو راستہ بارگاہ خداوندی تک جاتا ہے اور دنیاوی اعتبار سے اس راستے پر چلنا ہے جو راستہ پارلیمنٹ اور اسمبلی تک جاتا ہے اور اسی میں بہتری و بھلائی ہے۔

ہندوستان میں ہندو مسلم تعلقات کی اہمیت

عارف عزیز بھوپال

برصغیر کی تاریخ حقیقت میں ہندو اور مسلمانوں کی مشترکہ کوششوں اور سرگرمیوں کی تاریخ ہے، ایک ملک کے دو اور بعد میں تین حصوں میں تقسیم ہونے کے بعد وہ فضا باقی نہیں رہی جو یہاں کی خصوصیت تھی، تینوں ملکوں کے سیاسی اور سماجی میدان میں ہندو اور مسلمان اس طرح سرگرم اور قریب نہیں رہ سکے کہ دونوں کو اپنی امنگوں کے مطابق کام کرنے کا موقع ملتا۔ بظاہر اس المیہ کا ظہور آزادی کے بعد ہوا لیکن بغائر دیکھا جائے تو 1857ء کے بعد ہندوستان میں جو حکمراں انگریز ہوئے، ان کی منصوبہ بندی کا یہ نتیجہ ہے، انہیں اندازہ ہو گیا کہ ہندوستان کے عوام اور حاکموں نے بلا تخصیص مذہب وملت ان کے خلاف علم بغاوت بلند کر رکھا ہے، اس طرح ان کا یہ تصور باطل ثابت ہوا کہ ہندوستانی کسی ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہوسکتے، ساتھ ہی انہیں یہ احساس بھی ہوا کہ ہندوستان کے دو بڑے فرقے ہندو اور مسلمان باہم دست و گریباں نہ ہوئے تو ان کا ملک پر حکومت کرنا محال ہو جائے گا۔ لہذا ایک طے شدہ حکمت عملی کے تحت انگریز عالموں، مورخوں، سیاست دانوں، تاجروں اور حاکموں نے کام شروع کیا، ان میں سے ہر فرد کی لائن جدا گانہ تھی، لیکن مقصد سب کا مشترک تھا، بعض انگریز مورخوں نے ہندوستان کی قدیم تاریخ اس طرح مرتب کی تمام مسلم حکمرانوں کے عہد کے حالات کو عموما اور محمود غزنوی، علاء الدین خلجی تغلق اور اورنگ زیب عالمگیر کے دور حکمرانی کو خصوصاً اس طرح پیش کیا گیا کہ وہ ہندوؤں پر حکومت کرنے کے بجائے قزاقی کا کام کیا کرتے تھے اور قزاقی بھی ایسی کہ اس ملک کی دولت وثروت ہی نہیں، عزت و ناموس، تہذیب وتمدن، دین و مذہب، علم وفن، یہاں تک کہ غیرت وحمیت کو بھی وہ نہایت بے دردی کے ساتھ لوٹتے رہے۔

حالانکہ اس پورے مسلم دور کی جنگیں اور لڑائیاں دو قوموں کے درمیان نہیں، دو بادشاہوں یا دو حکمرانوں کے مابین ہوا کرتی تھیں، جن میں سے کوئی ایک ہندو اور دوسرا مسلمان ہوتا تھا، پھر مسلم بادشاہوں کے انسانیت سوز مظالم کی جو فرضی داستانیں تاریخ کے صفحات پر رقم کی گئیں اور آج انہیں نمک مرچ لگا کر مختلف اسٹیجوں سے بیان کیا جاتا صفحات رقم اور ہے، انہیں اگر صحیح مان لیا جائے تو یہ سوال ضرور کیا جاسکتا ہے کہ ہندوستانی عوام کی غیرت وحمیت کو آخر کیا ہو گیا تھا، وہ کیوں صدیوں تک مٹھی بھر حملہ آوروں کے مظالم کو برداشت کرتے رہے اور انہوں نے جابروں نیز ظالموں کے خلاف بغاوت کا پرچم بلند کیوں نہیں کیا؟ انگریز اپنی تمام تر مکاریوں کے باوجود ہندوستان پر نوے سال سے زیادہ حکومت نہ کر سکے جبکہ مسلمانوں کو تقریباً ایک ہزار سال تک اس ملک میں حکمرانی کا موقع ملا، اس کے بعد بھی 1857ء میں انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے وقت آخری لیکن بے یار و مددگار مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کو اپنی تحریک حیرت کا قائد بنایا گیا تو اس کی وجہ کیا تھی اور وہ کونسی مجبوری تھی جس نے ہندوؤں کو اس رواداری پر آمادہ کیا کہ وہ ایک مسلمان کی زیر قیادت آزادی کی جنگ کا آغاز کرتے، ہندوستان میں انگریزوں اور مسلمانوں کے کردار نیز طرز عمل کا یہی وہ بنیادی فرق ہے، جس کو شعوری طور پر نظر انداز کر دیا گیا، حالانکہ اس کو پیش نظر رکھا جاتا تو ملک کے ہندو اور مسلمانوں کے دل بھی نہیں پھٹتے۔

انگریزوں کے دور حکومت میں ہندو مسلم دشمنی کی یہ فضا پروان چڑھی تو کوئی تعجب کی بات نہیں، حیرت تو اس پر ہے کہ ہندوستان کے آزاد ہونے کے بعد جب اس ملک کی منزل ایک سیکولر اور جمہوری مملکت قرار پائی، اس وقت بھی تاریخ کو مسخ کر کے پیش کرنے کا سلسلہ جاری ہے، تاہم صورت حال آج بھی بے قابو نہیں ہوئی ہے کیونکہ سماج اور زندگی کی حقیقی تہوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ نفرتوں اور حقارتوں کی مہم کے باوجود ہندو مسلمانوں کے باہمی روابط کی نوعیت آج بھی زیادہ بگڑی نہیں ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے غم اور خوشی میں آج بھی شریک ہوتے ہیں اور ان میں وہ کشیدگی نہیں پائی جاتی جو ہمسایہ ملک پاکستان کے مہاجروں، سندھیوں اور پنجابیوں میں نظر آتی ہے زندگی کے مختلف شعبوں میں سرگرمیاں جاری ہیں، جہاں کہیں تنگ نظر و متعصب سیاست دانوں کا داؤ چل جاتا ہے، وہاں کڑواہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ زندگی کا دھارا اپنی پوری روانی کے ساتھ یہاں بہہ رہا ہے، دونوں فرقوں کے اتحاد اور مل جل کر کام کرنے کی رفتار میں کمزوری نہیں آئی، تجارت، زراعت، لین دین اور مختلف و مزدوری کے شعبہ میں اب بھی ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے شریک ہو کر کام کر رہے ہیں، اگر باہمی نفرت، دشمنی اور کشیدگی کی وہ فضا حقیقی زندگی میں پیدا ہو جاتی جو انگریز حکمرانوں کو مطلوب تھی تو اس وقت پورے ملک میں روانہ کی زندگی نہ صرف ٹھہر جاتی بلکہ صف آرائی کا عام فضا بھی دکھائی دینے لگتی۔

ساری کوشش، تمام تر محنت اور 76 برس کی مسلسل مہم کے باوجود، آج تک اکثریت کی پسندیدہ تہذیب اور ثقافت کا غلبہ عام زندگی میں حاوی نظر نہیں آتا تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ فرسودگی کہنگی کے باعث اس تہذیب میں اتنی جان نہیں کہ وہ دوسری تہذیب پر غلبہ حاصل کر لے، حالانکہ مسلمانوں میں شاید گنتی کے چند لوگ ایسے ملیں گے جنہیں مثالی مسلمان کی حیثیت سے دوسروں کے سامنے پیش کیا جاسکے، ہندوؤں میں تو شاید ان سے بھی کم تعداد ایسے افراد نظر آئیں گے جو آدرش ہندو کی حیثیت سے سامنے آسکیں لیکن سیاسی طور پر دونوں فرقوں میں جو بیگانگی یا دوری آج پائی جاتی ہے اس کی ایک وجہ ان تعلقات کا برقرار نہ رہنا ہے جو مختلف شعبوں میں باہم قائم تھے اور مذہب کی تفریق بھی ان میں خلیج پیدا پیدا کرنے کر میں کامیاب نہیں ہوئی تھی، اپنے ا اپنے مذہب کے وفادار بلکہ علمبردار رہتے ہوئے بھی دونوں طبقوں کے رہنما اس طرح رہتے اور معاملہ کرتے تھے کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی تھی۔

Scanned with CamScanner

اعــــلان مفقــود الخبــــری

معاملہ نمبر ۶۱/۲۲۷۲/۱۴۴۵ھ

(متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ بیگوسرائے)

مدینہ خاتون بنت محمد عظیم الدین مرحوم، مقام بنہرہ، ڈاکخانہ خضر چک، ضلع بیگوسرائے۔فریق اول

بنام

محمد سلیم ولد محمد شوکت علی، مقام کھڑیا، ڈاکخانہ پاسوپور، ضلع بیگوسرائے۔۔۔۔۔۔۔۔فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف دارالقضاء بیگوسرائے میں عرصہ دوسال سے غائب ولا پتہ ہونے نان ونفقہ نہ دینے اور جملہ حقوق زوجیت سے محرومی کی بنیاد پر فسخ نکاح کا دعوی دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے، کہ آپ جہاں کہیں ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کو دیں اور آئندہ تاریخ ساعت ۲۸/شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۰/مارچ ۲۰۲۴ء مقرر کی گئی ہے تاریخ مذکور پر آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹ بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔قاضی شریعت

معاملہ نمبر ۲۴/۲۱۸۰/۱۴۴۵ھ

(متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ آزادنگر ڈھاکہ مشرقی چمپارن)

عشرت پروین بنت منظور انصاری، مقام مڑلی، ڈاکخانہ پچپکری، ضلع مشرقی چمپارن۔۔فریق اول

بنام

نوشاد عالم ولد جمیل اختر، مقام کوندری، ڈاکخانہ کوندری، ضلع مشرقی چمپارن۔۔۔۔فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف دارالقضاء آزادنگر ڈھاکہ مشرقی چمپارن میں عرصہ پانچ سال سے غائب ولا پتہ ہونے نان ونفقہ نہ دینے اور جملہ حقوق زوجیت سے محرومی کی بنیاد پر فسخ نکاح کا دعوی دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے، کہ آپ جہاں کہیں ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کو دیں اور آئندہ تاریخ ساعت ۲۴/شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ مطابق ۶/مارچ ۲۰۲۴ء مقرر کی گئی ہے، تاریخ مذکور پر آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹ بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔قاضی شریعت

معاملہ نمبر ۱۵۸/۶۰/۲۵۷/۱۴۴۵ھ

مبشر عالم ولد محمد سراج الدین مرحوم، مقام پتھر کی مسجد، سلطان گنج، وارڈ نمبر ۵۰/ڈاکخانہ مہندرو، ضلع پٹنہ۔۔۔فریق اول

بنام

سروری خاتون بنت محمد زبیر عالم، معرفت انو بھائی مقام نزد عیدگاہ، قلعہ لڑوئی، وارڈ نمبر ۲/، ڈاکخانہ چاندپورہ، ضلع ویشالی۔فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

اس معاملہ میں گذشتہ تاریخ ساعت پر فریق اول مع گواہان حاضر آیا، آپ حاضر نہیں آئیں اور نہ آپ کی طرف سے کوئی پیری ہوئی، اس لیے آئندہ تاریخ ساعت ۲۸/شعبان ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۰/مارچ ۲۰۲۴ء روز اتوار مقرر کی گئی ہے، تاریخ مذکور پر آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں، واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ: گواہان کم از کم دو ایسے معتبر مرد مسلم یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں جو معاملہ ہذا سے متعلق حالات سے براہ راست اچھی طرح واقف ہوں۔ نیز تاریخ مذکور پر آپ اپنا اور گواہوں کا اصل شناختی کارڈ اور اس کی فوٹو کا پیاں ضرور ساتھ لائیں۔فقط۔قاضی شریعت

معاملہ نمبر ۲۹/۹۸۲/۱۴۴۵ھ

(متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ بہار شریف، نالندہ)

عرشی پروین بنت محمد اشرف، مقام وڈاکخانہ موڑا تالاب، ضلع نالندہ۔۔۔۔۔فریق اول

بنام

محمد ثمیر ولد محمد اکرام، مقام نون کا چوراہا، ڈاکخانہ جھاؤ گنج، ضلع پٹنہ۔۔۔۔۔۔فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف دارالقضاء بہار شریف، ضلع نالندہ میں آٹھ ماہ سے غائب ولا پتہ ہونے، نان ونفقہ نہ دینے اور جملہ حقوق زوجیت سے محرومی کی بنیاد پر فسخ نکاح کا دعوی دائر کیا ہے، لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے، کہ آپ جہاں کہیں ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کو دیں اور آئندہ تاریخ ساعت ۲۲/شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ مطابق ۴/مارچ ۲۰۲۴ء روز سموار مقرر کی گئی ہے، تاریخ مذکور پر آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹ بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔قاضی شریعت

معاملہ نمبر ۹۸/۲۱۲۹/۱۴۴۴ھ

(متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ آزادنگر ڈھاکہ مشرقی چمپارن)

روشن تارہ بنت محمد سکھاری، مقام شیخ ٹولی لوکھان، ڈاکخانہ لوکھان، ضلع مشرقی چمپارن۔فریق اول

بنام

وجہہ اختر ولد قیم اللہ، مقام شیخونہ بچلاٹولہ، ڈاکخانہ بگہا، بلاک گھوڑاسحن، ضلع مشرقی چمپارن۔فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ فریق دوم کے خلاف تقریباً ڈھائی سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور جملہ حقوق زوجیت بشمول نان ونفقہ سے محرومی کی بناء پر دارالقضاء امارت شرعیہ آزادنگر ڈھاکہ، ضلع مشرقی چمپارن میں فسخ نکاح کا مطالبہ کیا ہے، لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے، کہ آپ جہاں کہیں ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کو دیں اور آئندہ تاریخ ساعت ۲۲/شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ مطابق ۴/مارچ ۲۰۲۴ء بروز پیر مقرر کی گئی ہے، تاریخ مذکور پر آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹ بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔قاضی شریعت

معاملہ نمبر ۱۱/۴۰۸/۱۴۴۵ھ

(متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ شکرپور، بھروارہ، دربھنگہ)

جمیلہ بنت عابد عالم، مقام پاک ٹولہ، راڑھی، ضلع سیتامڑھی۔۔۔۔۔فریق اول

بنام

محمد وسیم ولد محمد سہراب، مقام وڈاکخانہ بھدوئی، ضلع مظفر پور۔۔۔۔۔۔فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف عرصہ دوسال سے غائب ولا پتہ ہونے، نان ونفقہ و حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ اسلامیہ شکرپور، بھروارہ، ضلع دربھنگہ میں فسخ نکاح کا معاملہ درج کیا ہے، لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ کو دیں اور آئندہ تاریخ ساعت مورخہ ۹/مارچ ۲۰۲۴ء مطابق ۲۷/شعبان ۱۴۴۵ھ روز سنیچر مقرر کی گئی ہے، تاریخ مذکور پر آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹ بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔قاضی شریعت

(بقیہ: ماہ شعبان کی فضیلت)

(۵) ولا الی مسبل متکبر جو تکبر سے اپنا پاجامہ اپنی چادر ٹخنوں سے نیچے کرتا ہے اس کی طرف بھی اللہ رحمت نہیں کرتے جب تک اس سے توبہ نہ کرے۔

(۶) ولا الی عاق والدین جو والدین کا نافرمان ہے اس کی بخشش بھی نہ ہوگی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ھما جنتک و نارک ماں باپ کی رضا میں جنت ہے، ان کی ناراضگی میں جہنم ہے اور فرمایا: والدین راضی تو اللہ بھی راضی ہوگا اور والدین کو ناراض کیا تو اللہ بھی ناراض ہوگا۔والدین کی نافرمانی نہ کرو بلکہ اس رات میں بھی ان کے لئے دعا کرو اللھم ارحمھما کما ربینی صغیراً یااللہ جنہوں نے مجھے بچپن میں پالا ان پر خصوصی رحمت فرما، رب اغفر لی ولوالدی یااللہ مجھے بھی بخش، میرے ماں باپ کو بھی بخش۔

(۷) ولا الی مدمن خمر جو شراب کا عادی ہے وہ بھی اس رات خدا کی رحمت سے محروم ہوتا ہے، اس کی بخشش بھی نہیں ہوتی، جب تک اس سے توبہ نہ کرے۔

شب برات کے خصوصی وظائف

پہلا وظیفہ: صلوۃ التسبیح کا اہتمام کریں۔حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ چار رکعت کی نماز ہے، ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ سبحان اللہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا ہے، چاروں رکعت میں تین سو مرتبہ ہو جائے گا، وہ اس طرح پڑھنا ہے کہ ہر رکعت میں فاتحہ وسورت کے بعد پندرہ مرتبہ، پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم کے بعد دس مرتبہ، پھر رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد کہہ کر دس مرتبہ پھر سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس مرتبہ، پھر سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کریں، جس رکعت میں قعدہ میں التحیات پڑھیں گے تو پہلے دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھیں، پھر التحیات پڑھیں، سلام پھیریں اور آنکھوں سے آنسو بہا کر رب سے معافی مانگیں، وہ ستار ہے، وہ غفار ہے، ضرور تم کو گناہوں سے پاک کردے گا۔

دوسرا وظیفہ: غنیۃ الطالبین میں حضرت حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ مجھے پیغمبر علیہ السلام کے تیس (۳۰) صحابہؓ نے ذکر کیا ہے کہ اس رات میں صلوٰۃ الخیر پڑھے، جس کی فضیلت یہ ہے کہ پڑھنے والے کی طرف اللہ ستر بار نظر رحمت فرماتے ہیں اور ہر بار دیکھتے ہیں تو بہتر حاجتیں پوری فرماتے ہیں، ادنی حاجت یہ ہے کہ اللہ اس کے گناہوں کی مغفرت فرماتے ہیں، صلوٰۃ الخیر کا طریقہ یہ ہے کہ سو رکعات میں ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں، ہر رکعت میں دس دفعہ سورہ اخلاص پڑھے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان راتوں میں اپنا قرب نصیب فرمائے۔آمین

Scanned with CamScanner

طب وصحت

انگور صحت کے لئے مفید

حکیم مجاہد محبوب برکاتی

قرآن شریف میں انگور کا ذکر، پرہیزگاروں کے لیے انعام کے طور پر کیا گیا ہے: "تم سے ہر کوئی چاہے گا کہ اس کے پاس ایسے باغات ہوں جن میں کھجور اور انگور ہوں۔ نیچے نہریں چلیں اور اس میں ہر قسم کے پھل ہوں"۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کشمش کا تحفہ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں میں لے کر فرمایا: اسے کھاؤ، یہ بہترین کھانا ہے، تھکن کو دور کرتا ہے، غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے، اعصاب کو مضبوط کرتا ہے، چہرے کو نکھارتا ہے، بلغم کو نکالتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منقیٰ کے استعمال کی ہدایات میں ارشاد فرمایا: "منقیٰ کھایا کرو، مگر اس کا چھلکا اتار دیا کرو، کیونکہ اس کے چھلکے میں بیماری اور گودے میں شفا ہے"۔

انگور سریع الہضم ہے۔ خونِ صالح پیدا کرتا ہے۔ بوعلی سینا کا کہنا ہے کہ انگور سے بننے والا خون انجیر سے ہلکا اور کم ہوتا ہے۔ دوسرے اطباء کا کہنا ہے کہ انگور کا پوست اگر گل جائے تو پھر یہ انجیر سے بھی زیادہ بہتر مولد خونِ صالح ہے، جگر کو قوت دیتا ہے، اعضاء کی سستی کو دور کرتا ہے، اس کا گودا شکر کے ساتھ پکا کر پیا جائے تو پیاس کو کم کرتا ہے۔ اس کے استعمال کے بارے میں اطباء کا کہنا ہے کہ انگور کی بیل کی لکڑی کو جلا کر اس کی راکھ پانی میں گھول کر پینے سے گردے اور مثانہ کی پتھری کی پیدائش رک جاتی ہے۔ اس کے لیپ اور پلانے سے جسم کے اکثر ورم اتر جاتے ہیں۔ بواسیر کے مسے اتر جاتے ہیں۔

انگور میں حیاتین اور معدنیات کثیر مقدار میں ہوتے ہیں اور لحمیات و چکنائی کی مقدار کم ہوتی ہے۔ انگور میں گلوکوز کی مقدار بھی خاصی ہوتی ہے۔

خواتین کے بیشتر امراض میں انگور کا استعمال بہترین ہوتا ہے۔ ایام میں کمی یا کھل کر نہ آنے کی صورت میں انگور کا رس اور شربتِ بزوری دو دو چمچہ ملا کر پلانے سے یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ چھوٹے بچوں کو قبض کی صورت میں تین چمچہ انگور کا رس پلانے سے قبض کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جن بچوں کو انگور استعمال کرایا جاتا ہے ان کو سوکھے کی بیماری نہیں ہوتی۔ انگور کھاتے رہنے سے بچوں کو غشی کے دورے بھی نہیں پڑتے۔ انگور جگر کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔ یہ جگر کو تقویت دیتا ہے اور ہاضم ہونے کی وجہ سے تیزی سے ہضم ہو کر جسم میں نفوذ کر جاتا ہے۔ اپنی اسی صلاحیت کے باعث کمزوری سے چکر آنے کی شکایت اور غشی میں مفید ہے۔

اطبائے قدیم انگور کو قلب سمیت دیگر کئی امراض اور جسمانی صحت کے لیے مفید قرار دیتے چلے آئے ہیں، جس کی تصدیق اب جدید تحقیق نے بھی کر دی ہے۔ انگور کھانے سے خون پتلا رہتا ہے۔ خاص طور پر سیاہ اور سرخ انگوروں کا ایک گلاس رس پینے سے خون میں تھکے بننے کا خطرہ ساٹھ فیصد کم ہو جاتا ہے۔ سرخ تربوز، سرخ انگور اور لال پکے ہوئے ٹماٹروں میں پایا جانے والا سرخ رنگ دراصل "بیٹا کروٹین" ہے جسے "لائیکوپین" کہتے ہیں۔ جدید تحقیق سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ قلب کے امراض اور سرطان سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

انگور معدہ کے لیے مقوی ہے۔ کھانسی میں مفید ہے۔ اس کا لعاب آگ پر گاڑھا کر کے اس میں میتھی اور انجیر ملا کر شہد کے ساتھ دینے میں پرانی کھانسی کا بہترین علاج ہے۔ مغز بادام کے ساتھ خفقان کو نافع ہے۔ پانی کے ساتھ منقیٰ ابال کر دینے سے پیشاب آور ہے اور گردہ سے پتھری کو نکالتا ہے۔

انگور میں غذائیت اور جوہر کافی ہے۔ اس لیے جسم کو قوی کرتا ہے۔ بہترین غذا اور جلد ہضم ہونے والا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ پیاس کو رفع کرتا ہے۔ بخار کو دور کرتا ہے۔ دق، نزلہ، زکام اور کھانسی کے مریضوں کے لیے ایک مفید غذا ہے۔ مقویٔ قلب ہونے کی وجہ سے خفقان اور ضعفِ قلب میں مفید ہے۔ اسے رات کو پانی میں بھگو کر صبح یہ پانی پینے سے پرانا قبض دور ہو جاتا ہے۔

اطباء قدیم اکثر بیماریوں کا علاج انگور سے کرتے تھے کیونکہ یہ انتہائی درجہ مقوی ہے۔ اور اکثر بیماریوں میں آج بھی اطباء انگور یا انگور کا رس بطور غذا دیتے ہیں۔ انگور کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مقوی زیادہ ہے مگر جلد ہضم ہونے والا پھل ہے۔ معدے کو تقویت دے کر فعلِ ہضم کو تیز بھی کرتا ہے۔ وہ لوگ جو دبلے پتلے ہوں ان کے بدن پر گوشت لاتا ہے۔ انہیں چاہیے کہ وہ تازہ انگور بکثرت کھائیں۔ دبلے پن کے علاوہ انگور بواسیر، قبض، خون کی شدید کمی، معدہ کی کمزوری، ورم احشاء، پرانی پیچش، دماغ کی کمزوری، پھیپھڑوں کے امراض، طحال وجگر اور اکثر دل کے امراض میں بھی تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔ نیز آنکھوں کی بینائی تیز کرتا ہے۔ تازہ اور شیریں انگور چہرے کے رنگ کو نکھارتا اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔

کھانے کے ساتھ ساتھ اس کا رس نکال کر دو حصے ویسلین ملا کر رات کو سوتے وقت چہرے پر مَل لیں بلکہ ہلکے ہاتھ سے مالش کریں اور صبح صابن سے دھو لیں تو چہرے کی جھائیاں اور داغ دھبے دور ہو جاتے ہیں اور چہرہ صاف و شفاف اور جلد ملائم ہو جاتی ہے۔

موسم میں تو انگور بآسانی مل جاتا ہے، مگر جب اس کا موسم نہ ہو تو اس کا محفوظ کیا ہوا رس بھی بہت کام دیتا ہے۔ شربتِ انگور بنا کر محفوظ کر کے اس کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ہر انگور بھوک بڑھاتا ہے۔ دل، دماغ اور معدہ کو طاقت و فرحت بخشتا ہے۔ شربتِ انگور مقوی معدہ ہونے کے ساتھ ساتھ قے اور متلی کو روکتا ہے۔ ہاضمہ درست کر کے گھبراہٹ اور پریشانیوں کو دور کرتا ہے۔ صفراء کی تیزی کو ختم کرتا ہے۔ کھانسی میں شربتِ انگور شیریں مفید ثابت ہوا ہے۔

انگور بعض بیماریوں نقرس، گٹھیا اور موٹاپے میں فائدہ مند ہے۔ یوں تو زیادہ تر میوے موٹاپے کو کم کرتے ہیں لیکن انگور میں یہ خاصیت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ مزے کی بات تو یہ ہے کہ انگور سے دبلا پن بھی دور ہوتا ہے۔ دبلے آدمی کو انگور خوب کھانے چاہئیں، اس سے اُس کا جسم متناسب ہو جائے گا۔

انگور میں پانی اور پوٹاشیم کی مقدار کافی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ منفرد قسم کی پیشاب آور صلاحیت رکھتا ہے۔ چونکہ اس میں البومین اور سوڈیم کلورائیڈ کی موجودگی بہت معمولی ہے، اس لیے گردوں پر انگوروں کے استعمال کا برا اثر نہیں پڑتا۔ گردوں کی سوزش، مثانے اور گردے میں پتھریوں کے خاتمے کے لیے انگور بہترین غذائی علاج ہے۔

مرگی یا صرع ایک نہایت بھیانک بیماری ہے۔ اس کے دورے بڑے شدید ہوتے ہیں اور مریض دورانِ دورہ اپنے حواس میں نہیں رہتا۔ اطباء کے مطابق مرگی کے مریضوں کے لیے انگور مفید ہے۔ شیریں اور عمدہ انگور لے کر ان کا رس نکال لیں، اس کا متواتر استعمال مرگی میں ازحد مفید ہے۔

گردے میں اگر درد ہو جائے تو مریض کی جان پر بن جاتی ہے اور اس درد کی شدت اکثر ناقابلِ برداشت ہوتی ہے۔ فوری اور مؤثر علاج نہ ہونے کی صورت میں مریض کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ اس کے لیے درج ذیل نسخہ کو استعمال کریں: انگور کے پتے دو تولہ کو پانی میں پیس کر چھان لیں اور اس میں نمک ایک ماشہ ملا کر مریض کو پلائیں۔ اللہ کریم کے فضل سے دردِ گردہ کا بے چین اور شدتِ درد سے تڑپتا ہوا مریض صحت یاب ہوگا۔

حاملہ عورتوں کو اگر دورانِ حمل انگور کا استعمال شروع کرا دیا جائے تو اس کا اثر ہونے والے بچے پر یوں پڑتا ہے کہ بچہ تندرست اور توانا پیدا ہوتا ہے۔ پیدائش کے بعد بچوں کو انگور کھلاتے رہنے سے بچہ صحت مند رہتا ہے۔ دانت نکلنے میں جو تکلیف بچے کو ہوتی ہے وہ بھی انگور کھلانے سے ختم ہوتی ہے۔ دانت نکلنے کے دور میں روزانہ صبح و شام ایک ایک چمچہ انگور کا رس پلانا چاہیے۔

ہفتۂ رفتہ

راشد العزیری ندوی

بہار کابینہ کی میٹنگ میں 14 تجاویز پر لگی مہر

وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی صدارت میں ہوئی کابینہ کی میٹنگ میں کل 14 تجاویز کو منظوری دی گئی۔ ریاستی حکومت انجینئرنگ کے طلباء کے لیے نئی پالیسی لے کر آئی ہے۔ حکومت اب انجینئرنگ کے طلباء کو 10,000 روپے کا وظیفہ دے گی۔ یہ رقم انٹرن شپ پر دی جائے گی۔ یہ رقم بی ٹیک کے ساتویں سمسٹر میں انٹرن شپ کرنے کے لیے دی جائے گی۔ اس کے علاوہ سائنس، ٹیکنالوجی اور تکنیکی تعلیم کے علاقائی دفتر میں گروپ ڈی کے لیے درخواست دینے کے لیے کوئی فیس نہیں ہوگی۔ تین لاکھ 46 ہزار 777 درخواست دہندگان اس کا فائدہ حاصل کریں گے۔ حکومت بہار ریاست بھر میں 2165 پنچایت عمارتیں بنائے گی۔ سیلاب متاثرہ علاقوں میں 1083 عمارتیں اور عام علاقوں میں 1082 عمارتیں تعمیر کی جائیں گی۔ اس پر کل 6 ہزار کروڑ 10 لاکھ 38 ہزار 707 روپے خرچ ہوں گے۔ نتیش کابینہ نے محکمہ صنعت کے تحت تیز رفتار ایم ایس ایم ای کارکردگی کے تحت مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی صلاحیت کو بڑھانے اور عالمی سطح پر کورونا کی وجہ سے ہونے والے مضر اثرات کو کم کرنے کے لیے عالمی بینک کی حمایت یافتہ مرکزی اسکیم ریمپ کے تحت 140.74 کروڑ روپے کی انتظامی منظوری دی ہے۔ کنٹریکٹ پر مبنی آسامیاں تخلیق کرنے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ حکومت نے این آئی ٹی، پٹنہ میں انکیوبیشن سینٹر کی تعمیر اور دیگر کاموں کے لیے کل 47.76 کروڑ روپے کی رقم منظور کی ہے۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے حال ہی میں این آئی ٹی پروگرام کے دوران این آئی ٹی میں انکیوبیشن سنٹر کی تعمیر کا اعلان کیا تھا۔ کابینہ نے اس کی منظوری دے دی ہے۔

جھارکھنڈ میں 125 یونٹ بجلی مفت

جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ چمپائی سورین نے کہا کہ جلد ہی بجلی سبسڈی میں اضافہ کیا جائے گا۔ بجلی کے صارفین کو اب 100 یونٹ کے بجائے 125 یونٹ بجلی مفت دی جائے گی اور تمام محروم ٹولوں کو بجلی فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے محکمہ توانائی کو اس سلسلے میں ایک تجویز تیار کرنے کی ہدایت کی۔

ڈی ایل ایڈ کے لیے درخواستیں مطلوب

ریاست بھر کے ڈی ایل ایڈ کالجوں میں بہار اسکول اکزامینیشن بورڈ کی جانب سے ڈی ایل ایڈ جوائنٹ انٹرنس امتحان 2024 کے لیے 30750 سیٹوں پر درخواست کا عمل جاری ہے۔ دلچسپی رکھنے والے طلباء ڈی ایل ایڈ کے ویب سائٹ www.deleddbihar.com سے تفصیلی جانکاری حاصل کر سکتے ہیں، اور آن لائن فارم بھر سکتے ہیں۔ فارم بھرنے کا عمل 9 فروری 2024 سے شروع ہوگا اور 15 فروری 2024 تک جاری رہے گا۔ اور جوائنٹ انٹرنس امتحان 6 سے 12 مارچ تک آن لائن منعقد ہوگا، جس میں 120 سوالات پوچھے جائیں گے۔ امتحان ڈھائی گھنٹے کا ہوگا، جس میں 120 سوالات 120 نمبروں کے ہوں گے، جنرل ہندی، اردو کے 25، ریاضی کے 25، سائنس، سماجی علوم، جنرل انگریزی کے بیس بیس سوالات پوچھے جائیں گے، نتیجہ اپریل میں اعلان کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ڈی ایل ایڈ کالجوں میں داخلے کے لیے پہلی، دوسری اور تیسری میرٹ لسٹ اور داخلہ، آپشن لائنگ، سیٹ الاٹمنٹ، سلائڈ اپ وغیرہ کا عمل مئی جون میں کیا جائے گا۔ داخلہ کا عمل جون کے آخر تک مکمل کر لیا جائے گا، اور نیا سیشن جولائی میں شروع ہوگا۔

کسانوں کا پارلیمنٹ مارچ، کئی پارٹیوں کی حمایت

زمین ایکویزیشن کے خلاف گریٹر نوئیڈا میں دھرنے پر بیٹھے کسانوں نے اپنا احتجاج تیز کرتے ہوئے پارلیمنٹ کی جانب کوچ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے مہا پنچایت میں پارلیمنٹ کے گھیراؤ کا فیصلہ کیا تھا۔ کسانوں کے اس فیصلے کے پیشِ نظر پولیس بھی الرٹ ہو گئی ہے۔ کسانوں کو پارلیمنٹ کی جانب جان سے روکنے کے لیے پورے ضلع میں دفعہ 144 نافذ کر دی گئی ہے۔ کسانوں کی مہا پنچایت کی مختلف کسان تنظیموں اور اپوزیشن پارٹیوں نے بھی حمایت کی ہے۔ اپنے احتجاج کی کامیابی کے لیے کسانوں نے ہر گاؤں میں عوامی رابطہ مہم بھی چلائی۔ اپنے مطالبات کے لیے کسی کئی دنوں سے گریٹر نوئیڈا اتھارٹی کے باہر احتجاج کر رہے ہیں۔

Volume:64/74,Issue:07 R.N.I.N. Delhi Regd. No.BIHURD/4136/61Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

Scanned with CamScanner

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT SHARIAH
BIHAR ODISHA & JHARKHAND
NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF, PATNA-801505
SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-21-23
R.N.I.N.Delhi,Regd No-BIHURD/4136/61

لوگ مانگے کے اجالے سے ہیں ایسے مرعوب
روشنی اپنے چراغوں کی بُری لگتی ہے
(آل احمد سرور)

انڈیا اتحاد: کشتی ڈگمگا رہی ہے

سید سرفراز احمد (بھینسہ)

متحد ہونا متحد رہنا اور متحدہ کام کرنا اگر اس فارمولے پر کام کیا جائے تو اتحاد کے باقی رہنے کی گنجائش بھی باقی رہتی ہے کسی بھی اتحاد کے معاملہ میں کوئی ذاتی مفاد شامل نہ ہو دولت بٹورنے کی نیت نہ ہو عہدے کی خواہش نہ ہو تب ہی اتحاد دیرپایا مستقل قائم رہ سکتا ہے ورنہ یک جٹ ہوتے بھی نہیں کہ بکھرنے لگتے ہیں کے مترادف کیفیت برپا ہوجاتی ہے ویسے ایک کہاوت ہے اکیلا چنا پہاڑ نہیں پھوڑ سکتا واقعتا ہم روزمرہ کی زندگی میں بھی دیکھتے ہیں خواہ وہ نجی، خاندانی، تجارتی ہو زندگی کے ہر شعبہ میں اتحاد ناگزیر ہے ورنہ کسی بھی مشکل کام کو انجام دینا بہت مشکل ہوجاتا ہے اس سے آگے بڑھ کر دیکھا جائے تو سیاسی معاملات انتہائی اہم ہوتے ہیں جس کیلئے اتحاد سب سے اہمیت کا حامل ہے لیکن سیاست ہمیشہ دو کوڑی کے روپ میں دیکھی جاتی ہے کب کون کونسا روپ اختیار کرتا ہے جسکا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا چونکہ سیاست میں دوستی اور دشمنی شانہ بہ شانہ چلتے ہیں اگر ہم بھارت کی موجودہ سیاسی صورتحال پر روشنی ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہیکہ ایک سیاسی گوشہ اس ملک کے آئین اور جمہوریت کے بالکل متضاد چل رہا ہے اور دوسرا سیاسی گوشہ جمہوریت اور آئین کو حقیقی روح میں واپس لانے کی کوشش کررہا ہے جس کی کوشش کیلئے قومی وعلاقائی سیکولر پارٹیوں نے ایک متحدہ پلیٹ فارم بھی سجایا ہے لیکن پلیٹ فارم سجانا جتنا آسان ہے اسکو چلانا اتنا ہی مشکل ہے متحدہ پلیٹ فارم کو چلانے کیلئے حوصلے قربانیاں آزمائشیں پیش آتی ہیں اگر وہ اس میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو تب ہی مستقبل کا لائحہ عمل تیار کرسکتے ہیں ورنہ کوئی معمولی امید بھی نہیں کی جاسکتی۔

ہمارا ملک پچھلے دس سالوں سے بڑے ہی نازک دور سے گذر رہا ہے اس ملک کی سیاست نے یہاں کی عوام کو تقسیم کرکے رکھ دیا ہے جس ملک کو دنیا کے سب سے بڑے جمہوری ملک ہونے کا اعزاز حاصل ہے وہ ملک آج جمہوریت کا صرف نام لیوا بن چکا ہے جس ملک کو مذہب سے اوپر جمہوریت کو فوقیت دی جاتی تھی وہ ملک کی سیاست کا ایک حصہ آج جمہوریت اور آئین پر مذہب کو فوقیت دے رہی ہے اسی لیئے اس ملک کی عوام جمہوریت اور ہندوتوا کی کشمکش میں الجھ کر رہ گئی ہے اچھی بات یہ ہیکہ آج بھی اس ملک کی عوامی اکثریت ہو یا سیاسی اکثریت جمہوریت کے گن گاتی ہے اور جمہوریت کا دم بھرنے کی کوشش کررہی ہے اسی کوشش کیلئے ملک کی قومی وعلاقائی پارٹیوں نے مذہب سے اوپر اٹھ کر سیکولرزم کو پروان چڑھانے آئین کا تحفظ کرنے کیلئے ایک متحدہ پلیٹ فارم انڈیا اتحاد کو سجایا ہے یہ بڑا ہی خوش آئند اقدام ہے لیکن جس اتحاد نے ایک بڑے کام کیلئے اپنے آپ کو تیار کیا ہے وہ اتحاد ابھی اتنی بڑی قربانیوں کو جھیلنے کیلئے تیار نظر نہیں آرہا ہے یا پھر وہ ان قربانیوں کے قابل ہی نہیں ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہوسکتا ہیکہ وہ اس ملک کے عوام کی بھلائی کو ٹھکرا کر اپنے سیاسی مفادات کو ترجیح دے رہے ہیں تو بھلا ایسے اتحاد سے آگے بھی کوئی کیسے اچھی امید کرسکتا ہے؟ کسی بھی سیاسی اتحاد میں اختلافات کا پایا جانا ایک عام سی بات ہے لیکن ان اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اتحاد پر ڈٹ کر رہنا یہ استقامت کی اور بڑے پن کی نشانی ہوتی ہے لیکن شائد اس قابل بھی کوئی نہیں ہے اور انڈیا اتحاد میں ابھی تک یہ سب نظر بھی نہیں آرہا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہیکہ انڈیا اتحاد کی سب سے بڑی پارٹی کانگریس ہے جسکو انڈیا اتحاد میں مرکزی کردار کی ذمہ داری سونپی گئی ہے یعنی کانگریس کے قومی صدر ملیکا رجن کھرگے کو اس انڈیا اتحاد کی بڑی ذمہ داری دی گئی لیکن جس طریقے سے انڈیا اتحاد میں شامل پارٹیوں کے اختلافات جو منظر عام پر آرہے ہیں وہ انڈیا اتحاد کے کھوکھلے پن کی کھلی دلیل ہے حالانکہ اسی انڈیا اتحاد سے حکمران جماعت کے پیروں تلے زمین کھسک رہی تھی لیکن اب شائد حکمرانوں کیلئے یہ خوشخبری ہوسکتی ہے ابھی مغربی بنگال کی ترنمول کانگریس کی سربراہ و وزیر اعلی ممتا بنرجی کا جس طریقے سے ردعمل سامنے آیا ہے وہ اپنے آپ میں ایک حماقت کی نشانی ہے ممتا بنرجی نے کھلے الفاظ میں یہ کہا کہ ہمارا انڈیا اتحاد سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ہم لوک سبھا انتخابات میں بنگال کی 42 نشستوں پر تنہا الیکشن لڑیں گے اور لوک سبھا انتخابات کے بعد ہی فیصلہ کریں گے کہ آیا انھیں کس کا ساتھ دینا ہے دیدی کا فرمان جاری ہوتے ہی دوسری طرف پنجاب کے عام آدمی پارٹی کے وزیر اعلی بھگونت مان نے بھی پنجاب کی تمام 13 نشستوں پر اکیلے الیکشن لڑنے کا فیصلہ صادر کیا ہے اور تیسری طرف بہار کے وزیر اعلی نتیش کمار اور تیجسوی میں بھی اختلافات منظر پر آنے لگے جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہیکہ بہار میں بھی سب کچھ ٹھیک نہیں چل رہا ہے آر جے ڈی اور جے ڈی یو کے اتحاد سے بہار میں حکومت تشکیل دینے والے آج ایک حمام کے ننگے بن چکے ہیں دیدی کا ماننا ہیکہ انھوں نے کانگریس کو بہت سی تجاویز دی تھی لیکن اسے مسترد کردیا گیا اور ہم کانگریس کو بنگال میں دو نشستیں دینے پر آمادہ ہوئے تھے لیکن کانگریس کو مزید نشستیں درکار تھی جسکے سبب ترنمول کانگریس پارٹی نے تنہا الیکشن لڑنے کا فیصلہ لیا ہے عام آدمی پارٹی کے قومی سربراہ اروند کیجریوال منیش سسودیا اور سنجے سنگھ کی گرفتاری کے بعد فی الحال ایسے چپی سادھے ہوئے ہیں جیسے کہ انھیں کسی سانپ نے سونگھ لیا ہے پنجاب کے بھگونت مان کا فیصلہ اس بات کی طرف واضح اشارہ دے رہا ہیکہ عام آدمی پارٹی حکمران جماعت کے خوف سے انڈیا اتحاد سے دوری بنانا چاہ رہی ہو اور کہیں نہ کہیں کیجریوال کو بھی یہ خوف کھائے جارہا ہوگا کہ حکمران جماعت انھیں بھی سلاخوں کے پیچھے نہ بھیج دیں بہار کے وزیر اعلی نتیش کمار جو سیاست میں ایک اچھا خاصہ تجربہ رکھتے ہیں اور سیاسی چانکیہ مانے جاتے ہیں جن کا ماضی میں بی جے پی کے ساتھ اتحاد بھی رہ چکا ہے لیکن تیجسوی کے ساتھ انکے اختلافات ایک بہانہ ہوسکتے ہیں کیونکہ شائد وہ انڈیا اتحاد کے سربراہ کے طور پر خود کو دیکھنا چاہتے تھے لیکن ایسا نہیں ہوسکا نتیش کمار کی ہمیشہ سے یہ سیاسی شعبدہ بازی رہی کہ وہ ہر حال میں اپنی گدی کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں شائد جسکے بغیر انکا جینا محال ہے اب کیا پتہ لوک سبھا انتخابات تک نتیش کدھر ڈوبیں گے کدھر نکلیں گے جسکا کوئی بھروسہ نہیں۔

اہم سوال یہ ہیکہ کیا انڈیا اتحاد لوک سبھا انتخابات تک اپنی ثابت قدمی دکھا پائے گا؟ اگر دکھا پائے گا تو کیا اکثریت اگر چہ حاصل ہوجائے گی تو حکومت چلا سکے گا؟ پھر تو اور مزید مسائل کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے قبل اسکے کہ انڈیا اتحاد کی علاقائی پارٹیوں کو اپنا اپنا بھی جائزہ لیتے ہوئے اتحاد کے ساتھ چلنا چاہیئے کیونکہ اہم بات یہ ہیکہ عوام کی رائے ریاستی سطح پر الگ اور ملکی سطح پر الگ ہوتی ہے یہ بات علاقائی جماعتوں کو اچھا ذہن نشین کرلینا چاہیئے مطلب یہ ہیکہ ملک کی عوام میں لوک سبھا انتخابات کیلئے جو رائے کا رجحان پیدا ہورہا ہے وہ علاقائی پارٹیوں کی بہ نسبت دو دھڑوں میں یعنی ملک کی دو قومی پارٹیوں بی جے پی اور کانگریس میں تقسیم ہوتا دکھائی دے رہا ہے ایسا بھی نہیں ہیکہ علاقائی پارٹیوں کو عوام مکمل فراموش کردے گی وہ بھی اپنے حصہ میں کچھ نشستیں حاصل کرلیں گے لیکن اکثریتی رائے کے تناظر میں لوک سبھا الیکشن بی جے پی بمقابلہ کانگریس ہونے کی توقع ہے تو کہنا یہ ہیکہ علاقائی پارٹیاں کیوں کانگریس کو بڑا بنا کر اسکے ساتھ نہیں چلنا چاہتی ہے؟ حالانکہ کانگریس ہی بی جے پی سے مقابلہ کی اصل دعویدار ہے اور قومی پارٹی بھی بلکہ کھرگے راہل گاندھی اور پرینکا بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کرنے کیلئے شب وروز جدوجہد کررہے ہیں آئین کو بچانے جمہوریت کا تحفظ کرنے مذہب کی آگ کو پھیلنے سے روکنے کیلئے محبت کی دوکان کھول رہے ہیں تو کیا علاقائی جماعتیں چھوٹی چھوٹی قربانیاں نہیں دے سکتی؟ حالانکہ کیجریوال اور ممتا دیدی سینہ ٹھوک کر بی جے پی پر ملک میں نفرت پھیلانے کا الزام لگاتے ہیں تو محبت کی دوکان لگانے میں کیوں پس وپیش کررہے ہیں؟ سیکولر علاقائی جماعتوں کو یہ سیاسی منطق سے اور اپنی سیاسی قوت پر جو فخر ہے اس سے باہر نکلنا ہوگا تب ہی آپ بی جے پی کو لوک سبھا انتخابات میں بازی مارنے سے روک سکتے ہیں۔

ابھی تو انڈیا اتحاد کو آزمائشوں اور قربانیوں کے سمندر سے گذرنا ہے جو آگ کے دریا کے مترادف ہیجو ایک طویل مسافت ہے لیکن ابھی سے یہ کشتی ڈگمگاتی نظر آرہی ہے کہیں ایسا نہ ہوجائے کہ ایک ایک سیاسی مسافر کشتی سے جاتا رہے اور صرف ملاح ہی باقی رہ جائے انڈیا اتحاد میں شامل جماعتوں کو بار بار سر جوڑ کر بیٹھنا چاہیئے قربانیوں میں ایکدوسرے پر سبقت لے جانا چاہیئے تب ہی وہ بی جے پی سے مقابلہ کرسکتے ہیں کیونکہ سفر کا ابھی تو آغاز ہوا ہے جو ایک طویل سفر ہے جس میں پرخار راستے آئیں گے قدم قدم پر مشکلیں آئیں گی لیکن ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے صبر وتحمل سے کام کرنے والے ہی منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں اگر انڈیا اتحاد بکھرتا رہا تو ملک کی عوام میں ایک منفی پیغام بھی جائے گا جسکا منفی اثر بھی رائے دہی پر پڑسکتا ہے اور بی جے پی کا کام آسان ہوسکتا ہے ایک بات انتہائی اہم ہیکہ ملک کی عوام لوک سبھا انتخابات میں علاقائی جماعتوں کی کٹھ پتلی نہ بنیں بلکہ قومی سیکولر پارٹی کو اولین ترجیح میں شامل کریں تاکہ ملک میں جو نفرت اور مذہب کی سیاست کا پرچار ہورہا ہے وہ محبت اخوت اور امن میں بدل سکے انڈیا اتحاد میں شامل تمام پارٹیوں کا منشاء بھی یہی ہونا چاہیئے اگر انڈیا اتحاد تاش کے پتوں کی طرح ٹوٹ کر بکھرتا رہا تو اسکا خمیازہ خود انھیں اپنی ریاست کے آئندہ الیکشن میں بھگتنا بھی پڑسکتا ہے۔

☆ اس دائرہ میں سرخ نشان کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے، فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زرتعاون ارسال فرمائیں، اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں، مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر آپ سالانہ یا ششماہی زرتعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کر درج ذیل موبائل نمبر پر خبر کردیں۔ رابطہ اور واٹس اپ نمبر 9576507798
A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168, Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
نقیب کے شائقین نقیب کے آفیشیل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پر بھی لاگ ان کر کے نقیب سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ (محمد اسعد اللہ قاسمی منیجر نقیب)

Print & Design by : Azimabad Printers, Patna-06 # 8434419421
Scanned with CamScanner